قبر کے عبرتناک مناظر

امام جلال الدین سیوطی کی نادر تالیف

شرح الصدور بشرح احوال الموتی والقبور

اردو ترجمہ

نور الصدور فی شرح القبور

مولانا احمد حسین مبارکپوری

مولانا محمد عیسیٰ خلیفہ حضرت تھانوی

مولانا امداد اللہ انور

استاذ جامعہ قاسم العلوم، ملتان

سابق معین التحقیق مفتی جمیل احمد تھانویؒ جامعہ اشرفیہ لاہور

دار المعارف

قبر کے عبرتناک مناظر

امام جلال الدین سیوطی کی نادر تالیف

شرح الصدور بشرح احوال الموتیٰ والقبور

نور الصدور فی شرح القبور

مولانا احمد حسین مبارکپوری

مولانا محمد عیسیٰ خلیفہ حضرت تھانوی

پیش لفظ عنوانات تسہیل و تخریج

و تحریر نصوص آیات و احادیث

مولانا امداد اللہ انور

استاذ جامعہ قاسم العلوم ملتان

سابق معین تحقیق مفتی جمیل احمد تھانوی جامعہ اشرفیہ لاہور

دار المعارف

عنایت پور تحصیل جلالپور پیروالا ملتان

نام کتاب : قبر کے حیرت ناک مناظر

اردو ترجمہ : "شرح الصدور بشرح احوال الموتی والقبور"

امام جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ وفات ۹۱۱ھ

مترجم : مولانا احمد حسین مبارکپوری، مولانا محمد عیسیٰ خلیفہ حضرت تھانوی

نام ترجمہ : نور الصدور فی شرح القبور

تجدید، تخریج، عنوانات، تحریر نصوص آیات واحادیث :

علامہ مفتی امداد اللہ انور دامت برکاتہم

رئیس التحقیق والتصنیف دار المعارف ملتان

استاذ العلوم والفنون جامعہ قاسم العلوم ملتان

سابق معین التحقیق، مفتی جمیل احمد تھانوی جامعہ اشرفیہ لاہور

سابق معین التحقیق مولانا محمد یوسف لدھیانوی شہید کراچی

ناشر : عزیز اللہ رحمانی دار المعارف ملتان

تاریخ اشاعت : ۱۸ ربیع الاول ۱۴۲۲ھ مطابق ۱۲ جون ۲۰۰۱ء

صفحات : ۳۲۹، اعلیٰ طباعت، خوبصورت جلد

ہدیہ : روپے

ملنے کے پتے

مولانا مفتی محمد امداد اللہ انور جامعہ قاسم العلوم، گل گشت ملتان

مکتبہ رحمانیہ اقرأ سنٹر اردو بازار لاہور

مکتبہ سید احمد شہید اردو بازار لاہور

ادارہ اسلامیات انار کلی لاہور

صابر حسین شیخ بک ایجنسی لاہور

قدیمی کتب خانہ آرام باغ کراچی

مولانا اقبال نعمانی جامع تیوری بیچ صدر کراچی

دار الاشاعت اردو بازار کراچی

مکتبہ زکریا بنوری ٹاؤن کراچی

اسلامی کتب خانہ بنوری ٹاؤن کراچی

مکتبہ مدینہ بیرون مرکز رائیونڈ

مکتبہ رشیدیہ راجہ بازار راولپنڈی

مکتبہ فاروقی جامعہ امدادیہ ستیانہ روڈ فیصل آباد

مکتبہ امدادیہ نزد خیر المدارس ملتان

مکتبہ حقانیہ نزد خیر المدارس ملتان

مکتبہ مجیدیہ بیرون بوہڑ گیٹ ملتان

مکتبہ شرکت علمیہ بیرون بوہڑ گیٹ ملتان

نور محمد کارخانہ تجارت کتب آرام باغ کراچی

ادارہ بیت القرآن اردو بازار کراچی

مکتبہ فریدیہ جامعہ فریدیہ E/7 اسلام آباد

مکتبہ رشیدیہ کوئٹہ

مظہری کتب خانہ، گلشن اقبال، کراچی

فیروز سنز، لاہور، کراچی

اور ملک کے بہت سے دینی کتب خانے

آئینہ کتاب

باب
جب دین بگڑنے کا اندیشہ ہو تو موت کی تمنا جائز ہے

باب
موت زندگی سے افضل ہے

باب
موت کو یاد کرنا اور اس کے لئے مستعد رہنا

باب
مؤمن کی موت سے آسمان اور زمین بھی روتے ہیں

باب
جس زمین سے آدمی پیدا کیا گیا ہے وہیں دفن کیا جاتا ہے

باب
دفن کے وقت کیا کہنا چاہئے اور مردہ کو تلقین کا بیان

باب
قبر کے دبانے کا بیان

باب
میت کے ساتھ قبر کی گفتگو

باب
عذاب قبر اور منکر نکیر کے سوال

باب
عذاب قبر کا بیان

باب
وہ اعمال جو عذاب قبر سے بچاتے ہیں

باب
قبر میں مردے آپس میں محبت رکھتے ہیں،
نماز و قرآن پڑھتے ہیں اور ملاقات کرتے اور آرام پاتے ہیں

باب

زیارت قبر اور اس بیان میں کہ مردے زیارت کرنے والوں کو پہچانتے اور دیکھتے ہیں

باب
ارواح کی جگہ کا بیان

باب
زندوں کے اعمال مردوں کو دکھائے جاتے ہیں

باب
روح کو جنت میں جانے سے کون سی چیز روکتی ہے

باب
زندہ کی روح مردوں کی روح سے ملاقات کرتی ہے

باب
دو حضرات جنہوں نے مردوں کو خواب میں دیکھا اور گفتگو کی

باب
زندوں سے مردوں کو ایذاء اور تکلیف پہنچتی ہے

باب
کیا کیا چیزیں میت کو قبر میں نفع دیتی ہیں

باب
وہ لوگ جو مرنے کے بعد جنت میں جلدی پہنچ جاتے ہیں

باب
موت کا کون سا وقت اچھا ہے

باب
ہر میت کا بدن سڑتا اور گلتا ہے سوائے انبیاء علیہم السلام اور ان کے مثل حضرات کے

از مولانا ابراہیم رازی

تحفۃ الاموات

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ الذی أیقظ من شآء من سنۃ الغفلۃ ورفع من أحب لقاءہ الی علیین. ووضع عنہ أوزارہ وثقلہ. أشھد أن لاالہ الا اللہ وحدہ لاشریک لہ شھادۃ علیھا من رداء الاخلاص حلۃ. وأشھد أن سیدنا محمدا عبدہ ورسولہ المبعوث بأشرف ملۃ. المخصوص بأکرم خلۃ. صلی اللہ علیہ وسلم وعلی آلہ وأصحابہ السادۃ الجلۃ.

اما بعد! عالم برزخ میں یہ وہ شافی کتاب ہے جس کے لوگ شدت سے منتظر تھے۔ میں اس میں موت، اس کی فضیلت اور کیفیت، ملک الموت کی صفت اور اس کے اعوان و مددگار اور جو چیزیں میت پر وفات کے وقت وارد ہوتی ہیں ان کو بیان کروں گا اور بدن سے روح کے جدا ہو جانے کے بعد کا حال اور اس کے اللہ تعالیٰ کی طرف چڑھنے کا حال، اس کا ارواح کے ساتھ ملنے کا حال، پھر اس کے بعد روح کے جائے قرار کا حال بیان کروں گا اور قبر اور اس کے دبانے، اسمیں امتحان اور عذاب اور تنگی کا حال بیان کروں گا اور وہ چیزیں جو قبر میں انسان کو نفع پہنچاتی ہیں ابتداء مرض موت سے لیکر صور پھونکنے کے وقت تک کے تمام حالات شرح و تفصیل کے ساتھ احادیث مرفوعہ اور آثار موقوفہ اور مقطوعہ سے کتب احادیث سے پوری جستجو کے ساتھ نقل کروں گا اس بارے میں ائمہ حدیث کے کلام پر اعتماد کروں گا۔ اس بارے میں جو کچھ قرطبی نے (التذکرہ فی احوال الموتی وامور الآخرۃ) میں تحریر کیا ہے اسکو تنقیح و تخریج کے ساتھ ایسے اضافی فوائد کو بھی نقل کروں گا جو (علامہ) قرطبیؒ کی کتاب میں مذکور نہیں تھے۔ میں نے اسکا نام شرح الصدور بحال الموتی والقبور رکھا ہے۔ مجھے امید ہے اگر زندگی کی کچھ مہلت ملی تو اس کتاب کے ساتھ ایک اور کتاب بھی انشاء اللہ تعالیٰ تالیف کروں گا جس میں قیامت کی علامات، جی اٹھنے کے حالات اور جنت اور جہنم کے حالات بھی پوری پوری تفصیل کے ساتھ تحریر ہوں گے۔ اللہ تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے اس کی توفیق عطا فرمائے۔ (علامہ سیوطیؒ)

(نوٹ) : اللہ تعالیٰ نے علامہ سیوطیؒ کی اس دعا کو قبول و منظور فرمایا اور آپ

نے اس وعدے کو بڑی خوبی کے ساتھ نبھایا۔ آپ نے ایک کتاب البدور السافرۃ فی امور الآخرۃ تالیف فرمائی اسمیں بھی بڑی کثرت کے ساتھ آیات قرآن اور احادیث و آثار اور ائمہ فن کے اقوال نقل کئے۔ یہ کتاب بھی شرح الصدور کی طرح علامہ قرطبی کے التذکرہ فی احوال الموتی وامور الآخرۃ سے تالیف کی گئی ہے اور اس پر خوب خوب اضافات کئے گئے ہیں یہ کتاب تقریباً بائیس سو روایات پر مشتمل ہے۔ قیامت، جنت اور جہنم کے حالات پر اتنا تفصیل کے ساتھ شاید کسی نے کوئی کتاب نہیں لکھی ہو گی۔ شرح الصدور کی طرح یہ کتاب بھی علماء اور عوام میں مقبول چلی آرہی ہے۔ حال ہی میں اس کے کئی ایڈیشن بیروت وغیرہ سے چھپے ہیں اس سے قبل یہ کتاب دستی کتابت کے ساتھ بھی شائع ہوتی رہی۔ اللہ نے اپنے فضل و کرم سے ناچیز کو اس کے اردو ترجمہ، تلخیص، تخریج، تشریحی فوائد اور طباعت و اشاعت کی توفیق عطا فرمائی جس کا نام "قیامت کے ہولناک مناظر" تجویز کیا گیا۔

اس خدمت سے پہلے ناچیز جنت کے حالات پر ائمہ حدیث کی کتب سے اور علامہ سیوطی کی البدور السافرۃ سے کثرت سے اقتباسات لے چکا تھا اس لئے البدور السافرۃ کا وہ حصہ جو جنت کے حالات پر مشتمل تھا اس کا ترجمہ چھوڑ دیا گیا ہماری یہ کتاب جنت کے حسین مناظر تقریباً حدیث، تفسیر وغیرہ کے پونے تین سو قدیم و جدید مآخذ سے ماخوذ تھی اور اتنا جامع اور مکمل شکل میں تیار ہوئی تھی جسکا اندازہ قارئین خود لگا سکتے ہیں۔ دوسرے نمبر پر علامہ سیوطیؒ نے جہنم کے حالات کو بھی اس کتاب میں تفصیل سے نقل کیا تھا ناچیز اس عنوان پر بھی اس سے کہیں زیادہ مفصل حافظ ابن رجب حنبلی کی مستند کتاب التخویف من النار والتعریف بحال دار البوار کا ترجمہ و تشریح لکھ کر چھاپ چکا تھا۔ اس لئے البدور السافرۃ کے اس حصہ کو بھی ترجمہ میں ترک کر دیا گیا چونکہ اللہ تعالیٰ نے بندہ کو جنت کے اور جہنم اور قیامت کے بارے میں بڑی تفصیل سے ترجمہ اور تالیف کی توفیق عطا فرمائی تھی اس لئے شدت سے یہ طبعی تقاضا تھا کہ قبر کے حالات کو بھی کسی مستند شکل میں اپنے حلقہ قارئین کے سامنے پیش کر کے

آخرت کے ان چاروں سلسلوں کو مکمل کر دیا جائے۔ سو اللہ تعالیٰ نے آج ہمیں یہ دن دکھایا ہے کہ ہم نے علامہ سیوطیؒ کی کتاب شرح الصدور باحوال الموتی والقبور کے اس ترجمہ کو جو حضرت تھانویؒ کے خلیفہ ارشد مولانا محمد عیسی صاحب نے تلخیص اور بعض اضافات کے ساتھ شائع کیا تھا اس کو قارئین کرام کے سامنے پیش کر رہے ہیں۔ ہمارے اس کام میں جو اضافی خوبیاں شامل کی گئی ہیں وہ کچھ اس طرح سے ہیں:

(۱) مولانا محمد عیسیٰ صاحب نے جن احادیث کے ترجمہ کو لیا تھا ہم نے ان احادیث کی عربی عبارت کو بھی نقل کر دیا ہے۔

(۲) ان احادیث میں سے ہر ایک پر عبارت کی تفہیم کے لئے یا کسی اور مقصد کے پیش نظر عنوانات تحریر کئے ہیں۔

(۳) کہیں کہیں ترجمہ کی عبارت کو احادیث کی عبارت کے موافق کر دیا ہے۔

(۴) ترجمہ چونکہ بامحاورہ ہے اور مفہوم کے اعتبار سے صحیح بھی ہے اگر کچھ مقامات پر ترجمہ ظاہر عبارت سے تطبیق نہیں رکھتا یا کوئی اور بات ہمارے سامنے آگئی تھی تو ہم نے ترجمہ کو بھی اسی طرح قائم رکھا اور احادیث کی عبارت بھی نقل کر دی اور ترجمہ اور احادیث کے فرق کو شرح الصدور کے عربی نسخوں کے باہمی اختلاف پر محمول کیا۔ اس سے دو فائدے ہوئے ایک تو موجودہ نسخہ کی اصل عربی عبارت بھی سامنے آگئی اور جس نسخہ کو ان حضرات نے سامنے رکھ کر ترجمہ کیا تھا اس کی نشان دہی بھی ہو گئی۔

(۵) وہ اردو عبارتیں جو آیات یا احادیث کا ترجمہ نہیں تھیں ہم نے ان کے لئے عربی عبارت نقل نہیں کی۔

(۶) مترجم نے روایات کے حوالے نقل نہیں کئے تھے ہم نے اصل کتاب کے کئی نسخوں سے مراجعت کر کے علامہ سیوطی کے بیان کردہ اصل مخارج حواشی میں نقل کر دیئے اگر علامہ سیوطیؒ نے ایک حوالہ نقل کیا تو ہم نے بھی ان کی طرف سے ایک نقل کیا اگر دو نقل کئے تھے تو دو اگر زیادہ تھے تو زیادہ۔ الحمد للہ ہم نے ان کے بیان کردہ کسی حوالہ کو حذف نہیں کیا

(۷) بعض بعض جگہ عربی عبارت میں مشکل الفاظ آگئے تھے ذہن کے خدمہ سیوطی نے غریب الحدیث کے علم کے تحت عربی عبارت میں معانی لکھے تھے ہم نے بھی ان معانی کو ان کی عربی عبارت کے ساتھ حاشیہ میں نقل کر دیا ہے۔

(۸) جس حدیث یا روایت کی تخریج کی گئی ہے اسکی عبارت کے اخیر میں مسلسل نمبر لگا دیا ہے وہی نمبر حاشیہ میں بھی استعمال کیے گئے ہیں ان نمبروں کی تطبیق کر کے تخریج معلوم کی جا سکتی ہے۔

(۹) بعض مقامات پر مترجم نے کئی کئی روایات کو یکجا کر دیا تھا یا کاتب اور ناشر کی وجہ سے وہ مختلف عبارتیں ایک ہو گئی تھیں ہم نے ان سب عبارتوں کو الگ الگ کیا اور ان کی عربی احادیث بھی ان کے ساتھ لگا دی ہیں۔

(۱۰) مترجم نے باب کا عنوان دے کر اس کے ذیل کی تمام احادیث اور روایات کو بغیر کسی پیراگرافی کے نقل کر دیا تھا ہم نے ان روایات کو نہ صرف الگ الگ کیا بلکہ ان کی احادیث بھی نقل کیں اور عنوانات بھی لگائے۔

(۱۱) کتاب میں جہاں راویوں یا اصحاب اقوال کے نام آئے ہیں ان کے آگے اکثر و بیشتر رضی اللہ عنہ کا نشان لگا ہوا تھا جس سے یہ معلوم نہ ہوتا تھا کہ یہ صحابی کا نام ہے یا غیر صحابی کا ہم نے اسماء الرجال کی کتب کی طرف مراجعت کر کے ان حضرات صحابہ کی تعیین کر دی اور اس پر رضی اللہ عنہ کا جملہ لکھ دیا اور جو صحابی نہیں تھے ان کے آگے یا تو رحمۃ اللہ علیہ لکھا ہے یا کچھ نہیں لکھا۔

(۱۲) اردو چونکہ پرانی ہے لیکن تھوڑی سی توجہ کرنے سے سمجھنا آسان ہے اس لئے ہم نے اردو کی تبدیلی کی طرف توجہ نہیں کی۔

(۱۳) مترجم نے حدیث اور روایت کے نقل کرنے والے کا نام حسب واقعہ کا ہ ان کے پورے شخص اور مقام کو سامنے رکھتے ہوئے ذکر نہیں کیا جس سے عام آدمی یہ سمجھ سکتا ہے کہ یہ شاید کسی عام آدمی کی حکایت یا روایت ہے حقیقت میں ایسا نہیں ہے یہ سب لوگ جن کی روایات یا

اقوال نقل کئے گئے ہیں بڑے اونچے درجہ کے حضرات ہیں۔

(۱۴) بہت سی روایات تاریخ ابن عساکر اور دیگر کتابوں سے نقل کی گئی ہیں اکثر ان میں سے ضعیف ہیں لیکن وعظ و تذکیر کے موقعہ پر ایسی روایات کا بیان کرنا محدثین کے اصول کے مطابق درست ہے۔

(۱۵) اسوقت بعض لوگوں نے اہل سنت والجماعت کے بہت سے مسائل میں اختلاف اور انتشار کھڑا کر رکھا ہے جیسے (۱) حیات النبیؐ (۲) سماع النبیؐ (۳) سماع الصلوۃ والسلام (۴) حیات اموات (۵) سماع اموات (۶) معرفت اموات (۷) مستقر ارواح (۸) اعادہ ارواح (۹) قبر کا اطلاق (۱۰) ایصال ثواب (۱۱) عذاب قبر وغیرہ۔ علامہ سیوطیؒ نے ان تمام مسائل پر کثرت سے احادیث اور اقوال صحابہ و تابعین واجماع تابعین و مجتہدین وائمہ کلام و محدثین کو ذکر کیا ہے۔ جس سے اہل سنت والجماعت احناف علماء دیوبند کے ان مسائل پر موقف کی بھرپور تائید ہوتی ہے اور ان کے مخالفین کی زبردست تردید ہوتی ہے ہم نے ایسے اختلافی مواقع پر اکثر و بیشتر ایسے مسائل کی طرف عنوانات میں توجہ دلائی ہے لیکن بعض حکمتوں کی وجہ سے بہت سے مقامات پر دوسرے عنوان بھی لگانے پڑے ہیں اس لئے جب تک اس پوری کتاب کا مطالعہ نہ کیا جائے ہماری کسی بھی تائید میں اس کتاب کے چند ایک دلائل کو مد نظر نہ رکھا جائے بلکہ یوں سمجھئے کہ یہ ساری کتاب جہاں لوگوں کے لئے قبر کے عبرتناک مناظر کی حیثیت رکھتی ہے وہاں اختلافی مسائل میں اہل سنت والجماعت احناف علماء دیوبند کی بھرپور تائید بھی کرتی ہے۔ ہمارے موقف کیلئے محدث وقت محقق العصر استاذ یم مولانا ابو الزاہد محمد سرفراز خان صاحب کی کتابیں تسکین الصدور اور سماع موتی اردو زبان میں تالیف ہیں جن پر تمام علماء دیوبند کو اعتماد ہے کی طرف رجوع فرمائیں۔ بعض لوگ اپنے آپ کو دیوبندی کہلاتے ہیں اشاعت التوحید والسنۃ کے نام سے ایک جماعت بھی قائم کررکھی ہے جس کے اب کئی دھڑے بھی بن گئے

ہیں کچھ ان میں حد سے بھی گذر گئے ہیں۔ قائلین حیات و سماع کو بدعتی تک کہتے ہیں بعض ایسا فتویٰ نہیں لگاتے مگر عدم حیات و عدم سماع کا موقف رکھتے ہیں یہ دونوں غلطی پر ہیں۔ اس کتاب کے دلائل اور اکابر علماء دیوبند کی کتابیں ان مسائل پر ایک دوسرے کی تائید کر رہی ہیں۔ حکیم الامت حضرت مولانا اشرف علی تھانویؒ کے خلیفہ اجل حضرت مولانا محمد عیسیٰ صاحبؒ نے اس کتاب کا ترجمہ اور تلخیص کر کے علماء دیوبند کے موقف کی ترجمانی کی ہے۔ اسکا ایک ترجمہ حضرت مولانا محمد ادریس کاندھلویؒ سابق شیخ التفسیر دارالعلوم دیوبند و سابق شیخ الحدیث جامعہ اشرفیہ لاہور کے والد گرامی ولی کامل حضرت مولانا محمد اسمٰعیل کاندھلویؒ نے دو جلدوں میں لکھ کر چھاپا تھا چونکہ وہ ترجمہ قدیم اردو میں ہے اس لئے آجکل نہیں چھپتا۔ ناچیز کو تصنیف و تالیف کی زیادہ مصروفیت کی وجہ سے شرح الصدور کے ترجمہ کی توفیق نہیں ہوئی ورنہ اس کتاب کا حق یہی تھا کہ میں اس کا ترجمہ کر کے یہ تمام اضافی خوبیاں اس کے ساتھ منسلک کر دیتا۔ بندہ نے جو کام شروع کر رکھے ہیں اللہ تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے ان کو تکمیل و طباعت تک پہنچا دے اس بارے میں حضرات قارئین سے بھی دعا کی درخواست ہے۔

(۱۶) علامہ سیوطی نے کسی روایت یا حکایت کی جو تخریج کی تھی ہم نے اس کو نقل کر کے آخر میں "(منہ)" لکھ دیا ہے۔

(۱۷) جو روایات ہمیں دوسری کتب میں ملیں ہم نے ان کا حوالہ علامہ سیوطی کے حوالوں کے بعد لکھا ہے درمیان میں (منہ) کی علامت بھی قائم رکھی ہے۔

(۱۸) ہمارے تمام تر اضافی حوالے موسوعۃ اطراف الحدیث النبوی سے ماخوذ ہیں۔

(۱۹) حضرت مترجم نے بعض مقام میں متعدد صحابہ و تابعین و غیر ھم کے آثار و اقوال کو ان کے نام کے بغیر ذکر کیا تھا ہم نے ان کے اسماء گرامی

القوسین وضاحت کر کے تکمیل کر دی اور بہت سی احادیث کا ترجمہ شرح الصدور سے مختلف ابواب میں اضافہ کر دیا اور بہت سے فوائد ضروریہ بطور تتمہ باب کے آخر میں بڑھا دیا اور جن روایتوں کے مضمون میں استبعاد نظر آیا اس کو بھی دور کیا۔ ہاں جن روایتوں کا استبعاد صرف ان اللہ علی کل شیء قدیر کے مراقبہ سے بے تامل حاصل ہو سکتا تھا ان میں زیادہ تدقیق کو گوارا نہیں کیا۔

رسالہ کے آخر میں تشویقاً و ترغیباً مرشدنا و مولانا و مقتدانا حضرت اقدس جناب مولوی حاجی قاری شاہ محمد اشرف علی صاحب دامت برکاتہم وفیوضہم کے وعظ المولد البرزخی سے ایک مناسب مضمون ملخصاً ملحق کر دیا۔ جس سے اس رسالہ کا حسن دوبالا ہو گیا اور چونکہ وہ مضمون اصلی جزو تھا اس وعظ کا اس لئے اس کا نام بھی المولد البرزخی رکھ دیا۔ اسی کے ساتھ تجہیز الاموات میں مسائل ضروریہ متعلقہ کا اضافہ کر کے اس کو بھی اسی رسالہ کا ایک جزو بنا دیا اب یہ رسالہ گویا تین مکمل رسالے سبیل آخرت، المولد البرزخی اور تجہیز الاموات کا مجموعہ ہو گیا اسی مجموعہ کا نام "نور الصدور فی شرح القبور" رکھتا ہوں اللہ تعالیٰ اسکو مقبول و نافع فرمائیں۔ ویرحم اللہ عبدا قال آمینا۔

احوال برزخ پر لکھی جانے والی کتابیں

برزخ موت کے وقت سے قیام قیامت تک کے زمانہ کو کہتے ہیں اس کے حالات محدثین نے دو طرح پر ذکر کیے ہیں ایک قسم کی وہ کتابیں ہیں جن میں دیگر موضوعات کی روایات بھی شامل ہیں جیسے صحاح ستہ، کتب احادیث مذاہب اربعہ وارباب مذاہب متبوعہ جیسے مسند احمد وغیرہ، کتب صحاح جیسے صحیح ابن حبان، حاکم، ضیاء مقدسی، کتب مخرجہ علی الصحیحین۔ کتب سنن، کتب ستہ، کتب احادیث مرتبہ علی الابواب الفقہیہ۔ کتب آداب واخلاق وترغیب وترہیب وفضائل، کتب زہد، کتب تفسیر۔

دوسری قسم میں وہ کتابیں ہیں جن میں زیادہ تر عالم برزخ اور اس کا بیان ہے جیسے کتاب القبور، کتاب العزاء، کتاب المحتضرین، کتاب البعث لابن ابی داود، کتاب البعث والنشور للبیہقی، کتاب العاقبۃ لعبد الحق الاشبیلی، التذکرۃ فی احوال البرزخ وامور الآخرۃ، المنتقی لابن الجوزی، الثبات عند الممات لابن الجوزی، احوال القبور واحوال اھلہا الی النشور لابن رجب الحنبلی، کتاب من عاش بعد الموت لابن ابی الدنیا وغیرہ۔

امداد اللہ انور عفا اللہ عنہ

۷ صفر ۱۴۲۲ھ

بسم الله الرحمن الرحيم

الحمد لله الذي أيقظ من شاء من سنة الغفلة ورفع من أحب لقاءه إلى عليين. ووضع عنه أوزاره وثقله. أشهد أن لا إله إلا الله وحده لاشريك له شهادة عليها من رداء الإخلاص حلة. وأشهد أن سيدنا محمدا عبده ورسوله المبعوث بأشرف ملة. المخصوص بأكرم خلة. صلى الله عليه وسلم وعلى آله وأصحابه السادة الجلة.

اما بعد! یہ [illegible] میں یہ وہ شافی کتاب ہے جس کے لوگ شدت سے منتظر تھے۔ میں اس میں موت، اس کی فضیلت اور کیفیت، ملک الموت کی صفت اور اس کے اعوان اور مددگار اور جو چیزیں میت پر وفات کے وقت وارد ہوتی ہیں ان کو بیان کروں گا اور بدن سے روح کے جدا ہو جانے کے بعد کا حال اور اس کے اللہ تعالیٰ کی طرف چڑھنے کا حال، اس کا، اس کے ساتھ ملنے کا حال، پھر اس کے بعد روح کے جائے قرار کا حال بیان کروں گا اور قبر اور اس کے بارے میں امتحان اور عذاب اور تنگی کا حال بیان کروں گا اور وہ چیزیں جو قبر میں انسان کو نفع پہنچاتی ہیں ابتداء مرض موت سے نفخ صور پھونکنے کے وقت تک کے تمام حالات شرح و تفصیل کے ساتھ احادیث مرفوعہ اور آثار موقوفہ اور مقطوعہ سے کتب احادیث سے پوری تحقیق کے ساتھ نقل کروں گا اس بارے میں ائمہ حدیث کے کلام پر اعتماد کروں گا۔ اس بارے میں امام قرطبی نے (التذکرہ فی احوال الموتی وامور الآخرۃ) میں تحریر کیا ہے اس کو تنقیح و تحقیق کے ساتھ ایسے اضافی فوائد کو بھی نقل کروں گا جو امام القرطبی کی کتاب میں مذکور نہیں تھے۔ میں نے اس کا نام شرح الصدور بحال الموتی والقبور رکھا ہے۔ مجھے امید ہے اگر زندگی نے مہلت دی تو اس کتاب کے ساتھ ایک اور کتاب بھی ان شاء اللہ تعالیٰ تالیف کروں گا جس میں قیامت کی علامات، اس کے اٹھنے کے حالات اور جنت اور جہنم کے حالات بھی پوری پوری تفصیل کے ساتھ تحریر ہوں گے۔ اللہ تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے اس کی توفیق عطا فرمائے۔

باب
اطاعت میں طوالت عمر کی فضیلت

اچھے اور برے لوگ

(حدیث) عن ابی بکرۃ رضی اللہ عنہ ان رجلاً قال یا رسول اللہ ای الناس خیر قال من طال عمرہ وحسن عملہ قال فای الناس شر قال من طال عمرہ وساء عملہ۔[1]

(ترجمہ) روایت ہے ابو بکرہ رضی اللہ عنہ سے کہ ایک شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ سب لوگوں میں بہتر کون شخص ہے آپ نے فرمایا جس کی عمر زیادہ ہو اور نیک عمل کرے پھر اس نے کہا سب لوگوں میں بدتر کون ہے آپ نے فرمایا جس کی عمر زیادہ ہو اور برا عمل کرے۔

طویل عمر اور عمدہ عمل والا بہترین مسلمان ہے

(حدیث) عن جابر رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ ﷺ خیارکم اطولکم اعماراً واحسنکم عملاً۔[2]

(ترجمہ) روایت ہے جابر رضی اللہ عنہ سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے تم میں سے اچھا وہ شخص ہے جس کی عمر زیادہ ہو اور نیک عمل ہو۔

کثرت عمل بھی باعث فضیلت ہے

(حدیث) عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ قال کان رجلان من حی من

۱۔ أخرجه أحمد والترمذي وصححه الحاكم عنه: السنن الترمذي ٢٣٢٩، ٢٣٣٠، مسند أحمد بن حنبل ٤: ١٨٨، ٥: ٤٠، ٤٣، ٤٧، ٤٨، ٤٩، ٥٠. سنن الدارمي ٢: ٣٠٨، السنن الكبرى للبيهقي ٣: ٣٧١. مستدرك الحاكم ١: ٣٣٩. المعجم الصغير للطبراني ٢: ٣٠. مصنف ابن أبي شيبة ١٣: ٢٥٤، ٢٥٦. مجمع الزوائد ١٠: ٢٠٣. الترغيب والترهيب للمنذري ٤: ٢٥١. اتحاف السادة المتقين ٧: ٢٣٨، ٩: ٤٠٩، ٥٨١، ١٠: ٢٣٤. مشكوة المصابيح ٥٢٧٥. حلية الأولياء لأبي نعيم ٥١٠٩

۲۔ أخرجه الحاكم عنه:

قضاعة اسلما مع رسول الله ﷺ فاستشهد احدهما وأخر الآخر سنة قال طلحة بن عبيد الله فرأيت الجنة ورأيت المؤخر منهما أدخل قبل الشهيد فعجبت من ذلك فأصبحت فذكرت ذلك للنبي ﷺ فقال ليس قد صام بعده رمضان وصلى ستة آلاف ركعة وكذا وكذا ركعة صلاة سنة ۔ ۳ ۔

(ترجمہ) روایت ہے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ قبیلہ قضاعہ کے دو آدمی مسلمان ہوئے اور رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ جہاد کو گئے ایک اُن میں سے شہید ہو گیا اور دوسرا ایک سال زندہ رہا جب اُس نے بھی انتقال کیا تو طلحہ بن عبید اللہ نے خواب میں دیکھا کہ جنت آراستہ ہے اور پچھلا آدمی شہید سے پہلے جنت میں داخل ہوا طلحہ کہتے ہیں مجھ کو تعجب ہوا صبح کو نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر اس کا سبب پوچھا کہ شہید سے پہلے جنت میں وہ کس طرح داخل ہوا آپ نے فرمایا کیا تم نہیں جانتے ہو کہ اس کے شہید ہونے کے بعد اس نے ایک مہینہ روزہ رمضان کا رکھا اور سال بھر میں چھ ہزار رکعت نماز فرض پڑھی اور اس قدر نفل نماز پڑھی ہے۔

نیکی میں عمر گذارنے والا

(حدیث) عن طلحة رضي الله عنه أن النبي ﷺ قال ليس أحد أفضل عند الله تعالى من مؤمن يعمر في الإسلام لتسبيحه وتكبيره و تهليله ۔ ۴ ۔

روایت ہے طلحہ رضی اللہ عنہ سے کہ فرمایا نبی ﷺ نے کہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک اس سے افضل کوئی نہیں جس نے بڑی عمر پائی اور تمام عمر سبحان اللہ اور لا الہ الا اللہ اور اللہ اکبر میں گزاری۔

۳۔ أخرجه احمد وابن زنجويه في ترغيبه (منه) مسند احمد بن حنبل ۲: ۳۳۳۔ مشكل الآثار ۳: ۹۹۔ الدر المنثور للسيوطي ۱: ۲۹۵ مجمع الزوائد ۱۰: ۲۰۳ الترغيب والترهيب للمنذري ۴: ۲۵۵۔ كشف الخفاء للعجلوني ۱: ۴۴۔

۴۔ أخرجه احمد والبزار (منه) مجمع الزوائد ۱۰: ۲۰۴

ایک تسبیح و تہلیل کی تمنا

(حدیث) عن ابراهيم بن أبي عبيدة قال بلغني أن المؤمن اذا مات تمنى الرجعة الى الدنيا ليس ذلك إلا ليكبر تكبيرة أو تهلل تهليلة أو يسبح تسبيحة. ۵-

(ترجمہ) روایت ہے ابراہیم بن ابی عبیدہ سے کہ مجھ کو یہ خبر معلوم ہوئی ہے کہ جب مومن مرجاتا ہے اور جنت میں اپنا مرتبہ دیکھتا ہے تو اللہ تعالیٰ سے تمنا کرتا ہے کہ مجھ کو دوبارہ دنیا میں لوٹا دیا جائے تاکہ اللہ اکبر اور لا الہ الا اللہ اور سبحان اللہ پڑھ سکے۔

باب
جان اور مال میں نقصان پر موت کی تمنا ممنوع ہے

موت کی تمنا کا طریقہ

(حدیث) عن انس رضي الله عنه قال قال رسول الله ﷺ لايتمنين أحدكم الموت لضر نزل به فان كان لابد متمنيا فليقل اللهم أحيني ماكانت الحياة خيرالي وتوفني اذا كانت الوفاة خيرالي. ۶-

(ترجمہ) روایت ہے انس رضی اللہ عنہ سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے اگر کسی پر مصیبت پڑے تو موت کی تمنا مت کرے اور اگر مجبوری ہو تو اس طرح کہے اے اللہ جب تک زندگی میرے حق میں بہتر ہے تو زندہ رکھ اور جب مرنا میرے حق میں بہتر ہو تو موت دے۔

۵- اخرجه ابن ابي الدنيا (منه)

۶- اخرجه البخاري و مسلم (منه) صحيح مسلم باب الذكر والدعاء ۱۰ سنن الترمذي ۹۷۰ سنن أبي داود كتاب الجنائز ۱۳ سنن النسائي ۴-۱. سنن ابن ماجه ۴۲۶۵ مسند احمد بن حنبل ۱۰۳:۳ مصنف ابن أبي شيبه ۲۶۵:۱۰.

مؤمن کی عمر میں طوالت خیر ہی بڑھاتی ہے

(حدیث) عن ابی هريرة رضي الله عنه قال قال رسول الله ﷺ لايتمنين احدكم الموت ولا يدع به من قبل ان ياتيه انه إذامات احدكم إنقطع عمله وانه لايزيدالمؤمن من عمره الاخيرا. ے

(ترجمہ) روایت ہے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کوئی شخص موت کی تمنا ہرگز نہ کرے اور نہ موت کی دعا مانگے اس واسطے کہ جب کوئی مر جاتا ہے تو اس کا عمل ختم ہو جاتا ہے حالانکہ مؤمن کی عمر جس قدر زیادہ ہوتی ہے اسی قدر وہ نیک عمل زیادہ کرتا ہے۔

نیک بختی کی علامت

(حدیث) عن جابر بن عبدالله رضي الله عنه قال قال رسول الله ﷺ لاتمنوا الموت فان هول المطلع شديد وان من السعادة أن يطول عمر المرء حتى يرزقه الله الانابة. ۸

(ترجمہ) روایت ہے جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے موت کی تمنا نہ کرو کیونکہ آخرت کا معاملہ نہایت سخت ہے اور نیک بختی کی علامت یہ ہے کہ عمر زیادہ ہو اور اس کو توبہ کی توفیق ہو۔

دکھ برداشت کریں

(حدیث) عن قيس بن ابي حازم قال دخلنا على خباب نعوده وقد

ے اخرجه مسلم (منه) رياض الصالحين ۳۶۵

۸ اخرجه احمد والبزار وأبو يعلى والحاكم والبيهقي في شعب الايمان (منه)مسند احمد بن حنبل ۳: ۳۳۲، مجمع الزوائد ۱۰: ۲۰۳، ۳۳۴، إتحاف السادة المتقين ۱۰: ۲۲۴، مشكوة المصابيح ۱۶۱۳، امالي الشجري ۱: ۲۹۷، ۲: ۲۵۰، كنز العمال ۴۲۱۴۹، الكامل في الضعفاء لابن عدى ۶: ۲۰۸۸، ۲۰۸۹. قال في النهاية المطلع بالتشديد مكان الاطلاع من موضع عال. والمراد به ههنا مايشرف عليه من أمر الآخرة عقيب الموت تشبيها بالمطلع الذي يشرف عليه من موضع عال.

اکتوی فسبع کیات فقال لولا أن النبی ﷺ نهانا أن ندعو بالموت لدعوت به. ۹-

(ترجمہ) روایت ہے قیس سے کہ ہم لوگ خباب کو دیکھنے گئے وہ بیمار تھے اور اپنے بدن میں بیماری کی وجہ سے سات جگہ داغ کرایا تھا پس خباب نے کہا اگر نبی ﷺ موت کی تمنا سے منع نہ فرماتے تو میں موت کی دعا کرتا۔

موت کی تمنا نہ کرو

(حدیث) عن ام الفضل رضی اللہ عنہا أن رسول اللہ ﷺ دخل علیھم وعمه العباس یشتکی فتمنی الموت فقال له یاعم لاتتمن الموت فإنك إن کنت محسنافأن تؤخر وتزداد احسانا الی احسانك خیرلك وإن کنت مسیئا فأن تؤخر وتستعتب من اسائتك خیرلك فلاتتمنین الموت. ۱۰-

(ترجمہ) روایت ہے ام الفضل سے کہ حضرت عباس رضی اللہ عنہ بیمار ہوئے رسول اللہ ﷺ اور اصحاب ان کے دیکھنے کو گئے حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے موت کی تمنا کی رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اے چچا موت کی تمنامت کرو اگر تم نیک ہو اور تمہاری عمر زیادہ ہو اور نیک عمل زیادہ کرو تو تمہارے واسطے یہی بہتر ہے اور اگر تم برے ہو اور عمر زیادہ ہو اور اپنے گناہ سے توبہ کرو تو یہ تمہارے واسطے بہتر ہے پس موت کی تمنامت کرو۔

باب
جب دین بگڑنے کا اندیشہ ہو تو موت کی تمنا جائز ہے

قرب قیامت کے فتنے

(حدیث) عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنه قال قال رسول اللہ ﷺ

۹- أخرجه البخاری

۱۰- أخرجه احمد وابو یعلی والطبرانی والحاکم (منه) طبقات ابن سعد ۱۵:۱:۴

لاتقوم الساعة حتی یمر الرجل بقبر الرجل فیقول یالیتنی کنت مکانہ۔ ۱۱؎

(ترجمہ) روایت ہے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے قیامت سے پہلے اس قدر فتنے برپا ہوں گے کہ جب قبر کی طرف کسی کا گذر ہوگا تو کہے گا کیا خوب ہوتا اگر میں اسکی جگہ مدفون ہوتا۔

حضور کی دعا

(حدیث) عن ثوبان رضی اللہ عنہ قال اللّٰھم انی اسئلک فعل الخیرات و ترک المنکرات وحب المساکین واذا أردت بالناس فتنۃ فاقبضنی الیک غیر مفتون۔ ۱۲؎

(ترجمہ) روایت ہے ثوبان رضی اللہ عنہ سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے یا اللہ مجھ کو توفیق دے نیک کام کرنے کی اور برے کام چھوڑنے کی اور مسکینوں سے محبت کی اور جب لوگوں کو فتنہ میں ڈالنے کا تو ارادہ کرے تو مجھ کو اپنی طرف بلالے تاکہ میں فتنہ میں مبتلا نہ ہوں۔

موت کب محبوب ترین ہوگی

(حدیث) عن ابن مسعود رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ ﷺ لایخرج الدجال حتی لایکون شیء احب الی المؤمن من خروج نفسہ۔ ۱۳؎

(ترجمہ) روایت ہے ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے اس وقت تک دجال نہ نکلے گا جب تک مومن کو سب سے بڑھ کر اپنی جان کا

۱۱؎ أخرجہ مالک (منہ) صحیح البخاری ۹: ۷۳ صحیح مسلم کتاب الفتن باب ۱۸ رقم ۵۳۔ مسند احمد بن حنبل ۲: ۲۳۶، ۵۳۰۔ اتحاف السادۃ المتقین ۱۰: ۲۲۴ السلسلۃ الصحیحۃ للألبانی ۵۷۸ مسند الربیع بن حبیب ۲: ۲۵، ۷۱ کنز العمال ۳۸۴۸۷۔ فتح الباری لابن حجر ۱۳: ۷۵، ۲۲۱۔

۱۲؎ مسند احمد بن حنبل ۵: ۲۳۴۔ اتحاف السادۃ المتقین ۱۰: ۲۲۴۔

۱۳؎ أخرجہ ابو نعیم (منہ) اتحاف السادۃ المتقین ۱۰: ۲۲۵

نکل جانے والی روح بہتر ہے

روایت ہے ابو بکر رضی اللہ عنہ سے کہ قسم ہے خدائے پاک کی جو روح بدن سے نکل جاتی ہے وہ میرے نزدیک بہتر ہے میری روح سے یہاں تک کہ مکھی کی روح جو اس کے بدن سے نکل جاتی ہے وہ بھی میری روح سے بہتر ہے یہ کلام سن کر اصحاب رضی اللہ عنہم گھبرا گئے اور پوچھا کہ کیا سبب ہے ابو بکر رضی اللہ عنہ نے کہا مجھے خوف ہے کہ کہیں وہ زمانہ نہ آجائے جس میں میں نیک کام کا حکم نہ کر سکوں اور برے کام کی ممانعت نہ کر سکوں اس زمانہ میں خیریت نہیں ہے۔ ۱۸-

اللہ کے پاس رہنا بہتر ہے

روایت ہے ابو عبیدہ رضی اللہ عنہ سے کہ دنیا لوگوں کو فتنہ اور فساد کی طرف بلاتی ہے اور شیطان برائی اور بدکاری کی طرف بلاتا ہے ایسے حال میں اللہ کے یہاں رہنا بہتر ہے دنیا میں رہنے سے۔

روایت ہے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ میں جا رہا تھا ایک آدمی نے پوچھا کہاں جاتے ہو میں نے جواب دیا کہ بازار جاتا ہوں اس نے کہا اگر تم کو زندگی پر بھروسہ ہو کہ لوٹ کر گھر آسکو گے تو اگر تم سے ہو سکے تو میرے واسطے موت خرید کر لیتے آنا۔ ۱۹-

زندگی کی دعا کا طریقہ

روایت ہے عرباض بن ساریہ سے کہ میں موت کی تمنا کرتا تھا ایک بار میں دمشق گیا اور مسجد میں نماز پڑھ کر میں نے دعا کی یا اللہ میری عمر بہت زیادہ ہو گئی اور میری ہڈی سست ہو گئی اب مجھ کو اٹھالے اتفاقاً میں نے ایک جوان نہایت خوبصورت کو دیکھا جو سبز لباس پہنے تھا اس نے کہا تم ایسی دعا کیوں کرتے ہو میں نے کہا کیسی دعا کروں کہا اس طرح کہو یا اللہ مجھ کو نیک عمل کی توفیق دے اور میری عمر زیادہ کر میں نے اس سے پوچھا تم کون شخص ہو اللہ تم پر رحم فرمائے اس نے کہا میرا نام رتیائیل ہے میں

۱۸- أخرجه ابن أبي الدنيا والخطيب وابن عساكر

۱۹- أخرجه ابن ابي شيبة في المصنف وابن سعد والبيهقي في شعب الايمان

مومنوں کے دل سے غم و رنج دور کرتا ہوں یہ کہہ کر وہ جوان غائب ہو گیا۔ ۴۰

باب
موت زندگی سے افضل ہے

موت کیا ہے

علماء نے فرمایا ہے کہ موت بالکل مٹ جانے اور فنا ہو جانے کا نام نہیں ہے بلکہ موت کے یہ معنی ہیں کہ روح کا تعلق بدن سے چھوٹ جائے اور ان دونوں میں جدائی ہو جائے اور ایک گھر سے دوسرے گھر میں چلا جائے۔

بلال بن سعد اور عمر بن عبدالعزیز فرماتے ہیں اے لوگو تم فنا ہو جانے کے لئے پیدا نہیں کئے گئے ہو بلکہ تم لوگ ہمیشہ رہنے کے لئے پیدا کئے گئے ہو اور تم ایک گھر سے دوسرے گھر میں جاؤ گے۔ ۴۱۔

موت مؤمن کیلئے تحفہ

(حدیث) قال رسول اللہ ﷺ تحفة المؤمن الموت. ۴۲۔

(ترجمہ) فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کہ مؤمن کا تحفہ موت ہے۔

موت مؤمن کیلئے خوشبودار پھول ہے

(حدیث) أن رسول اللہ ﷺ قال الموت ريحانة للمؤمن. ۴۳۔

۴۰۔ أخرجه ابن ابی الدنيا والطبرانی فی الكبير وابن عساكر من طريق عروة ابن رويم.

۴۱۔ أخرجه ابو الشيخ فی تفسيره وابو نعيم عن بلال وأخرجه الطبرانی فی الكبير والحاكم فی المستدرك عن عمر بن عبدالعزيز.

۴۲۔ أخرج الحاكم فی المستدرك والطبرانی فی الكبير وابن المبارك فی الزهد والبيهقی فی شعب الايمان عن عبدالله بن عمرو وأخرج الديلمی فی مسند الفردوس من حديث جابر رضی الله عنه مثله (منه) مجمع الزوائد للهيثمی ۲: ۳۲۰ مشكوة المصابيح ۱۶۰۹- المطالب العاليه لابن حجر ۷۰۸، ۳۰۹۴- حلية الاولياء لابی نعيم ۸: ۱۸۵- شرح السنة للبغوی ۵: ۲۷۱- اتحاف السادة المتقين ۱۰: ۲۲۷.

۴۳۔ أخرجه الديلمی عن الحسين بن علی (منه) كنز العمال ۴۲۱۳۶

(ترجمہ) موت مؤمن کے واسطے خوشبودار پھول ہے (یعنی مرغوب شئے ہے)۔

درد بے بہا

(حدیث) عن عائشة رضی الله عنها قالت قال رسول الله ﷺ الموت غنيمة و المعصية مصيبة والفقر راحة والغنى عقوبة والعقل هدية من الله تعالىٰ والجهل ضلالة والظلم ندامة والطاعة قرة العين والبكاء من خشية الله النجاة من النار والضحك هلاك البدن والتائب من الذنب كمن لا ذنب له۔ ۴۴

(ترجمہ) روایت ہے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے موت مفت کی چیز ہے (مثل مال غنیمت کے) اور نافرمانی مصیبت ہے اور فقر و تنگدستی آرام کی چیز ہے اور تونگری عذاب ہے اور عقل تحفہ ہے اللہ کی طرف سے اور نادانی گمراہی ہے اور ظلم شرمندہ کرنے والا ہے اور عبادت آنکھ کی ٹھنڈک ہے اور رونا اللہ کے خوف سے نجات ہے آگ جہنم سے اور ہنسنا بدن کی خرابی ہے اور توبہ کرنے والا گناہ سے مثل اس شخص کے ہے جو بے گناہ ہے۔

موت فتنہ سے بہتر ہے

(حدیث) عن محمود بن لبيد ان النبی ﷺ قال اثنان يكرههما ابن آدم يكره الموت والموت خير له من الفتنة ويكره قلة المال وقلة المال اقل للحساب۔ ۴۵

(ترجمہ) روایت ہے محمود بن لبید رضی اللہ عنہ سے کہ فرمایا نبی ﷺ نے دو چیز کو اولاد آدم مکروہ جانتا ہے ایک تو موت کو حالانکہ موت اس کے واسطے فتنہ سے بہتر ہے دوسری مفلسی کو حالانکہ مفلسی حساب کم کرنے والی ہے۔

۴۴۔ أخرجه البيهقی فی شعب الإيمان وضعفه والديلمی أيضا (منه) تاريخ أصبهان لأبی نعيم ۱: ۲۳۲ - إتحاف السادة المتقين ۱۰: ۲۲۹ كنز العمال ۴۴: ۴۴ - اللآلی المصنوعة للسيوطی ۲: ۱۹۳

۴۵۔ أخرجه أحمد وسعيد بن منصور فی سننه بسند صحيح (منه) إتحاف السادة المتقين ۱۰: ۳۲۰، ۳۸۲ شرح السنة للبغوی ۱۴: ۲۶۷

مؤمن کی موت زندگی سے بہتر ہے

(حدیث) عن زرعة بن عبدالله أن النبی ﷺ قال یحب الإنسان الحیات والموت خیر لنفسه ویحب الإنسان کثرة المال وقلة المال اقل لحسابه۔ ۲۶؎

(ترجمہ) روایت ہے زرعہ بن عبداللہ رحمۃ اللہ علیہ سے کہ فرمایا نبی ﷺ نے دو چیز کو اولاد آدم محبوب رکھتے ہیں ایک تو حیات کو حالانکہ موت اس کے لئے بہتر ہے دوسری کثرت مال کو حالانکہ مفلسی حساب دینے کے لئے آسان ہے۔

راحت پانے والا یا راحت دینے والا

(حدیث) عن أبی قتادة رضی الله عنه قال مر علی النبی ﷺ بجنازة فقال مستریح اومستراح منه قالوا یارسول الله ﷺ ماالمستریح وما المستراح منه فقال العبد المؤمن یستریح من تعب الدنیا وأذاها إلی رحمة الله والفاجر یستریح منه البلاد والعباد والشجر والدواب۔ ۲۷؎

(ترجمہ) روایت ہے ابو قتادہ رضی اللہ عنہ سے فرمایا کہ نبی ﷺ کے سامنے سے ایک جنازہ گزرا آپ نے فرمایا یہ آرام پانے والا ہے یا اس سے دوسروں کو آرام ملا ہے صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا یارسول اللہ اس سے کیا مراد ہے آپ نے فرمایا مؤمن مرنے کے بعد دنیا کی تکلیف اور مصیبت سے اللہ کی رحمت کی طرف آرام پاتا ہے اور بدکار کے مرنے سے شہر اور اللہ کے بندے اور جانور اور درخت آرام پاتے ہیں یعنی اس کی بدکاری اور ظلم سے کہ عالم میں فساد پیدا ہوتا ہے اور انتظام عالم میں خلل ہوتا ہے اور بدکار اللہ تعالیٰ کا دشمن ہے اس کے سبب سے زمین کو اور جو کچھ زمین پر ہے آدمی جانور درخت وغیرہ سب کو تکلیف

۲۶؎ أخرجه البیهقی فی شعب الإیمان وقال السیوطی رحمة الله علیه مرسل (منه) إتحاف السادة المتقین ۱: ۳۲۰، ۳۸۲ - کنز العمال ۶۱۲۹ ۔

۲۷؎ أخرجه الشیخان (منه) السلسلة الصحیحة للألبانی ۱۷۱۰ مسند الربیع بن حبیب ۲: ۲۴ - مصنف عبدالرزاق ۶۲۵۴ - شرح السنة ۵: ۲۷۰ - الدر المنثور ۶: ۱۶۶ - إتحاف السادة المتقین ۱۰: ۲۳۰، ۳۸۴ ۔

پہنچتی ہے کیونکہ اس کی بدکاری سے آسمان سے پانی نہیں برستا اور سب کا رزق کم ہو جاتا ہے۔

دنیا مؤمن کیلئے قید خانہ ہے

روایت ہے ابن عمرو رضی اللہ عنہ سے کہ دنیا کافر کے واسطے جنت ہے (کہ لذات و شہوات دنیویہ میں خوش و مست ہے) اور مؤمن کے واسطے قید خانہ ہے (کہ ہر امر میں شریعت کا پاس و لحاظ رکھتا ہے اس لئے اس کو ظاہرا تنگی ہوتی ہے) اور جب مؤمن کی روح نکلتی ہے تو اس کی ایسی مثال ہے جیسے کوئی قید خانہ سے نکلا اور زمین پر لوٹ پوٹ کر اپنا بدن درست کرنے لگا۔ ۲۸۔

مؤمن کا اور کافر کا انجام

(حدیث) عن ابن عمر رضی اللہ عنہما أن النبی ﷺ قال لأبی ذریا أباذر الدنیا سجن المؤمن والقبر أمنه والجنة مصیره یاأباذر الدنیا جنة الکافر والقبر عذابه والنار مصیره. ۲۹۔

(ترجمہ) روایت ہے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے کہ نبی ﷺ نے ابوذر رضی اللہ عنہ سے فرمایا اے ابوذر دنیا مؤمن کا قید خانہ ہے اور قبر اس کے امن کی جگہ ہے اور جنت اس کی رہنے کی جگہ ہے اے ابوذر دنیا کافر کی جنت ہے (یعنی کافر کو اس کے پتہ پتہ سے دل بستگی ہوتی ہے اور خزاں سے غافل ہو کر اس کی عارضی بہار پر مرمٹتا ہے) اور قبر اس کے عذاب کی جگہ ہے اور جہنم اس کے رہنے کی جگہ ہے۔

موت بہتر ہے

روایت ہے ربیع بن خُثیم رحمۃ اللہ علیہ سے کہ جن غائب چیزوں کا مؤمن انتظار کرتا ہے ان سب میں بہتر موت ہے۔ ۳۰۔

۲۸۔ أخرجه ابن مبارك (منه)

۲۹۔ أخرجه ابو نعيم (منه)

۳۰۔ أخرجه ابن المبارك في الزهد وابن أبي شيبة والمروزي (منه)

مؤمن کی موت سب سے پہلی خوشی ہے

روایت ہے مالک بن مغولؒ سے کہ مؤمن کے دل میں جو خوشی (آخرت کے متعلق) سب سے پہلے داخل ہوگی وہ موت ہے کیونکہ وہ (اس وقت یعنی بوقت موت) اللہ تعالیٰ کا انعام اور ثواب اپنی آنکھوں سے دیکھے گا۔ ۳۱۔

میں موت کو کیوں پسند کروں گا

روایت ہے کہ عبداللہ بن زکریا کہتے ہیں کہ اگر اللہ تعالیٰ مجھ کو یہ اختیار دے کہ میں سو ۱۰۰ برس تک زندہ رہ کر اللہ کی عبادت کروں اور اختیار دے کہ آج کے دن مر جاؤں تو میں یہی اختیار کروں گا کہ آج ہی مر جاؤں تاکہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول سے جلد ملاقات کروں اور اللہ کے نیک بندوں سے ملوں۔ ۳۲

موت مسلمان کیلئے کفارہ ہے

(حدیث) عن أنس رضی اللہ عنه قال قال رسول اللہ ﷺ الموت كفارة لكل مسلم (قال القرطبي وذلك لمايلقاه الميت فيه من الآلام والأوجاع) وقد قال رسول اللہ ﷺ مامن مسلم يصيبه أذى شوكة فما فوقها إلا كفر الله بها من سيئاته فماظنك بالموت الذى سكرة من سكراته أشد من ثلثمائة ضربة بالسيف ۔ ۳۳۔

(ترجمہ) روایت ہے انس رضی اللہ عنہ سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے موت مؤمن کے لئے گناہ کا کفارہ ہے اور فرمایا جب مسلمان کو کوئی مصیبت پہنچے

۳۱۔ أخرجه ابن أبي الدنيا (منه)

۳۲۔ أخرجه السيوطي عن عبدالرحمن بن يزيد بن جابر

۳۳۔ أخرجه أبونعيم والبيهقي في شعب الإيمان وصححه ابن العربي (منه) تاريخ أصبهان لأبي نعيم ۲:۲۳۱ -إتحاف السادة المتقين ۱۰:۲۲۷ - كنز العمال ۴۲۱۲۲ -تاريخ بغداد للخطيب البغدادي ۱:۳۴۷ المغني عن حمل الأسفار للعراقي ۴:۴۳۵ -حلية الأولياء ۳:۱۲۱ تذكرة الموضوعات للفتني ۲۰۵ -الأسرار المرفوعة لعلي القاري ۳۶۳ اللآلى المصنوعة ۲:۲۲۱۔

کانٹا چبھے یا اس سے زیادہ تو اللہ تعالیٰ اس کے گناہ کا کفارہ کر دیتا ہے پس تم کیا گمان کرتے ہو موت کی مصیبت کے بارے میں جس کی ایک ایک سختی تین سو بار تلوار مارنے سے بھی زیادہ سخت ہے۔

موت کو ورثہ تنگدستی کو پسند کرتا ہوں

روایت ہے حضرت ابو الدرداء رضی اللہ عنہ سے پوچھا گیا کہ آپ جس شخص کو عزیز و محبوب رکھتے ہیں اس کے لئے کون سی چیز زیادہ پسند کرتے ہیں انہوں نے کہا "موت" لوگوں نے کہا اگر وہ نہ مرے کہنے لگے تو پھر میں اس کے لئے یہ پسند کرتا ہوں کہ اس کے اولاد اور مال میں کمی ہو یعنی وہ ذرا تنگدست رہے۔ ۳۴۔

ہر مسلمان کو موت سے محبت دے

(حدیث) عن أبي مالك الأشعري رضي الله عنه قال قال رسول الله ﷺ اللّٰهم حبب الموت إلى من يعلم أني رسولك. ۳۵۔

(ترجمہ) ابو مالک اشعری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اے اللہ جو شخص یہ مانتا ہو کہ میں تیرا رسول ہوں اس کو (یعنی ہر مسلمان کو) موت پیاری بنا دے (چونکہ اعمال حسنہ سے موت پیاری ہو جاتی ہے اس لئے حقیقت میں یہ دعا مومنین کے تحسین اعمال کے لئے ہوئی)۔

موت راحت کا سبب ہے

روایت ہے کہ حضرت صفوان بن سلیمؒ فرماتے تھے کہ موت ہر مومن کے لئے دنیا کی تکالیف سے راحت کا سبب ہے چاہے وہ موت کتنی ہی تکالیف اور بے چینی کی کیوں نہ ہو۔ ۳۶۔

۳۴۔ أخرجه ابن سعد وابن أبي شيبة وأحمد في الزهد (منه)

۳۵۔ أخرجه الطبراني (منه) مجمع الزوائد ۱۰: ۳۰۹۔ المعجم الكبير للطبراني ۳: ۳۳۸۔ جمع الجوامع للسيوطي ۹۸۶۷، ۹۹۸۵۔ إتحاف السادة المتقين ۱۰: ۳۳۰۔ كنز العمال ۳۷۹۷

۳۶۔ أخرجه ابن أبي الدنيا (منه)

عمل صالح کے سبب سے ہے جو چند روزہ ہے پس تعارض بھی نہیں اور تساوی بھی نہیں۔

(۲) تمنی موت کی حدیثوں کو بھی ان حدیثوں کے معارض نہ سمجھا جائے کیونکہ اس میں من ضر اصابہٗ اولضر نزل بہ کی بھی قید ہے (رواهما البخاری والمسلم) یعنی کسی دنیوی تکلیف سے گھبرا کر تمنا نہ کرے کہ علامت ہے عدم رضا بالقضاء کی اور اگر شوقا الی الآخرة یا افتتان فی الدنیا سے بچنے کے لئے ہو تو ممنوع نہیں۔

باب
موت کو یاد کرنا اور اس کے لئے مستعد رہنا

سب سے زیادہ عقلمند

(حدیث) عن عمر رضی اللّٰه عنه قال سئل رسول اللّٰه ﷺ ای المؤمنین أکیس قال أکثرهم للموت ذکرا وأحسنهم لمابعده استعدادا أولئك الأکیاس. ۲۹؎

(ترجمہ) روایت ہے عمر رضی اللہ عنہ سے کہ کسی نے سوال کیا رسول اللہ ﷺ سے سب سے زیادہ کون مومن عقلمند ہے آپؐ نے فرمایا جو موت کو زیادہ یاد کرے اور نیک عمل سے موت کے بعد کا سامان درست رکھے یہ لوگ عقلمند ہیں۔

عقلمند اور عاجز کون

(حدیث) عن شداد بن أوس رضی اللّٰه عنه قال قال رسول اللّٰه ﷺ الکیس من دان نفسه وعمل لمابعد الموت والعاجز من إتبع نفسه هواها وتمنی علی اللّٰه. ۳۰؎

۲۹؎ أخرجه ابن ماجه (منه)

۳۰؎ أخرجه الترمذی (منه) مسند أحمد بن حنبل ۴:۱۲۴. السنن الکبری للبیهقی ۳:۳۶۹) مستدرك الحاکم ۱:۵۷، ۴:۲۵۱- المعجم الکبیر للطبرانی ۷:۳۳۸، ۳۴۱-اتحاف السادة المتقین ۷:۲۴۴-۸:۲۲۸، ۴۴۶، ۹:۱۸،

(ترجمہ) فرمایا ہوشیار وہ شخص ہے جو اپنے نفس کو (احکام شرعیہ کا) مطیع بنالے اور جو اپنے نفس سے حساب لے) اور وہ کام کرے جو مرنے کے بعد کام آوے۔ اور نادان وہ ہے جو اپنے نفس کی پیروی کرے اور اللہ تعالیٰ سے ثواب کی آرزو رکھے۔

موت کی یاد غفلت کو دور کرتی ہے

(حدیث) عن الوضین بن عطاء قال کان رسول اللہ ﷺ اذا أحس من الناس بغفلة من الموت جاء فأخذ بعضادة الباب ثم هتف ثلاثا یأیها الناس یاأهل الاسلام أتتکم المنیة راتبة لازمة جاء الموت بماجاء به جاء بالروح والراحة والکثرة المبارکة لأولیاء الرحمٰن من أهل دارالخلود الذین کان سعیهم ورغبتهم فیها الاان لکل ساع غایة وغایة کل ساع الموت سابق ومسبوق۔ ۳۱؎

(ترجمہ) روایت ہے وضین بن عطاء سے کہ رسول اللہ ﷺ جب کسی کو موت سے غافل پاتے تھے تو اس کے دروازہ پر کھڑے ہو کر تین بار پکار کر فرماتے تھے اے لوگو اے ایمان والو موت ضرور آنے والی ہے اور موت رحمت اور آرام اور برکت لائے گی ان کے واسطے جو اللہ کے دوست ہیں اور ان کے واسطے جو آخرت کے لئے کام کرتے تھے یاد رکھو کہ ہر عمل کی انتہا ہے اور انتہا ہر عمل کی موت ہے کوئی آگے کوئی پیچھے جائے گا۔

۳۹، ۱۶۶، ۱۰، ۹۳، ۱۵۹، ۲۲۶-شرح السنة للبغوی ۱۴: ۲۰۸، ۳۰۹، المعجم الصغیر للطبرانی ۲: ۳۶-مهذب ۲: ۲۰۵ تفسیر القرطبی ۹: ۱۴، ۱۶: ۱۶۷، مشکاة المصابیح ۵۲۸۹-فتح الباری لابن حجر ۹: ۳۴۳ الترغیب والترهیب ۴: ۲۵۳-حلیة الأولیاء لابی نعیم ۱: ۲۶۷، تاریخ بغداد للخطیب البغدادی ۱۲: ۵۰-الزهد لابن المبارك ۵۶-المغنی عن حمل الأسفار للعراقی ۲: ۳۳۶، ۴: ۳۶۸-کشف الخفاء للعجلونی ۲: ۱۹۶-الکامل فی الضعفاء لابن عدی ۲: ۴۷۲-الدرر المنتثرة فی الأحادیث المشتهرة للسیوطی ۱۲۷۔

۳۱؎ اخرجه البیهقی۔

لذت کو خراب کرنے والی کو یاد کیا کرو

(حدیث) عن عطاء الخراسانی قال مر رسول اللہ ﷺ بمجلس قد استعلاہ الضحک فقال شوبوا مجلسکم بمکدر اللذات قالوا وما مکدر اللذات قال الموت۔ ۳۲۔

(ترجمہ) عطاء خراسانی سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کا گذر ہوا ایک مجلس میں جہاں لوگ قہقہہ مار کر ہنس رہے تھے آپ ﷺ نے فرمایا تم لوگ لذت کی خراب کرنے والی کا بھی ذکر کیا کرو سب نے عرض کیا یا رسول اللہ لذت کی خراب کرنے والی کیا چیز ہے آپ نے فرمایا موت۔

شہداء کے ساتھ اٹھنے والا مردہ

(حدیث) قیل یا رسول اللہ هل یحشر مع الشہداء احد قال نعم من یذکر الموت فی الیوم واللیلة عشرین مرة۔ ۳۳۔

(ترجمہ) روایت میں ہے کہ لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ شہیدوں کے ساتھ بھی کسی کا حشر ہوگا آپ نے فرمایا ہاں اس شخص کا جو روزانہ موت کو بیس مرتبہ یاد کرے۔

(فائدہ) علماء نے فرمایا ہے جو موت کو زیادہ یاد کرے گا اس کو اللہ تعالیٰ تین کرامت دے گا۔ جلد توبہ کی توفیق اور دل کی قناعت اور عبادت میں اطمینان اور دلجمعی۔ اور جو موت کو بھول جائے گا تین بلا اس پر نازل ہوں گی۔ توبہ کی توفیق اس کو نہ ہوگی اور تھوڑی چیز اس کو کفایت نہ کرے گی اور عبادت میں سستی کرے گا۔

قبر جنت کا باغ بنے گی

(حدیث) عن انس رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ ﷺ افضل

۳۲۔ أخرجه ابن أبي الدنيا

۳۳۔ أخرجه السیوطي في شرح الصدور (منه) إتحاف السادة المتقين ۱۰: ۲۲۷۔

الزهد في الدنيا ذكر الموت وأفضل العبادة التفكر فمن أثقله ذكر الموت وجد قبره روضة من رياض الجنة۔ ۳۴ ۔

(ترجمہ) روایت ہے انس رضی اللہ عنہ سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے دنیا میں افضل پرہیزگاری موت کی یاد ہے اور افضل عبادت آخرت کی فکر ہے جس کو موت کی یاد نے (عقل) غمگین کیا (پھر اس کی اصلاح وہ اعمال صالحہ سے کرے حتی کہ وہ گرانی عقل جاتی رہے گو طبعی گرانی باقی رہے) تو وہ اپنی قبر کو دیکھے گا کہ جنت کے باغوں میں سے ایک باغ ہے

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا سب لوگ سو رہے ہیں جب مریں گے تب آنکھ کھلے گی۔

حافظ ابو الفضل عراقی نے اسی مضمون کو اس طرح ادا کیا ہے ۔

وانما الناس نیام من یمت منهم أزال الموت عنه سنه

سب لوگ سوئے ہوئے ہیں جو ان سے مرتا ہے تو موت اس کی نیند ختم کر دیتی ہے

قبر عمل کا صندوق ہے

روایت ہے حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا قبر عمل کا صندوق ہے اس کا حال موت کے بعد معلوم ہوگا یعنی جس طرح آدمی اپنی محنت کا روپیہ صندوق میں رکھتا ہے اسی طرح جو عمل کمایا کرتا ہے اس کا صندوق قبر ہے۔ ۳۵ ۔

نیک و بد کو ندامت

(حدیث) عن أبي هريرة رضي الله عنه قال قال رسول الله ﷺ ما من أحد يموت إلا ندم قالوا وما ندامته يارسول الله قال إن كان محسنا ندم أن لايكون ازداد وإن كان مسيئا ندم أن لايكون نزع۔ ۳۶ ۔

(ترجمہ) روایت ہے ابو ہریرۃ رضی اللہ عنہ سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے

---

۳۴ ۔ أخرجه الديلمي (منه)۔

۳۵ ۔ أخرجه ابن عساكر (منه)۔

۳۶ ۔ أخرجه الترمذي۔ قال في المصباح نزع عن الأمور إذا انتهى عنها (منه)

ہر شخص مرنے کے بعد افسوس کرتا ہے صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ کس بات کا افسوس کرتا ہے آپ نے فرمایا اگر نیک کار ہے تو افسوس کرتا ہے کہ زیادہ نیکی کیوں نہ کی اور اگر بدکار ہے تو افسوس کرتا ہے کہ گناہ سے کیوں باز نہ رہا۔

موت عیش کی طغیانی نکال دیتی ہے

(حدیث) عن أنس رضی اللہ عنہ قال قال النبی ﷺ أكثروا ذكر الموت فانه يمحص الذنوب ويزهد فی الدنيا فإن ذكرتموه عندالغنى هدمه وإن ذكرتموه عندالفقر أرضاكم بعيشكم۔ ۳۷ـ

(ترجمہ) حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا کہ موت کو زیادہ یاد کیا کرو اس لئے کہ اس سے گناہ صاف ہوتے ہیں اور دنیا کی رغبت کم ہوتی ہے اگر تم موت کو اپنی مالداری کے زمانہ میں یاد کرو گے تو یہ عیش (کی طغیانی) کو نکال دے گی اور اگر تم تنگ دستی میں اس کو یاد کرو گے تو یہ تم کو تمہاری موجودہ حالت زندگی پر قناعت پسند بنا دے گی۔

مال صدقہ کر دو موت سے محبت ہو جائے گی

(حدیث) عن أبی هريرة رضی اللہ عنہ قال جاء رجل إلى النبی ﷺ فقال يارسول اللہ مالی لاأحب الموت قال لك مال قال نعم قال قدمه فإن قلب المومن مع ماله إن قدمه أحب أن يلحق به وإن أخره أحب أن يتأخر معه۔ ۳۸ـ

سنن الترمذی ۲۴۰۳۔ سنن الدارمی ۱۱ إتحاف السادة المتقين ۱: ۲۳۰۔ كنز العمال ۴۲۷۱۶۔ الترغيب والترهيب ۴: ۲۵۳۔ مشكوة المصابيح ۵۵۴۵۔ امالی الشجری ۲: ۳۵۔ بغوی ۴: ۳۴۷۔ حلية الأولياء ۸: ۱۷۸۔ كشف الخفاء للعجلونی ۲: ۴۱۹۔ الكامل فی الضعفاء لابن عدی ۷: ۲۶۶۰۔

۳۷ـ أخرجه ابن أبی الدنيا (منه) الزهد لابن المبارك ۲: ۲۷۔ إتحاف السادة المتقين ۹: ۱۱، ۱۰: ۲۲۸، ۲۳۰۔ المغنی عن حمل الأسفار ۴: ۴۳۵۔ كنز العمال ۴۲۰۹۸، ۴۲۱۰۵، ۴۲۱۲۳، ۴۲۱۲۴۔

۳۸ـ أخرجه ابو نعيم (منه)۔

(ترجمہ) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ کے پاس ایک شخص حاضر ہوا اور اس نے عرض کی کہ یا رسول اللہ ﷺ معلوم نہیں کیا بات ہے کہ موت مجھے پیاری نہیں آپ نے فرمایا تمہارے پاس مال ہو گا۔ اس نے عرض کی جی ہاں ہے تو آپ نے فرمایا کہ اسے اللہ کی راہ میں پہلے خرچ کر ڈالو کیونکہ مؤمن کا دل اس کے مال کے ساتھ رہتا ہے اگر وہ اس مال کو پہلے اللہ کی راہ میں خرچ کر ڈالتا ہے تو یہ چاہتا ہے کہ خود بھی اس کے ساتھ مل جائے اور اگر اسے پیچھے (دنیا میں) رکھے تو چاہتا ہے کہ خود بھی اسی کے ساتھ پیچھے (دنیا میں) رہے۔

موت کو یاد کرنے والا حسد نہیں کرتا

روایت ہے کہ حضرت ابو الدرداء رضی اللہ عنہ نے فرمایا جو شخص موت کو زیادہ یاد کرے گا وہ پھر کسی پر حسد کر سکے گا اور خوشی بھی کم منائے گا۔ ۴۹۔

موت کی تیاری کر لو

حضرت طارق رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھے فرمایا کہ موت سے پہلے موت کے لئے تیار رہو۔ ۵۰۔

موت کی فکر نہ ہوگی

حضرت ابو حازم رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ ہر وہ کام جس کی وجہ سے تم موت کا آنا پسند نہیں کرتے اسے فوراً چھوڑ دو پھر تمہیں مطلق اندیشہ نہ ہوگا چاہے جب تم مرو۔ ۵۱۔

موت دل کو نرم کر دیتی ہے

حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا سے منقول ہے کہ ایک عورت حضرت عائشہ رضی

۴۹۔ أخرجه ابن أبي شيبة في المصنف وأحمد في الزهد (منه)
۵۰۔ أخرجه الطبراني (منه)
۵۱۔ أخرجه ابن أبي شيبة (منه).

اللہ عنہا کے پاس آئی اور اپنے دل کی سختی کی شکایت کی تو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا موت کو یاد زیادہ کیا کرو یہ تمہارے دل کو نرم کر دے گی۔ ۵۲؎

قبرستان دیکھنے سے موت یاد آتی ہے

(حدیث) عن ابی هریرة رضی الله عنه قال قال رسول الله ﷺ زوروا القبور فانها تذكر الموت. ۵۳؎

(ترجمہ) حضرت ابو ہریرۃ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا قبروں پر جایا کرو کیونکہ یہ موت کی یاد لاتی ہیں۔

قبرستان دیکھنے کے فوائد

(حدیث) عن انس رضی الله عنه مرفوعا كنت نهيتكم عن زيارة القبور الافزوروها فانها ترهد فى الدنيا وتذكر الآخرة. ۵۴؎

(ترجمہ) حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ میں نے تم لوگوں کو قبروں پر جانے سے روک دیا تھا۔ اب قبرستان جایا کرو کیونکہ یہ دلوں کو نرم کر دیتا ہے اور آنکھوں کو آنسوؤں سے تر کر دیتا ہے اور آخرت کی یاد دلاتا ہے۔

مردہ نہلانے اور جنازہ پڑھنے کے فوائد

(حدیث) عن ابی ذر رضی الله عنه قال قال لی رسول الله ﷺ زرالقبور تذكر بها الآخرة واغسل الموتى فان معالجة جسد خاو

۵۲؎ اخرجه ابن ابی الدنیا.

۵۳؎ اخرجه مسلم (عنه) مسلم كتاب الجنائز ۳۶. رقم ۱۰۸ — سنن ابی داؤد ۱۰۰ — جامع ترمذی ۱۰۰ — بخاری ۱۰۰ — نسائی ۱۰۰ — سنن ابن ماجه ۱۵۷۲ — مسند احمد بن حنبل ۲:۴۴۱. السنن الکبری للبیهقی ۴:۷۰. ۷۶ — الترغيب والترهيب للمنذری ۴:۳۵۷.

۵۴؎ اخرجه الحاکم (عنه) مستدرك الحاکم ۱:۳۷۶ — کنز العمال ۴۲۵۵۵ — مسند الربیع بن حبیب ۲:۲۳ — المغنی عن حمل الاسفار ۱:۲۱۵، ۴:۱۷۴ — تاریخ اصبهان لابی نعیم ۲:۱۶ — التاریخ الکبیر للبخاری ۲:۲۸۷، ۶:۲۴۷

باب
اللہ تعالیٰ سے ڈرنا اور اچھی امید رکھنا چاہیے

موت کے وقت یہ دو صفات مطلوب ہیں

(حدیث) عن أنس رضي الله عنه ان النبي ﷺ دخل على شاب وهو في الموت قال كيف تجدك قال أرجو الله وأخاف ذنوبي فقال رسول الله ﷺ لايجتمعان في قلب عبد في مثل هذا الموطن الا أعطاه الله مايرجوه وأمنه ممايخاف. ۵۶-

(ترجمہ) روایت ہے انس رضی اللہ عنہ سے کہ رسول اللہ ﷺ ایک جوان کے پاس تشریف لے گئے جبکہ وہ موت کی حالت میں تھا آپ نے اس سے پوچھا تیرا کیا حال ہے کہا اللہ سے امید رکھتا ہوں اور اپنے گناہوں سے ڈرتا ہوں پس فرمایا رسول اللہ ﷺ نے موت کی حالت میں جس میں یہ دو باتیں پائی جائیں گی اللہ تعالیٰ اس کی امید پوری کرے گا اور خوف سے امان دے گا۔

بے خوف کو آخرت میں خوف دلاؤں گا

(حدیث) عن الحسن رضي الله عنه قال بلغني عن رسول الله ﷺ انه قال قال ربكم لااجمع على عبدي خوفين ولااجمع له أمنين فمن خافني في الدنيا أمنته في الآخرة ومن أمنني في الدنيا أخفته في الآخرة. ۵۷-

(ترجمہ) روایت ہے حسن بصری رحمہ اللہ سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ میں اپنے بندوں پر دو قسم کا خوف جمع نہ کروں گا

۵۶- أخرجه أحمد والترمذي وابن ماجة (منه) حسن الظن لابن أبي الدنيا ۳۱.

۵۷- أخرجه الترمذي الحكيم في نوادر الأصول (منه) مجمع الزوائد ۱۰:۳۰۸- إتحاف السادة المتقين ۱۰: ۲۷۷

پس جو دنیا میں مجھ سے خوف رکھے گا میں اس کو آخرت میں امان دوں گا اور جو دنیا میں مجھ سے بے خوف رہے گا میں اس کو آخرت میں خوف میں مبتلا کروں گا۔

اللہ بندے کے گمان کے مطابق معاملہ کرتا ہے

(حدیث) عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ عن رسول اللہ ﷺ قال إن اللہ تعالیٰ قال أنا عند ظن عبدی بی فلیظن بی ماشاء إن ظن خیرا فلہ وإن ظن شرا فلہ۔ ۵۸۔

(ترجمہ) روایت ہے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کہ فرمایا اللہ تعالیٰ نے بندہ مجھ کو جیسا خیال کرے گا میں اس کے حق میں ویسا ہی ہوں تو وہ اب جیسا چاہے خیال کرے اگر میرے ساتھ اچھا خیال رکھا تو اس کے واسطے بہتری ہے اور اگر میرے ساتھ برا خیال رکھا تو اس کے واسطے برائی ہے۔

اللہ اور اس کے بندوں کا باہمی پہلا کلام

(حدیث) عن معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ أن رسول اللہ ﷺ قال إن شئتم أنبأتکم ما أول مایقول اللہ تعالیٰ للمؤمنین یوم القیامۃ وما أول مایقولون لہ قلنا نعم یارسول اللہ قال فإن اللہ تعالیٰ یقول للمؤمنین ھل أحببتم لقائی فیقولون نعم یاربنا فیقول لم فیقولون رجونا عفوک ومغفرتک فیقول قد وجبت لکم مغفرتی۔ ۵۹۔

(ترجمہ) روایت ہے معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے اگر تم لوگ چاہو تو میں تم لوگوں کو خبر دوں کہ قیامت کے دن اللہ تعالیٰ سب سے پہلے مومنوں سے کیا فرمائے گا اور وہ لوگ کیا جواب دیں گے صحابہ نے عرض کیا ہاں یارسول اللہ فرمایئے آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ کہے گا اے مومنو کیا تم

۵۸۔ أخرجہ أحمد رمسند إتحاف السادۃ المتقین ۹: ۱۶۹، ۲۲۱، ۱۰: ۲۷۷ ـ تہذیب تاریخ دمشق لابن عساکر ۵: ۲۲

۵۹۔ أخرجہ ابن المبارک والطبرانی فی الکبیر وأحمد رمسند أحمد بن حنبل ۵: ۲۳۸ ـ شرح السنۃ للبغوی ۵: ۲۶۹ ـ کنز العمال ۳۹۲۱۲ ـ إتحاف السادۃ المتقین ۱۰: ۲۷۸ ـ الزھد لابن المبارک ۹۳ ـ حسن الظن لابن أبی الدنیا ۱۰

لوگ میری ملاقات کو محبوب رکھتے تھے یہ لوگ کہیں گے ہاں اے رب تجھے کیسے گا کیوں یہ لوگ کہیں گے ہم تیری معافی اور مغفرت کی امید رکھتے تھے اللہ تعالیٰ فرمائے گا جاؤ ہم نے تم کو بخش دیا۔

روایت ہے شعب الایمان میں ابو غالب رحمۃ اللہ علیہ سے کہ میں ملک شام میں تھا ایک شخص قبیلہ قیس کا میرے پاس آیا اس کا ایک جوان بھتیجا نہایت مخالف تھا یہ اس کو سمجھاتا اور نصیحت کرتا اور مارتا تھا مگر وہ کچھ نہیں سنتا تھا اتفاقاً وہ جوان بیمار ہو کر مرنے کے قریب ہوا تب چچا کے بلانے کو آدمی بھیجا اس نے آنے سے انکار کیا آخر کار میں گیا اور اس کے چچا کو ہمراہ لے کر اس کے پاس پہنچا چچا نے اس کو سخت وسست کہنا شروع کیا کہ اے دشمن خدا کے کیا تو نے فلاں فلاں بیہودہ کام نہیں کیا ہے اس نے جواب دیا اے چچا اگر اس حالت میں اللہ تعالیٰ مجھ کو میری ماں کے حوالہ کر دے تو وہ میرے ساتھ کیا کرے گی کہا تجھے جنت میں لے جائے گی جوان نے کہا قسم خدا کی اللہ تعالیٰ میری ماں سے بھی زیادہ مجھ پر مہربان ہے اتنے عرصہ میں جوان نے انتقال کیا اس کے چچا نے تجہیز تکفین کر کے قبر میں اتارا جب لحد کے تختے درست کئے اتفاقاً ایک اینٹ گر پڑی چچا نے جھک کر دیکھا اور فوراً پیچھے ہٹ گیا۔ میں نے پوچھا کیا حال ہے کہا تمام قبر نور سے بھر گئی ہے اور جہاں تک نظر پہنچتی ہے نور کا میدان نظر آتا ہے۔

روایت ہے شعب الایمان میں حمید سے کہ میرا ایک جوان بھانجہ بیمار پڑا میں نے اس کی ماں کو خبر دی وہ آئی اور اس کے سرہانے بیٹھ کر رونے لگی جوان نے مجھ سے پوچھا اے ماموں ماں کیوں روتی ہے میں نے کہا تیری بیماری سے پھر جوان نے کہا کیا اس کے دل میں میری محبت نہیں ہے میں نے کہا ضرور محبت اور رحم ہے جوان نے کہا اللہ تعالیٰ مجھ پر اس سے زیادہ مہربان ہے جب اس کا انتقال ہوا میں نے اس کو قبر میں اتارا اور لحد میں رکھ کر اینٹ برابر کرنے لگا لحد کے اندر نظر کیا تو دیکھا کہ بہت بڑا میدان ہے میں نے اپنے ساتھی سے کہا تو بھی دیکھتا ہے کہا ہاں دیکھتا ہوں یہ اس کلام کا اثر ہے جس کو آخری وقت میں کہا اور اللہ تعالیٰ کے ساتھ اچھا گمان رکھا۔

مرتے دم اللہ سے نیک گمان رکھو

(حدیث) عن جابر رضی اللہ عنہ قال سمعت رسول اللہ ﷺ یقول قبل وفاتہ بثلاث لایموتن احدکم الا وھو یحسن الظن باللہ۔ ۹۰۔

(ترجمہ) حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو وفات سے تین دن قبل یہ کہتے سنا کہ تم میں سے جو کوئی مرے تو اس حالت میں مرے کہ وہ اللہ تعالیٰ کی نسبت اچھا گمان رکھتا ہو (حسن ظن اللہ تعالیٰ کے ساتھ اعمال صالحہ سے پیدا ہوتا ہے پس حاصل ارشاد کا یہ ہوا کہ اعمال صالحہ کی پابندی اس قدر رکھو کہ مرتے وقت حق تعالیٰ کے ساتھ حسن ظن پیدا ہو جاوے)۔

حضرت ابراہیم نخعی فرماتے ہیں کہ پہلے کے لوگ اسے پسند کرتے تھے کہ بندہ کو موت کے وقت اس کے اچھے اعمال یاد دلائیں اور ان کی تلقین کریں یہاں تک کہ اسے اپنے پروردگار کے ساتھ حسن ظن ہو جائے۔ ۹۱۔

سب سے عمدہ خصلت

حضرت عقبہ بن مسلم رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ بندہ کی کوئی خصلت اللہ کو اس سے زیادہ محبوب نہیں ہے کہ وہ اللہ کے دیدار کا مشتاق ہو۔ ۹۲۔

اللہ سے حسن ظن جنت کی قیمت ہے

(حدیث) عن انس رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ ﷺ لایموتن احدکم حتی یحسن الظن باللہ تعالیٰ فان حسن الظن باللہ تعالیٰ ثمن الجنۃ۔ ۹۳۔

۹۰۔ أخرجه الشيخان (منه) مسلم ۲۲۰۵، ۲۲۰۶، مسند أحمد بن حنبل ۳/ ۲۹۳، ۳۲۵، ۳۳۰، البداية والنهاية ۲۳۸۵-۳۳۴، ۳۹۰، حسن الظن لابن أبي الدنيا ۱۰۳۰۶

۹۱۔ أخرجه ابن أبي الدنيا (منه).

۹۲۔ أخرجه ابن المبارك (منه).

۹۳۔ أخرجه ابن عساكر (منه) كنز العمال ۵۸۶۹ - اتحاف السادة المتقين ۱۰/ ۲۷۸

(ترجمہ) حضرت انس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ رسول اکرم ﷺ کا ارشاد ہے دیکھو تم میں سے جو کوئی مرے تو اس حالت میں مرے کہ وہ اللہ پاک کی نسبت اچھا گمان رکھے کیونکہ اللہ سے اچھا گمان رکھنا جنت کی قیمت ہے (یعنی جس کو حق تعالیٰ سے حسن ظن پیدا ہو گیا وہ جنت میں گیا)۔

اللہ کی محبت کی علامت یہ ہے

(حدیث) عن عمرو بن الحمق قال قال رسول اللہ ﷺ إذا أحب اللہ عبدا عسله! قالوا وما عسله؟ قال: يوفق له عملا صالحا بين يدی أجله حتی يرضی عنه جيرانه۔ ۶۳

(ترجمہ) روایت ہے عمرو بن الحمق رضی اللہ عنہ سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے جب اللہ تعالیٰ کسی بندہ کو دوست رکھتا ہے تو اس کو شیریں کرتا ہے (شہد جیسی خوشگوار چیزیں دیتے ہیں یعنی اعمال صالحہ واخلاق حسنہ کی توفیق عطا فرماتے ہیں) صحابہ نے کہا کس طرح شیریں کرتا ہے آپ نے فرمایا مرنے سے پہلے نیک کام کرتا ہے یہاں تک کہ اس کے پڑوسی اس سے خوش ہو جاتے ہیں۔

(فائدہ۔۱) بدون اعمال صالحہ کے مرتے وقت حق تعالیٰ کے ساتھ حسن ظن نہیں ہو سکتا۔

(فائدہ۔۲) بدون اعمال صالحہ کے حق تعالیٰ سے امیدوں کا وابستہ رکھنا حسن ظن نہیں ہے بلکہ غرور یعنی دھوکا ہے۔

باب
خاتمہ بالخیر کی علامت کا بیان

اچھی اور بری موت کے فیصلے

(حدیث) عن عائشة رضی اللہ عنها مرفوعا إذا أراد اللہ بعبد خيرا بعث

۶۳۔ أخرجه أحمد والحاكم (منه)

إليه قبل موته بعام ملكا يسدده ويوفقه حتى يموت على خير احايينه فيقول الناس مات فلان على خير أحايينه فإذا حضرو رأى ماأعد الله له جعل يتهوع نفسه من الحرص على أن تخرج فهناك أحب لقاء الله وأحب الله لقاءه وإذا أراد الله بعبد شرا قيض له قبل موته بعام شيطانا يضله ويغويه حتى يموت على شر أحايينه فيقول الناس قدمات فلان على شر احايينه فإذا حضرورأى ماأعدله جعل يتبلع نفسه كراهية أن تخرج فهناك كره لقاء الله وكره الله لقاءه. ٦٥ ۔

(ترجمہ) روایت ہے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے جب اللہ تعالیٰ کسی بندہ کو نیک بخت بناتا ہے تو مرنے سے ایک سال پہلے ایک فرشتہ اس کے پاس بھیجتا ہے وہ اس کو درست کرتا ہے اور نیک عمل کی طرف خواہش دلاتا ہے یہاں تک کہ وہ نیک حالت میں مرتا ہے اور سب لوگ کہتے ہیں کہ یہ شخص نیک حالت میں مرا۔ اور جب ملک الموت حاضر ہوتا ہے اس وقت اللہ تعالیٰ اس کی آخرت میں رہنے کی جگہ (یعنی وہاں کے سامانوں اور راحتوں کو جو اللہ پاک نے اس کے لئے مہیا کر رکھا ہے) اس کو دکھاتا ہے تو اس کی روح خوش ہو کر نکلنے کا قصد کرتی ہے اس وقت یہ شخص اللہ کی ملاقات کو پسند کرتا ہے اور اللہ اس کی ملاقات کو پسند کرتا ہے پھر ملک الموت روح قبض کرتا ہے۔ اور جب اللہ تعالیٰ کسی بندہ کا برا کرتا ہے تو مرنے سے ایک سال پہلے اس کے پاس ایک شیطان بھیجتا ہے وہ اس کو گمراہ کرتا اور بہکاتا ہے یہاں تک کہ بری حالت میں مرتا ہے اور سب لوگ کہتے ہیں کہ بری حالت میں مرا اور جب ملک الموت حاضر ہوتا ہے اس وقت اللہ تعالیٰ اس کی آخرت میں رہنے کی جگہ اس کو دکھاتا ہے تو اس کی روح خوف سے بدن کے اندر گھستی ہے اس وقت اللہ کی ملاقات (یعنی سامنے آنے) کو یہ ناپسند کرتا ہے اور اللہ اس کی ملاقات کو ناپسند کرتا ہے (پھر ملک الموت اس کی روح کھینچ کر قبض کرتا ہے)۔

---

٦٥ ۔ أخرجه ابن أبي الدنيا (منه) كنز العمال ٤٢٧٨٧، ٤٢٧٨٦ - إتحاف السادة المتقين ١٠: ٢٧٣.

کتاب الافصاح کے مصنف اس حدیث کی تشریح میں کہتے ہیں کہ ملک الموت کے بلانے پر جان اس طرح نکلتی ہے جیسے سپیرا سانپ کو اس کے سوراخ سے بلائے اور مومن اور کافر دونوں کے جسموں سے روح نکلنے کی حالت یکساں ہوتی ہے۔ (فرق صرف یہ ہے) کہ مومن کی جان تو خود نکل جانا چاہتی ہے جیسے تے۔ اور کافر کی جان ہونٹ تک آکر پھر جسم کے اندر واپس جانا چاہتی ہے)۔

ایمان کی موت کی علامت

(حدیث) عن سلمان الفارسی رضی اللہ عنہ قال سمعت رسول اللہ ﷺ یقول أرقبو المیت عند موته ثلاثا إن رشحت جبینه وذرفت عیناه وانتشرت منخراه فهی رحمة اللہ قدنزلت ۔ ٦٦

(ترجمہ) روایت ہے سلمان فارسی رضی اللہ عنہ سے کہ میں نے سنا رسول اللہ ﷺ کو فرماتے تھے کہ میت کو موت کے وقت پیشانی سے اگر پسینا آئے اور آنکھ سے آنسو نکلے اور ناک کے سوراخ کشادہ ہوں تو یہ اللہ کی رحمت ہے جو اس پر نازل ہوئی۔

گلے میں آواز پلٹا کھائے جیسے جوان اونٹ کا گلا گھونٹنے سے آواز ہوتی ہے اور اس کا رنگ بدرنگ ہو جائے اور منہ سے جھاگ نکلے تو یہ اللہ کا عذاب ہے۔

علماء نے فرمایا ہے کہ بُرے خاتمہ ہونے کے چار اسباب ہیں۔ نماز میں سستی کرنا ۔شراب پینا۔ ماں باپ کی نافرمانی کرنا۔ مسلمانوں کی تکلیف دینا۔ یا اللہ ہر مسلمان مرد عورت کو نیک عمل کی توفیق دے اور خاتمہ بالخیر کر بحرمة محمد ﷺ۔

موت سے قبل عمل صالح کی توفیق

(حدیث) عن أنس رضی اللہ عنه أن النبی ﷺ قال إذا أراد اللہ بعبد خیرا استعمله قیل کیف یستعمله قال یوفقه بعمل صالح قبل الموت۔ ٦٧

٦٦۔ أخرجه الترمذی الحکیم فی نوادر الأصول والحاکم (منه) الفوائد المجموعة للشوکانی ٢٦٧ ۔تذکرة الموضوعات للفتنی ٢١٤ المغنی عن حمل الأسفار للعراقی ٤ ٢١٤ ۔کنز العمال ٤٢١٧٨۔

(ترجمہ) حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اللہ پاک جب کسی بندہ کے لئے بھلائی چاہتے ہیں اور نیک ارادہ کرتے ہیں تو وہ اس سے کام لیتے ہیں لوگوں نے عرض کی اللہ پاک کیسے اس سے کام لیتے ہیں ارشاد ہوا کہ موت سے قبل اس کو اچھے عمل کی توفیق دیتے ہیں۔

(فائدہ) بزرگوں نے لکھا ہے کہ اپنے موجودہ ایمان پر بدار شکر کرتے رہنا اور جماعت کی نماز کا پابند رہنا ان دونوں عمل کو خاص دخل ہے خاتمہ بالخیر میں۔

باب
موت کی سختی کا بیان

حضور کی سکرات موت

(حدیث) عن عائشة رضي الله عنها ان رسول الله ﷺ كانت بين يديه ركوة او علبة فيها ماء فجعل يدخل يديه في الماء فيمسح بهما وجهه ويقول لا إله إلا الله إن للموت سكرات۔ ۶۸۔

(ترجمہ) روایت ہے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ موت کے وقت رسول اللہ ﷺ کے سامنے ایک برتن میں پانی تھا آپ اپنا ہاتھ تر کر کے بار بار چہرہ پر پھیرتے تھے اور فرماتے تھے لا إله إلا الله موت کی بڑی سختی ہوتی ہے۔

۶۷۔ أخرجه الترمذي والحاكم(منه)ترمذی ۲۱۴۲، مسند أحمد ۳:۱۲۰۔ مستدرك للحاكم ۱۔۳۴۰ الترغيب والترهيب ۱:۹۲، ۴:۲۵۳۔ مواردالظمآن للهيثمي ۱۸۲۱ الزهد لأحمد بن حنبل ۳۹۸۔ كشف الخفاء للعجلوني ۱:۸۰۔ تفسير ابن كثير ۴:۱۴۸۔ كنز العمال ۳۰۷۶۶و ۳۰۷۶۴ و ۳۰۷۹۵۔ كتاب الزهد لابن مبارك ۳۴۵۔ الدر المنثور للسيوطي ۶:۱۹۶ مجمع الزوائد ۷:۲۱۴ و ۲۱۵۔ اتحاف السادة المتقين ۸:۱۷، ۱۰:۲۷۳۔

۶۸۔ أخرجه البخاري (منه) اتحاف السادة المتقين ۱۰:۲۶۳، ۲۸۸۔ تفسير ابن كثير ۷:۳۷۸۔ الدر المنثور ۶:۱۰۵۔

مرحوم و مقہور کون

(حدیث) عن وهيب بن الورد يقول الله تعالیٰ انی لا اخرج احدا من الدنيا وانا اريد ان ارحمه حتى اوفيه بكل خطيئة كان عملها سقما فی جسده ومصيبة فی اهله و ضيقا فی معاشه واقتارا فی رزقه حتى ابلغ منه مثاقيل الذر فان بقی عليه شیء شددت عليه الموت حتى يفضی الی كيوم ولدته امه وعزتی لا اخرج عبدا من الدنيا وانا اريد ان اعذبه حتى اوفيه بكل حسنة عملها صحة فی جسده وسعة فی رزقه و رغدا فی عيشه وامنا فی سربه حتى ابلغ منه مثاقيل الذر فان بقی له شیء هونت عليه الموت حتى يفضی الی وليس له حسنة يتقی بها النار ۔۶۹

(ترجمہ) روایت ہے وہیب بن الورد رحمۃ اللہ علیہ سے کہ فرمایا اللہ تعالیٰ نے کہ جب کسی بندہ پر میں رحم کرنا چاہتا ہوں تو اس نے جس قدر گناہ کئے ہیں ان کے بدلے میں اس کو بیمار کرتا ہوں اور اس کے گھر پر مصیبت نازل کرتا ہوں اور اس کی روزی تنگ کرتا ہوں تاکہ اس کے گناہ کا کفارہ ہو جائے پھر اگر کچھ گناہ باقی رہ گیا تو موت کے وقت اس پر سختی کرتا ہوں یہاں تک کہ جب وہ میرے پاس آتا ہے تو گناہوں سے ایسا پاک اور صاف ہو کر آتا ہے کہ گویا اسی دن ماں کے پیٹ سے پیدا ہوا ہے۔ اور جب کسی بندہ کو میں عذاب کرنا چاہتا ہوں تو اس نے جس قدر نیکی کی ہے سب کے بدلے اس کو تندرست کرتا ہوں اور اس کی روزی زیادہ کرتا ہوں اور اس کے گھر میں امن قائم کرتا ہوں پھر اگر کچھ نیکی باقی رہ گئی ہے تو موت کو اس پر آسان کرتا ہوں یہاں تک کہ جب وہ میرے پاس آتا ہے تو اس کے پاس کوئی نیکی نہیں رہتی جس سے وہ دوزخ سے اپنے کو بچا سکے (اسی کو استدراج کہتے ہیں)۔

مؤمن اور کافر سے معاملہ

روایت ہے زید بن اسلم رحمۃ اللہ علیہ سے کہ جب مؤمن پر کچھ گناہ باقی رہ جاتا ہے جس کو نیک عمل کے سبب سے دفع نہ کر سکا تو موت کی سختی اس کو دفع کر

۶۹۔ اخرجه الدينوری فی المجالسة (منه)۔

سے جنت میں پہنچتی ہے۔ اور جب کافر نیکی کیا کرتا ہے تو موت اس پر آسان کی جاتی ہے تاکہ اس کا بدلہ دنیا میں ہو جائے اور اس کا ٹھکانا دوزخ ہو۔ ۔۔

مؤمن کی اچھی موت کی نشانی

روایت ہے علقمہ رحمۃ اللہ علیہ سے کہ وہ اپنے بچے کے پاس گئے جب کہ وہ موت کی حالت میں تھا اور اس کی پیشانی سے پسینہ نکلتا تھا علقمہ رحمۃ اللہ علیہ ہنسے لوگوں نے پوچھا کیوں ہنسے کہا میں نے ابن مسعود رضی اللہ عنہ کو کہتے ہوئے سنا کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے مؤمن کی روح پسینہ سے نکلتی ہے اور بدکار اور کافر کی روح اس کے منہ سے نکلتی ہے جیسے گدھے کی جان منہ سے نکلتی ہے اور مؤمن پر گناہ کے سبب سے موت کے وقت سختی کی جاتی ہے تاکہ گناہ کا کفارہ ہو جائے اور کافر اور بدکار پر گناہ کے سبب سے موت کے وقت آسانی کی جاتی ہے تاکہ نیکی کا کفارہ ہو جائے۔ اے ۔۔

موت کی سختی کا زمانہ

(حدیث) عن جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ عن النبی ﷺ تحدثوا عن بنی اسرائیل فانہ کان فیھم اعاجیب ثم انشأ یحدثنا قال خرجت طائفۃ منھم فاتوا مقبرۃ من مقابرھم فقالوا لو صلینا رکعتین ودعونا اللہ تعالٰی یخرج لنا بعض الاموات یخبرنا عن الموت ففعلوا فبینماھم کذلک اذ طلع رجل اسود اللون بین عینیہ اثر السجود فقال یاھؤلاء ماأردتم الی لقد مت منذ مائۃ سنۃ فما سکنت عنی حرارۃ الموت حتی الآن فادعوا اللہ ان یعیدنی کما کنت۔ ۲ے ۔

(ترجمہ) روایت ہے جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے وہ نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا بنی اسرائیل کے بارے میں بات چیت کرو کیونکہ ان میں عجائب ہیں آپ ﷺ ہم سے بیان فرمانے لگے بنی اسرائیل کے چند آدمیوں نے سفر کیا اور ایک قبرستان میں پہنچے آپس میں کہا بہتر ہے کہ ہم دو رکعت نماز پڑھ کر دعا کریں تاکہ کسی میت سے اللہ تعالٰی ملاقات کرا دے

اے ۔ اخرجہ ابن ابی شیبۃ والبیہقی (منہ)

۲ے ۔ اخرجہ ابن ابی شیبۃ فی مسندہ والامام احمد فی الزھد وابن ابی الدنیا (منہ)

اور وہ موت کا حال ہم سے بیان کرے ان لوگوں نے نماز پڑھ کر دعا کی ایک قبر دعا کی ایک قبر سے ایک شخص نکلا جس کا رنگ سیاہ تھا اور پیشانی پر سجدہ کی علامت تھی اس نے کہا اے لوگو تمہارا کیا منشا ہے سو ۱۰۰ برس میرے مرنے کو گزر چکے ہیں اب تک موت کی گرمی سے آرام نہیں ملا تم لوگ اللہ سے دعا کرو کہ مجھ کو اسی طرح کر دے جس طرح میں پہلے تھا (دوبارہ موت کی سختی میں مبتلا نہ کرے)۔

اسی برس سے موت کی تکلیف باقی ہے

روایت ہے عمر بن حبیب رحمۃ اللہ علیہ سے کہ دو آدمی بنی اسرائیل کے نہایت عابد تھے مدتوں تک عبادت کرتے کرتے اپنی جگہ سے گھبرا گئے تھے ایک روز دونوں نے اتفاق کیا کہ قبرستان میں جائیں اور وہاں رہ کر عبادت کریں شاید کسی دن میت سے کلام کرنے کا موقع مل جائے پھر دونوں قبرستان میں قیام کر کے عبادت کرتے رہے ایک روز ایک مردہ قبر سے نکلا اور کہا کہ میں اسی برس سے مرا ہوں لیکن اب تک موت کی تکلیف باقی ہے۔ ۷۳

موت کی تکلیف سو تلواروں کے برابر

(حدیث) عن الضحاك بن حمزة قال سئل رسول الله عن الموت قال أدنى جبذات الموت بمنزلة مائة ضربة بالسيف. ۷۴

(ترجمہ) روایت ہے ضحاک رحمۃ اللہ علیہ سے کہ کسی نے رسول اللہ ﷺ سے سوال کیا موت کی تکلیف کے بارہ میں آپ نے فرمایا موت کی بہت سختیاں ہیں سب سے ادنیٰ سختی ایک سو تلوار مارنے کے برابر ہے۔

کعب الاحبار کہتے ہیں کہ موت کی سختی قیامت تک باقی رہتی ہے اور ایسی ہی امام اوزاعی سے روایت ہے۔

---

۷۳ – أخرجه أحمد في الزهد (منه).

۷۴ – أخرجه ابن أبي الدنيا (منه) اتحاف السادة المتقين ۱۰: ۲۷۱ – کنز العمال ۸: ۴۲۲۰۸

ایک کافر نے کہا آپ تو مردہ کو زندہ کرتے ہیں پہلے زمانہ کے کسی مردہ کو زندہ کیجئے آپ نے فرمایا جس کو تو بتائے اس کو میں زندہ کروں گا اس نے کہا حضرت نوح علیہ السلام کے لڑکے سام کو زندہ کیجئے آپ نے اس کی قبر کے پاس جا کر دو رکعت نماز پڑھی اور اللہ تعالیٰ سے دعا کی اللہ نے اس کو زندہ کیا اور وہ قبر سے نکل کر کھڑا ہو گیا اس کے سر اور داڑھی کے بال سفید تھے لوگوں نے کہا تمہارے زمانہ میں کسی کا بال سفید نہ ہوتا تھا تمہارے بال کس طرح سفید ہوئے اس نے جواب دیا کہ جب زندہ کرنے کے واسطے مجھے پکارا گیا تو میں نے سمجھا کہ قیامت آگئی اس خوف سے میرے بال سفید ہو گئے لوگوں نے کہا تم کو مرے ہوئے کتنا زمانہ گزرا اس نے کہا چار ہزار برس گزرے لیکن موت کی سختی اب تک مجھ میں باقی ہے۔

موت کی ایک کیفیت یہ ہے

روایت ہے محمد بن عبداللہ بن لیاف سے کہ جب کہ عمرو بن العاصؓ پر موت کے آثار شروع ہوئے تو ان کے لڑکے نے کہا اے باپ آپ تمنا کرتے کہ کسی عقلمند سے اس کے موت کے وقت مجھ سے ملاقات ہوتی تو میں موت کی تکلیف اس سے پوچھتا۔ اس وقت آپ وہی عقلمند ہیں فرمائیے آپ پر کیا تکلیف گزرتی ہے کہا اے بیٹے میری سانس ایسی تنگ ہو گئی ہے کہ گویا میں سوئی کے سوراخ سے سانس لیتا ہوں اور گویا کہ کانٹے دار شاخ میرے بدن کے اندر پیر سے دماغ تک ڈال کر کھینچتے ہیں۔ ۷۸۔

موت ایک کانٹے دار درخت کی مانند ہے

روایت ہے ابن ابی ملیکہ سے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کعب الاحبار سے پوچھا کہ موت کا حال مجھ سے بیان کرو کہا اے امیر المومنین موت کانٹے دار درخت کے مثل ہے جب وہ بدن میں آتی ہے تو ہر رگ اور جوڑ میں اس کا کانٹا گھستا ہے پھر ایک بہت زوردار آدمی اس کو کھینچتا ہے۔ ۷۹۔

۷۸۔ اخرجه ابن ابی الدنیا (منه).

۷۹۔ اخرجه ابن ابی شیبة و ابن ابی الدنیا و ابو نعیم فی الحلیة (منه).

موت کی سختیوں کی ایک جھلک

روایت ہے شداد بن اوس سے کہ دنیا و آخرت کی تکلیفوں میں موت بہت خوفناک ہے مومن کے لئے اور اگر کوئی آرہ سے چیرا جائے یا قینچی سے ٹکڑے ٹکڑے کیا جائے یا دیگ میں ڈال کر کے پکایا جائے تو موت اس سے بھی زیادہ تکلیف دینے والی ہے اور اگر مردہ قبر سے نکل کر موت کی تکلیف بیان کرے تو دنیا والوں کو جینا دشوار ہو جائے اور نیند و آرام کی لذت بھول جائیں۔ ۸۰

مومن اور کافر کی موت کی تکلیفیں

روایت ہے کعب رحمۃ اللہ علیہ سے کہ موت کی تکلیف مردہ پر باقی رہتی ہے جب تک وہ قبر میں ہے یعنی قیامت تک اور مومن پر جو تکلیف گزرنے والی ہے ان سب میں موت کی تکلیف زیادہ سخت ہے اور کافر پر جو تکلیف آنے والی ہے ان سب میں موت کی تکلیف اس کو سب سے آسان ہے۔ ۸۱

کافر کی پہلی اور مومن کی آخری تکلیف موت ہے

روایت ہے وہب بن منبہ سے او فرمایا کافر کی پہلی تکلیف موت ہے اور مومن کے لئے آخری تکلیف ہے۔ ۸۲

ملک الموت کو دیکھنا ہزار تلوار کی ضربوں سے بھی سخت ہے

(حدیث) عن واثلة بن الاسقع عن النبی ﷺ قال احضروا موتاکم ولقنوهم لا اله الا الله وبشروهم بالجنة فان الحکیم من الرجال والنساء یتحیر عند ذلك المصرع وان الشیطان اقرب مایکون من ابن آدم عند ذلك المصرع والذی نفسی بیده لمعاینة ملك الموت اشد من الف ضربة بالسیف۔ ۸۳

۸۰۔ اخرجه ابن ابی الدنیا (منه)

۸۱۔ اخرجه ابو نعیم (منه)

۸۲۔ اخرجه ابن ابی الدنیا (منه)

۸۳۔ اخرجه ابو نعیم فی الحلیة واخرج ابن ابی الدنیا نحوه عن ابی الحسین البرجمی مرفوعة (منه)

(ترجمہ) روایت ہے واثلہ بن اسقع رضی اللہ عنہ سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے میت کے پاس تم لوگ حاضر رہو اور لاالہ الا اللہ پڑھ کر سناؤ اور جنت کی خوشخبری سناؤ کیونکہ جو مرد اور عورت سمجھدار اور عقلمند ہیں وہ بھی اس وقت میں گھبرا جاتے ہیں اور شیطان اس کے پاس آکر اپنی فکر میں رہتا ہے قسم اس ذات پاک کی کہ ملک الموت کا دیکھنا ہزار تلوار مارنے سے بھی زیادہ سخت ہے۔

موت کے وقت اعضاء کا باہمی الوداعی سلام

(حدیث) عن هدبة عن أنس رضي الله عنه عن النبي ﷺ قال إن العبد ليعالج كرب الموت وسكرات الموت وإن مفاصله ليسلم بعضها على بعض تقول السلام عليك تفارقني وأفا رقك إلى يوم القيامة. ۸۴۔

(ترجمہ) روایت ہے انس رضی اللہ عنہ سے کہ فرمایا نبی ﷺ نے کہ جب مؤمن پر موت کی شدت اور سختی ہوتی ہے تو اس کے اعضا آپس میں ایک دوسرے کو سلام کرتے ہیں اور کہتے ہیں السلام علیکم ہم تم سے قیامت تک کے لئے جدا ہوتے ہیں اور تم ہم سے قیامت تک کے لئے جدا ہوتے ہو۔

شہید کو موت کی تکلیف نہیں ہوتی

(حدیث) عن أبي قتادة رضي الله عنه أن رسول الله ﷺ قال الشهيد لايجد ألم القتل إلا كما يجد أحد كم ألم مس القرصة. ۸۵۔

(ترجمہ) روایت ہے ابی قتادہ رضی اللہ عنہ سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے شہید کو موت کی تکلیف نہیں ہوتی مگر جس قدر کہ چیونٹی یا چٹکی کے کاٹنے سے ہوتی ہے۔

۸۴۔ أخرجه القشيري في الرسالة وأبو الفضل الطوسي في عيون الأخبار والديلمي من طريق إبراهيم (منه).

۸۵۔ أخرجه الطبراني (منه جمع الجوامع ۵۷۳۳ اتحاف السادة المتقين ۱۰:۲۶۳ المغني عن حمل الأسفار ۴:۴۴۸ تنزيه الشريعة لابن عراق ۲:۳۷۵۔تذكرة الموضوعات للفتني ۲۱۴

مؤمن کو موت پر بھی اجر ملتا ہے

(حدیث) عن عائشة رضی الله عنہ قالت قال رسول الله ﷺ إن المؤمن ليوجر في كل شيء حتى في الكظ عندالموت. ۸۸-

(ترجمہ) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ مؤمن کو ہر (ناگوار) بات کا اجر دیا جاوے گا یہاں تک کہ نزع کی قے ہچکی وغیرہ کا بھی۔

پسینہ ایمان کی موت کی علامت ہے

روایت ہے کہ حضرت علقمہ بن قیس ایک بار اپنے چچازاد بھائی کے پاس ایسے وقت گئے کہ ان پر نزع کا عالم تھا تو علقمہ نے ان کی پیشانی چھوئی تو وہ پسینہ سے بھیگی ہوئی تھی (انہوں نے خوش ہو کر) کہا اللہ اکبر مجھ سے ابن مسعود رضی اللہ عنہ روایت کرتے تھے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ مؤمن کی موت (کی علامت) پیشانی کا پسینہ ہے اور ہر مؤمن کے گناہ کا بدلہ دنیا میں ہوتا رہتا ہے لیکن جو کچھ گناہ باقی رہتا ہے تو موت کے وقت اس پر سختی ہوتی ہے (تاکہ وہ سختی بقیہ گناہ کا بھی کفارہ ہو جائے)۔ ۸۹-

مؤمن کو خدا سے شرم کے مارے پسینہ آتا ہے

روایت ہے حضرت سفیان بن عیینہؒ سے کہ لوگ پہلے اس کو پسند کرتے تھے کہ مرنے والے کی پیشانی پر پسینہ آجائے (بعض علماء نے کہا ہے کہ مؤمن کو پسینہ جو آتا ہے وہ اس لئے کہ وہ خدا تعالیٰ سے شرماتا ہے کہ اس نے خدا کی نافرمانیاں کیں کیونکہ اس کے بدن کے نیچے کا حصہ تو مردہ ہو چکتا ہے حیات کی حرکت و قوت صرف بالائی جسم میں باقی رہ جاتی ہے اور حیا و شرم آنکھوں میں ہوتی ہے (جو بالائی حصہ میں ہوتی ہے) اور کافر ان تمام باتوں کی طرف سے اندھا ہوتا ہے۔ ۹۰-

---

۸۸- أخرجه ابن ماجه (منه) الدر المنثور ۲: ۲۲۷.

۸۹- أخرجه البيهقي في شعب الايمان (منه).

۹۰- أخرجه ابن ابی شيبة والمروزی (منه).

سے نکلے گی اور جو شخص مرنے سے پہلے نیک عمل کرے گا اس کی روح بھی آسانی سے نکلے گی۔

مؤمن کی موت کی مختلف حالت میں تطبیق

(فائدہ۔ ۲) یاد رکھنا چاہئے کہ جتنی روایات شدت موت کے متعلق ہیں اکثر کی سند ضعیف ہے جو ثبوت مطلوب کے لئے کافی نہیں اور بعض جو حسن یا صحیح ہیں ان میں کوئی لفظ کلیت کا نہیں جس سے یہ سمجھا جائے کہ ہر شخص کو ضرور شدت ہوتی ہے جیسے تمام واقعات وحوادث شدیدہ (مثلاً ریل کا لڑ جانا، بجلی کا گر جانا) ہیں کہ کسی پر ان کا وقوع ہوتا ہے اور کسی پر نہیں۔ اور اگر شدت موت کو تسلیم ہی کر لیا جائے تو جسمانی شدت اور روحانی سہولت مراد ہے خصوصاً جب بعض احادیث میں سہولت نزع کی بھی حدیث ہے مثلاً فتسلّ روحہ کما تسلّ الشعرۃ من العجین) تو تطبیق کے لئے سوا اس کے دوسری صورت ہو نہیں سکتی۔ اور اس سہولت روحانیہ کا مدار محبت پر ہے مشاہدہ ہے کہ اگر دشمن کسی کو زور سے دبائے تو اذیت ہوتی ہے اور اگر محبوب اس سے زیادہ دبائے تو راحت ہوتی ہے اور یہ تفاوت باعتبار روح کے ہے ورنہ جسم پر تو یکساں اثر ہوتا ہے تو بڑی ضرورت اس کی ہوئی کہ حق تعالیٰ کے ساتھ محبت کا تعلق بڑھایا جائے پھر تو

از محبت تلخہا شیریں بود

چنانچہ اولیاء کی حالت، حوادث کے وقت شب وروز مشاہدہ میں آتی ہے کہ ان کو ذرا پریشانی نہیں ہوتی صحیح مثال اس کی یہ ہے کہ حاکم مثلاً یہ اطلاع دے ہم سب کو اپنے آغوش میں زور سے دبائیں گے جس سے تمام ہڈی پسلی درد کرنے لگے گی پھر بعض کو جن کا مبغض ومبغوض ہونا ثابت ہو چکا ہوگا جیل خانہ بھیج دیں گے اور بعض کو جن کا محب اور محبوب ہونا ثابت ہو چکے گا اپنے دربار میں مقرب بنائیں گے تو جو شخص محب ہوگا وہ خوش ہوگا کہ مجھ کو اطلاع کریں گے اور مقرب بنائیں گے گو ہڈی پسلی بھی دکھنے لگی اسی طرح جو شخص اس دولت کو لینا چاہے گا وہ

کلمہ طیبہ کی تلقین

(حدیث) عن أبي سعيد رضي الله عنه ان النبي ﷺ قال لقنوا موتاكم لااله الا الله. ۹۵۔

(ترجمہ) ابو سعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے مرنے والے کو لاالٰہ الا اللہ کی تلقین کرو۔

کلمہ پڑھتے ہوئے مرنے والا جنت میں جائے گا

(حدیث) عن معاذ بن جبل رضي الله عنه قال قال رسول الله ﷺ من كان آخر كلامه لااله إلا الله دخل الجنة. ۹۶۔

(ترجمہ) روایت ہے معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے کہ آپ ﷺ نے فرمایا کہ جس کا آخری کلام لاالٰہ الا اللہ ہوگا وہ جنت میں داخل ہوگا۔

زندگی کے اول و آخر میں کلمہ سکھاؤ درگزر ہوگا

(حدیث) عن ابن عباس رضي الله عنهما عن النبي ﷺ قال افتحوا على صبيانكم أول كلمة بلااله إلا الله ولقنوهم عند الموت لااله إلا الله فانه من كان اول كلامه لااله إلا الله وآخر كلامه لااله إلا الله ثم عاش ألف سنة ماسئل عن ذنب واحد. ۹۷۔

(ترجمہ) روایت ہے ابن عباس رضی اللہ عنہ سے کہ آپ ﷺ نے فرمایا کہ بچہ جب بولنے لگے تو اس کو لاالٰہ إلا اللہ سکھاؤ اور جب کوئی مرنے لگے تو لاالٰہ إلا اللہ سکھاؤ کیونکہ جس کا آخر کلام اور اول کلام لا الٰہ إلا اللہ ہوگا اگر وہ ہزار برس تک زندہ رہ کر مرے گا تو کسی گناہ کے بارہ میں سوال نہ کیا جائے گا۔

۹۵۔ أخرجه مسلم (منه)

۹۶۔ أخرجه احمد وابوداؤد والحاكم (منه)

۹۷۔ أخرجه البيهقي في شعب الإيمان۔ قال البيهقي غير غريب لم نكتبه إلا بهذا الإسناد (منه)

والدہ کے نافرمان کو کلمہ بھی نصیب نہیں

(حدیث) عن عبداللہ بن ابی أوفی رضی اللہ عنہ قال جاء رجل إلی النبی ﷺ فقال یا رسول اللہ إن ھھنا غلاما قد احتضر فیقال لہ قل لاإلہ إلا اللہ فلایستطیع أن یقولھا فقال ألیس کان یقولھا فی حیاتہ قالوا بلی قال فما منعہ منھا عند موتہ فنھض النبی ﷺ ونھضنا معہ حتی أتی الغلام فقال یا غلام قل لاإلہ إلا اللہ قال لاأستطیع أن أقولھا قال ولم قال لعقوق والدتی قال أحیۃ ھی قال نعم قال أرسلوا إلیھا فجاءتہ فقال لھا رسول اللہ ﷺ ابنک ھو قالت نعم قال أرأیت لو أن نارا أججت فقیل لک إن لم تشفعی لہ دفناہ فی ھذہ النار فقالت إذا کنت أشفع لہ قال فاشھدی اللہ واشھدینا بأنک قد رضیت عنہ فقالت قد رضیت عن ابنی فقال یا غلام قل لاإلہ إلا اللہ فقال لا الہ الا اللہ فقال رسول اللہ ﷺ الحمد للہ الذی أنقذہ بی من النار [٩٨]

(ترجمہ) روایت ہے عبداللہ بن ابی اوفیٰ سے کہ آیا ایک مرد نبی ﷺ کے پاس اور عرض کیا یا رسول اللہ فلاں مقام میں ایک لڑکا موت کی حالت میں گرفتار ہے اس سے کہا جاتا ہے کہ لاالہ الااللہ پڑھ وہ پڑھ نہیں سکتا آپ نے پوچھا اچھی حالت میں پڑھ سکتا تھا یا نہیں کہا پڑھتا تھا آپ نے فرمایا تو اب کیوں نہیں پڑھ سکتا پھر آپ کھڑے ہوئے اور ہم ساتھ ہو لیے گئے آپ نے فرمایا اے لڑکے پڑھ لاالہ الا اللہ اس نے کہا میں نہیں پڑھ سکتا ہوں آپ نے پوچھا کیوں اس نے کہا میں نے اپنی ماں کی بہت نافرمانی کی ہے آپ نے پوچھا وہ زندہ ہے اس نے کہا ہاں زندہ ہے آپ نے اس کی ماں کو بلایا اور پوچھا یہ تیرا لڑکا ہے؟ اس نے کہا ہاں آپ نے کہا بتا اگر بہت سی آگ جلائی جائے اور تجھ سے کہا جائے کہ اگر تو اس کی سفارش نہ کرے گی تو اس کو آگ میں ڈال دیا جائے گا تو تو کیا کرے گی اس نے کہا

٩٨ - أخرجہ الطبرانی والبیہقی فی شعب الإیمان وفی دلائل النبوۃ [illegible]

سفارش کروں گی آپ نے فرمایا تو اللہ تعالیٰ کو اور ہمیں گواہ کر کے کہہ کہ میں اس لڑکے سے راضی ہوں .... اس نے کہا میں اس سے راضی ہوئی اور اس کی خطا معاف کی آپ نے لڑکے سے کہا پڑھ لاإله إلا الله اس نے فوراً کہا لاإله إلا الله پس فرمایا رسول اللہ ﷺ نے سب تعریف اللہ کو ہے جس نے میری وجہ سے اس کو دوزخ سے نجات دی۔

کلمہ طیبہ کی برکات

(حدیث) عن طلحة وعمر رضي الله عنهما قالا سمعنا رسول اللهﷺ يقول إني لأعلم كلمة لايقولها رجل يحضره الموت إلا وجد روحه لها راحة حين تخرج من جسده وكانت له نورا يوم القيامة وفي لفظ إلا نفس الله عنه وأشرق له لونه ورأى ما يسره لاإله إلا الله. ۹۹۔

(ترجمہ) روایت ہے طلحہ اور عمر رضی اللہ عنہما سے کہ ہم نے سنا رسول اللہ ﷺ کو فرماتے تھے میں ایک ایسا کلمہ جانتا ہوں کہ اگر مرنے والا اس کو کہے تو اس کی روح بدن سے نکلتے وقت آرام پائے گی اور قیامت کے دن اس کے لئے نور ہوگا اور مرتے وقت موت کی سختی دور کرے گا اور اس کو وہ چیز دکھائے گا جس سے خوش ہو جائے گا وہ کلمہ لاإله إلا الله ہے۔

کلمہ اخلاص سے مغفرت

(حدیث) عن ابی هريرة رضی الله عنه أن رسول اللهﷺ يقول حضر ملك الموت عليه السلام رجلا يموت فشق اعضاءه فلم يجده عمل خيرا ثم شق قلبه فلم يجد فيه خيرا ففك لحييه فوجد طرف لسانه لاصقا بحنكه يقول لاإله إلا الله فغفر له بكلمة الإخلاص. ۱۰۰۔

۹۹۔ أخرجه أبو يعلى والحاكم بسند صحيح (منه)

۱۰۰۔ أخرجه ابن أبي الدنيا في كتاب المحتضرين والطبراني والبيهقي في شعب الإيمان (منه) تاريخ بغداد للخطيب البغدادي ۹:۱۲۵ –المغني عن حمل الأسفار للعراقي ٤:٤٥٠ –كنز العمال ١٧٧٠ –اتحاف السادة المتقين ١٠:٢٧٥.

(ترجمہ) روایت ہے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ رسول اللہ ﷺ فرماتے تھے کہ موت ایک مرد کے پاس آئی اور اس کے بدن کو چھوڑا دیکھا کہ اس نے کوئی نیک عمل نہیں کیا ہے پھر اس کے دل کو پھاڑا اس میں کوئی نیک عمل نہ پایا پھر اس کا منہ چیرا دیکھا کہ زبان تالو سے لگی ہے اور لا الہ الا اللہ کہتی ہے پھر اس میت کو اللہ نے بخش دیا اس کلمہ کے اخلاص کی برکت سے۔

ابوبکرؓ و عمرؓ کو گالیاں دینے والے کو کلمہ نصیب نہ ہوا

روایت ہے عوام ابن حوشب سے کہ ایک مرد کی وفات کا وقت آیا لوگوں نے اس سے لا الہ الا اللہ پڑھنے کو کہا اس نے کہا میں نہیں پڑھ سکتا یہ کلمہ میں اس قوم کے ساتھ رہا کرتا تھا جو مجھ کو حکم کرتی تھی کہ حضرت ابوبکر اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما کو گالی دوں ۱۰۱۔

دوزخ کی آگ سے بچانے والا کلمہ

(حدیث) عن ابی ہریرۃ وعن ابی سعید الخدری مرفوعاً من قال عند موتہ لا الہ الا اللہ واللہ اکبر ولا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم لا تطعمہ النار ابداً ۱۰۲۔

(ترجمہ) روایت ہے ابو ہریرہ اور ابو سعید رضی اللہ عنہما سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے جو شخص موت کے وقت کہے لا الہ الا اللہ واللہ اکبر ولا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم تو اس کو دوزخ کی آگ کبھی نہ کھائے گی۔

شہید کا ثواب

(حدیث) عن سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ ان النبی ﷺ قال ھل ادلکم علی اسم اللہ الاعظم دعاء یونس علیہ السلام لا الہ الا انت سبحانک انی کنت من الظالمین فایما مسلم دعا بہا فی مرض موتہ اربعین مرۃ فمات

۱۰۱۔ اخرجہ ابن عساکر (منہ)

۱۰۲۔ اخرجہ الطبرانی فی الاوسط (منہ) المعجم الصغیر للطبرانی ۱: ۸۶۔ تلخیص الحبیر لابن حجر ۲: ۹۳ — اتحاف السادۃ المتقین ۹: ۲۷۶۔

فی مرضہ ذلک اعطی اجر شہید وان بری بری مغفور لہ ۔ ۱۰۳۔

(ترجمہ) روایت ہے سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے کہ آپ نے فرمایا میں کیوں نہ بتاؤں تم لوگوں کو اسم اعظم حضرت یونس علیہ السلام کی دعا یعنی لاإله إلا انت سبحانك انی کنت من الظلمین جو مسلمان اپنے مرض موت میں چالیس بار اس کو پڑھے اور مر جائے تو شہید کا ثواب اس کو دیا جائے اور اگر اچھا ہو گیا تو بھی گناہوں سے پاک وصاف ہو گیا۔

یہ پڑھنے والا جنت میں داخل ہو گا

(حدیث) عن علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سمعت عن رسول اللہ ﷺ کلمات من قالهن عند وفاته دخل الجنة لاإله إلا اللہ الحلیم الکریم ثلاث مرات الحمد للہ رب العلمین ثلاث مرات تبارك الذی بیدہ الملك یحیی ویمیت وهو علی کل شئ قدیر ۔ ۱۰۳۔

(ترجمہ) روایت ہے علی رضی اللہ عنہ سے کہ میں نے سنے رسول اللہ ﷺ سے چند کلمات جو شخص مرتے وقت ان کو پڑھے گا جنت میں داخل ہو گا وہ کلمے یہ ہیں لاالہ الا اللہ الحلیم الکریم تین بار اول الحمد للہ رب العلمین تین بار اور تبارك الذی بیدہ الملك وهو علی کل شیء قدیر ۔

میت کی آنکھیں بند کر دو

(حدیث) عن شداد بن اوس رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ ﷺ اذا حضرتم المیت فاغمضوا البصر فان البصر یتبع الروح وقولوا خیرا فان الملائکة تؤمن علی دعاء اهل البیت ۔ ۱۰۵۔

۱۰۳۔ أخرجه الحاكم (منه) ۱: ۵۰۶۔ اتحاف السادة المتقين ۱: ۲۷۶ كنز العمال ۱۹۴۷۔ الدر المنثور ٤: ۳۳٤،

۱۰۳۔ أخرجه ابن عساكر (منه)

۱۰۵۔ اخرجه الحاكم (منه) اتحاف السادة المتقين ۱۰: ۲۷۹۔ كنز العمال ٤۲۷۰٤

(ترجمہ) روایت ہے شداد بن اوس رضی اللہ عنہ سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے جب تم لوگ میت کے پاس جاؤ تو اس کی آنکھ بند کر دو اس واسطے کہ آنکھ موت کو جاتے ہوئے دیکھتی ہے اور اچھی بات کہو یعنی مردے کے حق میں دعا کرو کیونکہ گھر والوں کی دعا پر فرشتے آمین کہتے ہیں۔

آنکھ بند کرتے وقت کی دعا

روایت ہے کہ بکر بن عبداللہ مزنی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ آنکھ بند کرتے وقت دعا پڑھے بسم اللہ وعلی ملة رسول اللہ۔ ١٠٢

باب
ملک الموت اور اس کے ساتھ والے فرشتوں کے بیان میں

ملک الموت کے ساتھی

فرمایا اللہ تعالیٰ نے حتی اذا جاء احدکم الموت توفته رسلنا وهم لایفرطون۔ (ترجمہ) یہاں تک کہ تم میں کسی کی موت آتی ہے تو لے لیتے ہیں اس کو ہمارے فرشتے اور یہ زیادتی نہیں کرتے۔

ملک الموت اور ان کے ساتھ والے فرشتوں کے بیان میں ابن عباس رضی اللہ عنہ نے اس آیت کی تفسیر میں فرمایا ہے کہ اس سے ملک الموت کے مددگار فرشتے مراد ہیں۔ ١٠٣

کونسے فرشتے روح قبض کرتے ہیں

ابوالشیخ نے کتاب العظمة میں روایت کیا ہے کہ وہب بن منبہ کہتے ہیں کہ جو فرشتے انسان کے پاس آتے ہیں اور اس کا مرتے ہیں وہی اس کی روح قبض کرتے ہیں۔

---

١٠٢ اخرجه المروزی (ص۵۸)
١٠٣ اخرجه ابن ابی شیبة فی المصنف وابن ابی حاتم (۹۹۵)

قبض کرنے کے بعد ملک الموت کو دیتے ہیں اور ملک الموت ان کے سردار ہیں۔

ملک الموت کو موت کیلئے کیوں مقرر کیا گیا

روایت ہے ابو ہریرۃ رضی اللہ عنہ سے کہ جب اللہ تعالیٰ نے آدم علیہ السلام کے پیدا کرنے کا ارادہ کیا تو جو فرشتے عرش اُٹھائے ہوئے ہیں ان میں سے ایک کو زمین کی طرف بھیجا کہ کچھ مٹی لائے جب مٹی لینے کا ارادہ کیا تو زمین نے کہا تجھ کو قسم ہے اس ذات پاک کی جس نے تجھ کو بھیجا ہے کہ مجھ سے مٹی نہ لے کہ کل کے روز اس کو آگ میں جلنا ہوگا فرشتے نے یہ سن کر مٹی نہ لی جب پروردگار کے پاس گیا تو پروردگار نے پوچھا تم کو کس نے میرا حکم بجالانے سے باز رکھا فرشتے نے عرض کیا خداوندا اس زمین نے تیری قسم دی اس لئے میں مٹی نہیں لایا پھر اللہ تعالیٰ نے دوسرا فرشتہ زمین کی طرف بھیجا اس کو بھی زمین نے اسی طرح قسم دی یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے کل فرشتوں کو ایک ایک کر کے بھیجا اور مٹی لانے سے سب عاجز رہے جب اللہ تعالیٰ نے ملک الموت کو بھیجا ملک الموت نے مٹی لینے کا ارادہ کیا تو زمین نے اسی طرح قسم دی ملک الموت نے کہا جس نے مجھ کو بھیجا ہے اس کا حکم بجالانا ضرور ہے پھر زمین کے ہر حصہ بھلے اور برے سے تھوڑی تھوڑی مٹی لے کر پروردگار کے پاس حاضر ہوئے اور جنت کے پانی سے خمیر کر کے آدم کا بدن تیار کیا۔ ۱۰۸۔

زہری نے بھی ایسی ہی روایت کی ہے اور کہا کہ اول فرشتہ اسرافیل تھے اور دوسرے فرشتے میکائیل۔ ۱۰۹۔

ابن مسعود اور بہت سے صحابہ نے کہا کہ اول فرشتہ جبرئیل میکائیل تھے۔ ۱۱۰۔

دنیا کا انتظام کرنے والے فرشتے

روایت ہے ابن سابط سے کہ اللہ تعالیٰ نے دنیا کا انتظام چار فرشتوں جبرائیل،

۱۰۸۔ اخرجه ابن ابی حاتم۔ (منه)

۱۰۹۔ اخرجه ابو حذیفه اسحق بن بشر فی کتاب المبتدا۔ (منه)

۱۱۰۔ اخرجه ابن عساکر۔ (منه)

(ترجمہ) روایت ہے خزرج رضی اللہ عنہ سے کہ میں نے سنا رسول اللہ ﷺ کو فرماتے تھے کہ میں نے ایک انصاری کے سر کے پاس ملک الموت کو دیکھا میں نے ان سے کہا اے ملک الموت میرے ساتھی پر آسانی کرنا وہ مومن ہے ملک الموت نے کہا آپ اطمینان رکھیں اور خوش ہوں میں ہر مومن کے ساتھ آسانی کرتا ہوں۔ میں جب ابن آدم کی روح قبض کرتا ہوں اور اس کے گھر والے روتے ہیں تو میں روح کو لے کر گھر میں کہتا ہوں تم لوگ کیوں روتے ہو قسم ہے پروردگار کی ہم نے اس پر ظلم نہیں کیا اور وقت سے پہلے اس کی جان کو قبض نہیں کیا روح قبض کرنے میں ہم نے گناہ نہیں کیا اگر تم لوگ اللہ کے حکم پر صبر کرو گے تو ثواب پاؤ گے اور اگر بے صبری کرو گے تو گنہگار ہو گے ہم تمہارے یہاں پھر آویں گے اور پھر آویں گے چپ رہو چپ رہو اور گھر والوں کو نیک کار ہو یا بدکار زمین میں رہتا ہو یا پہاڑ پر ہر رات اور ہر دن میں تلاش کرتا ہوں اور میں ہر چھوٹے بڑے کو ایسا پہچانتا ہوں کہ وہ لوگ اپنے کو ایسا نہ پہچانتے ہوں گے قسم خدا کی اگر میں ایک مچھر کی روح قبض کرنا چاہتا ہوں تو مجھ کو اس کی طاقت نہیں جب تک اللہ تعالیٰ کا حکم نہ ہو۔

نمازی کی موت آسان

جعفر بن محمد رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ملک الموت سب لوگوں میں نمازی تلاش کرتے ہیں اور جب موت کے وقت روح قبض کرنے آتے ہیں تو اگر میت نمازی ہے تو شیطان کو جو اس کے پاس ہے دفع کرتے ہیں اور ایسی مشکل کے وقت میں اس کو لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ سکھاتے ہیں اس کے بعد روح قبض کرتے ہیں۔

روزانہ تین بار ملک الموت ہر گھر پر نگاہ کرتے ہیں

روایت ہے حسن سے کہ زمین پر جس قدر مکان ہیں ہر ایک مکان والے کو روزانہ

طریق جعفر بن محمد عن ابیہ (منہ) المعجم الکبیر للطبرانی ۴:۲۶۱- مجمع الزوائد ۲:۳۲- کنز العمال ۴۲۸۱۰- تفسیر ابن کثیر ۶:۳۲۳- الدر المنثور ۵:۱۷۳- البدایۃ والنہایۃ لابن کثیر ۱:۴۷- تاریخ جرجان للسہمی ۷۱

منہ دوسری طرف پھیر لیں آپ نے منہ پھیر کر دیکھا تو سر میں سامنے آنکھ ہے اور سر کے پیچھے بھی آنکھ ہے اور بدن کا تمام بال مثل نیزہ کی نوک کے کھڑا ہے پس آپ نے اس صورت سے پناہ مانگی اور فرمایا پہلی صورت میں ہو جاؤ وہ پہلی صورت میں آگئے اور کہا اے ابراہیم جب اللہ تعالیٰ مجھ کو اس بندہ کی طرف بھیجتا ہے جو اللہ کی ملاقات کو دوست رکھتا ہے تو پہلی صورت میں جاتا ہوں۔ ۱۱۶؂

ملک الموت کی حضرت ابراہیم سے ملاقات کی حکایت

روایت ہے ابن مسعود و ابن عباس رضی اللہ عنہم سے کہ جب اللہ تعالیٰ نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو اپنا خلیل اور دوست بنایا تو ملک الموت نے پروردگار سے عرض کیا کہ مجھ کو اجازت ملے تو یہ خوشخبری ابراہیم کو جا کر سناؤں پروردگار نے اجازت دی ملک الموت ابراہیم علیہ السلام کے پاس آئے اور خوشخبری سنائی آپ نے فرمایا الحمد للہ پھر فرمایا اے ملک الموت مجھے دکھادو کہ کفار کی ارواح کو تم کس طرح قبض کرتے ہو ملک الموت نے کہا آپ دیکھنے کی طاقت نہیں رکھیں گے آپ نے فرمایا ہاں مگر کچھ تو دکھاؤ کہا آپ اپنا چہرہ دوسری طرف پھیر لیں آپ نے منہ پھیر لیا پھر دیکھا کہ ایک سیاہ مرد ہے اس کا سر آسمان سے ملا ہے اس کے منہ سے آگ کا شعلہ نکلتا ہے اور بدن پر جس قدر بال ہیں سب آدمی کی صورت میں ہیں اور سب کے منہ اور کان سے آگ کا شعلہ نکلتا ہے یہ دیکھ کر حضرت بے ہوش ہو گئے اور ملک الموت نے اپنی پہلی صورت بدل لی جب آپ ہوش میں آئے تو فرمایا اے ملک الموت اگر کافر موت کی سختی نہ اٹھاتا اور صرف تمہاری صورت دیکھ لیتا تو اسی قدر اس کو کافی ہوتا پھر آپ نے فرمایا اے ملک الموت مجھے دکھادو کہ مومنوں کی ارواح کس طرح قبض کرتے ہو کہا آپ اپنا منہ پھیر لیں جب آپ نے چہرہ پھیر لیا دیکھا کہ ایک جوان نہایت خوبصورت چہرہ والا ہے اس سے اچھی خوشبو آتی ہے سفید لباس ہے آپ نے فرمایا اے ملک الموت اگر مومن مرتے وقت اللہ تعالیٰ کی رحمت اور کرامت کے بدلے تمہاری صورت دیکھتا تو اسی قدر اس کو کافی ہوتا۔ ۱۱۷؂

۱۱۶؂ اخرجه ابن ابی الدنیا (منه)
۱۱۷؂ اخرجه ابن ابی الدنیا (منه)

لوگ پہلے کس طرح مرتے تھے؟

روایت ہے ابوالشعثاء جابر بن زید رحمۃ اللہ علیہ سے کہ پہلے زمانہ میں ملک الموت ناگاہ آ کر روح قبض کرتے تھے آدمیوں کو کسی قسم کی بیماری نہ ہوتی تھی لوگوں نے ملک الموت کو گالیاں دینی شروع کیں اور لعنت کرنے لگے ملک الموت نے اللہ تعالیٰ سے شکایت کی تب اللہ تعالیٰ نے بیماری کو پیدا کیا اور سب لوگ بیماری میں مبتلا ہو کر مرنے لگے اور ملک الموت کو بھول گئے اور کہنے لگے کہ فلاں بیماری میں انتقال کیا۔ ۱۲۵۔

حضرت موسیٰ کی وفات کی حکایات

(حدیث) عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ عن النبی ﷺ قال کان ملك الموت یاتی الناس عیانا فاتی موسی فلطمہ ففقأ عینہ فاتی ربہ فقال یا رب عبدك موسی فقا عینی ولولا کرامتہ علیك لشققت علیہ قال لہ اذھب الی عبدی فقل لہ فلیضع یدہ علی جلد ثور فلہ بکل شعرۃ وارت یدہ سنۃ فاتاہ فقال مابعدھذا قال الموت قال فالآن قال فشمہ فقبض روحہ ورد اللہ الیہ عینہ فکان یاتی بعد الناس خفیۃ. ۱۲۶۔

(ترجمہ) روایت ہے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ فرمایا نبی ﷺ نے کہ ملک الموت پہلے آدمی کی صورت میں لوگوں کے پاس آتے اور روح قبض کرتے تھے جب حضرت موسیٰ علیہ السلام کے پاس آئے تو آپ بہت غصہ والے پیغمبر تھے ملک الموت کو گھونسا مارا ایک آنکھ ان کی جاتی رہی ملک الموت نے اللہ تعالیٰ سے شکایت کی کہ اللہ تیرے بندہ موسیٰ نے میری آنکھ اندھی کر دی اگر تو نے ان کو اپنی بزرگی عطانہ فرمائی ہوتی تو میں بھی ان پر تکلیف ڈالتا حکم ہوا کہ میرے بندہ

۱۲۴۔ أخرجہ ابن ابی الدنیا (منہ)

۱۲۵۔ أخرجہ المروزی وابن ابی الدنیا وأبو الشیخ (منہ)

۱۲۶۔ أخرجہ احمد والبزار والحاکم وصححہ (منہ). مسند احمد بن حنبل ۲: ۵۳۳ – مجمع الزوائد ۸: ۲۰۴ – البدایۃ والنہایۃ ۱: ۳۱۹۔

موسیٰ کے پاس جاؤ اور کہو کہ اگر وہ ابھی زندہ رہنا چاہتے ہوں تو ایک گائے کے پیٹھ پر اپنا ہاتھ رکھ دیں جس قدر بال ان کے ہاتھ کے نیچے ہوں گے اتنے برس دنیا میں زندہ رکھوں گا ملک الموت حضرت موسیٰ علیہ السلام کے پاس آئے اللہ تعالیٰ کا حکم سنایا آپ نے فرمایا اس کے بعد کیا ہوگا کہا پھر موت ہے آپ نے فرمایا تو ابھی قبض کرو ملک الموت نے آپ کو سونگھا اور روح کو قبض کیا اللہ تعالیٰ نے آنکھ درست کر دی اس واقعہ کے بعد سے ملک الموت چھپ کر آنے لگے۔

حضرت داؤدؑ کی وفات کی حکایت

(حدیث) عن ابی هریرة رضی اللّٰہ عنه ان رسول اللّٰہ قال کان داود علیه السلام فیه غیرة شدیدة فکان اذا خرج اغلقت الابواب فلم یدخل علی اهله احد حتی یرجع فخرج ذات یوم ورجع واذا فی الدار رجل قائم فقال له من انت قال انا الذی لا اهاب الملوك ولا یمنع عنی الحجاب قال داود انت واللّٰہ اذا ملك الموت مرحبا بامر اللّٰہ فزمل داود مکانه فقبضت نفسه۔ ۱۴۷۔

(ترجمہ) روایت ہے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کہ حضرت داؤد نہایت شرم و حیا والے تھے جب باہر جاتے تو دروازہ بند کر دیتے تھے ایک دن گھر سے دروازہ بند کر کے نکلے جب واپس آئے اور دروازہ کھولا تو دیکھا کہ گھر کے اندر ایک شخص کھڑا ہے آپ نے پوچھا تو کون ہے کہا میں وہ شخص ہوں کہ بادشاہوں سے نہیں ڈرتا اور دربان مجھ کو اندر جانے سے نہیں روک سکتے آپ نے فرمایا قسم خدا کی تم ملک الموت ہو مبارک ہو تم اللہ تعالیٰ کا حکم لائے ہو یہ کہہ کر اسی جگہ چادر اوڑھ کر لیٹ گئے اور ملک الموت نے آپ کی روح قبض کی۔

۱۴۷۔ اخرجه احمد (منه)۔ مجمع الزوائد ۸:۲۰۶۔ کنز العمال ۳۲۳۲۔ اتحاف السادة المتقین ۱۰:۲۶۴۔ البدایة والنهایة ۲:۱۷۔ تفسیر ابن کثیر ۶:۱۹۔ الحبائك فی الملائك ۳۹۔

آنحضرت ﷺ کی وفات

(حدیث) عن الحسین رضی اللّٰہ عنہ ان جبریل ھبط علی النبی ﷺ یوم موتہ فقال کیف تجدک قال اجدنی یا جبریل مغموما واجدنی مکروبافاستاذن ملک الموت علی الباب فقال جبریل یا محمد ھذا ملک الموت یستاذن علیک ماستاذن علی آدمی قبلک ولایستاذن علی آدمی بعدک قال اذن لہ فاذن لہ فاقبل حتی وقف بین یدیہ فقال ان اللّٰہ ارسلنی الیک وامرنی ان اطیعک ان امرتنی ان اقبض نفسک قبضتھا وان کرھت ترکتھا قال وتفعل یاملک الموت قال نعم بذلک امرت فقال لہ جبریل ان اللّٰہ قداشتاق الی لقائک فقال رسول اللّٰہ امض لما امرت بہ۔ ۱۲۸۔

(ترجمہ) روایت ہے حضرت حسین رضی اللہ عنہ سے کہ رسول اللہ ﷺ کے پاس مرض الموت میں جبرئیل علیہ السلام حال دریافت کرنے کے لئے نازل ہوئے اور پوچھا آپ کا مزاج کیسا ہے فرمایا اے جبرئیل مرض کی تکلیف زیادہ ہے اس درمیان میں ملک الموت نے دروازے پر آواز دی اور اندر آنے کی اجازت طلب کی جبرئیل نے کہا اے محمد یہ ملک الموت ہیں آپ کے پاس آنے کی اجازت طلب کرتے ہیں اس سے پہلے کسی سے اجازت نہ چاہی اور آپ کے بعد بھی کسی سے اجازت نہ چاہیں گے آپ نے فرمایا اندر آنے کی اجازت دو جبرائیل نے اجازت دی ملک الموت سامنے آکر کھڑے ہوئے اور کہا اللہ تعالیٰ نے مجھ کو آپ کے پاس بھیجا ہے اور مجھ کو حکم دیا ہے کہ آپ کی تابعداری کروں پس اگر آپ اجازت دیں کہ میں آپ کی روح قبض کروں تو قبض کروں گا اور اگر اجازت نہ

۹

۱۲۸۔ أخرجه الطبراني (منه) في المعجم الكبير ۳: ۱۳۹ – اتحاف السادة المتقين ۱۰: ۲۹۶،۲۹۵ – كنز العمال ۱۸۸۲۵ – بدائع المنن للساعاتي ۱۸۲۰ – الطبقات الكبرى لا بن سعد ۲: ۲: ۴۸ – دلائل النبوة للبيهقي ۷: ۲۱۱، ۲۶۷.

كان يسمى بهافى الدنيا حتى ينتهى بها الى السماء الدنيا فيستفتح فلا يفتح له ثم قرأ رسول الله ﷺ ﴿لا تفتح لهم ابواب السماء﴾ فيقول الله عزوجل اكتبوا كتابه فى سجين فى الارض السفلى فتطرح روحه طرحاثم قرأرسول الله ﷺ ﴿ومن يشرك بالله فكأنما خر من السماء فتخطفه الطير او تهوى به الريح فى مكان سحيق﴾ فيعادروحه فى جسده وياتيه ملكان فيجلسانه فيقولان له من ربك فيقول هاه هاه لا ادرى فيقولان له مادينك فيقول هاه هاه لا ادرى فيقولان له ماهذا الرجل الذى بعث فيكم فيقول هاه هاه لاادرى- فينادى مناد من السماء ان كذب عبدى فافرشوا له من النار والبسوه من النار وافتحوا له بابا الى النار فياتيه من حرها وسمومها ويضيق عليه قبره حتى تختلف فيه اضلاعه و ياتيه رجل قبيح الوجه قبيح الثياب منتن الريح فيقول ابشر بالذى يسوئك هذا يومك الذى كنت توعد فيقول من انت فوجهك الوجه الذى يجيء بالشر فيقول انا عملك الخبيث فيقول رب لا تقم الساعة. ۱۳۳-

(ترجمہ) روایت ہے براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے کہ ہم لوگ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ایک انصاری مرد کے جنازہ کے لئے روانہ ہوئے اور قبرستان میں پہنچے اور اب تک لاش قبر میں نہیں اتاری گئی تھی پس رسول اللہ ﷺ بیٹھے

۱۳۳- اخرجه احمد وابن ابى شيبه فى المصنف والطيالسى وعبدالله فى مسنديهما وهناد بن السرى فى الزهد وابو داود فى سننه والحاكم فى المستدرك وابن جرير وابن ابى حاتم والبيهقى فى كتاب عذاب القبر وغيرهم من طرق صحيحة-(منه) سنن ابى داود ۴۷۵۳ - سنن الترمذى ۳۶۰۴ مشكوة المصابيح ۱۶۳۰- الشريعة للآجرى ۳۶۳- مجمع الزوائد ۳: ۴۹، ۵۶- اتحاف السادة المتقين ۱۰: ۴۰۰-حلية الاولياء ۸: ۱۱۸- كنز العمال ۴۲۵۱۱، ۴۲۵۱۲، ۴۲۹۳۶-تفسير ابن كثير ۳: ۲۰۸- الدر المنثور ۳: ۸۳، ۴: ۸۷- موارد الظمآن للهيثمى ۷۸۷ الكامل فى الضعفاء لابن عدى ۳: ۱۰۴۴- السنة لابن ابى عاصم ۲: ۴۲۴-

ہم لوگ بھی آپ کے ارد گرد سر جھکائے بیٹھے تھے آپ کے ہاتھ میں ایک لکڑی تھی
اس سے زمین کرید رہے تھے پھر آپ نے سر اٹھایا اور دو یا تین بار فرمایا کہ اللہ کے
ساتھ پناہ مانگو عذاب قبر سے پھر فرمایا جب مومن دنیا سے گزرتا ہے اور آخرت
کی طرف متوجہ ہوتا ہے تو آسمان سے فرشتے اس کے پاس آتے ہیں ان کے
چہرے آفتاب کے مثل سفید اور نورانی ہوتے ہیں اپنے ساتھ جنت سے کفن اور
خوشبو لاتے ہیں اور اس کے سامنے جہاں تک اس کی نظر پہنچتی ہے بیٹھتے ہیں پھر
ملک الموت آتے ہیں اور اس کے سر کے پاس بیٹھ کر کہتے ہیں اے پاک روح بدن
سے باہر آ اور اپنے پروردگار کی طرف روانہ ہو پس روح اس کی آسانی سے نکل آتی
ہے جیسے مشک سے پانی کا قطرہ ٹپکتا ہے (چاہے تم کو اس کے خلاف معلوم ہو مگر تم
ہو تو ظاہر اس کو تکلیف و کرب میں دیکھتے ہو) اور ملک الموت روح کو لیتے ہیں
اور فوراً فرشتے اس کو ہاتھوں ہاتھ لیتے ہیں اور جنت کا کفن پہناتے ہیں اور جنت کی
خوشبو لگاتے ہیں اب اس سے مشک سے زیادہ خوشبو آتی ہے اور اس کو آسمان کی
طرف لے جاتے ہیں جب کسی فرشتوں کی جماعت سے ملاقات ہوتی ہے تو کہتے
ہیں یہ کس کی مبارک روح ہے وہ کہتے ہیں فلاں بن فلاں کی روح ہے اور
دنیا میں اس کا جو نام تھا عزت کے ساتھ بولتے ہیں یہاں تک کہ آسمان دنیا
تک پہنچتے ہیں اور آسمان کا دروازہ کھلواتے ہیں جب دروازہ کھلتا ہے تو اس آسمان
کے سب فرشتے اس کے ساتھ جاتے ہیں یہاں تک کہ دوسرے آسمان تک
پہنچتے ہیں اور اس کا بھی دروازہ کھلواتے ہیں اس آسمان کے بھی سب فرشتے اس
کے ساتھ ہوتے ہیں جب اسی طرح ساتوں آسمان طے کرتے ہیں۔ تب اللہ
تعالیٰ فرماتا ہے کہ اس کا نامہ اعمال علیین میں لکھواؤ اور زمین کی طرف لوٹاؤ
کیونکہ میں نے اس کو مٹی سے پیدا کیا اور اسی میں لوٹاؤں گا اور اسی سے دوبارہ
اٹھاؤں گا۔ پس اس کی روح جسم میں ڈالی جاتی ہے اور دو فرشتے اس کے پاس آتے
ہیں اور بٹھاتے ہیں اور پوچھتے ہیں تیرا رب کون ہے وہ کہتا ہے میرا رب اللہ ہے
پھر پوچھتے ہیں تیرا دین کیا ہے وہ کہتا ہے میرا دین اسلام ہے پھر پوچھتے ہیں یہ کون

کے لئے آسمان کے دروازے نہیں کھولے جائیں گے پھر اللہ تعالیٰ کا حکم ہوگا
اس کا نامہ اعمال سجین میں لکھو جو سب سے نیچے زمین کے اندر ہے پھر اس کی
روح سجین کی طرف ڈال دی جاتی ہے رسول اللہ ﷺ نے یہ آیت پڑھی ومن
یشرک باللہ فکانما خر من السماء فتخطفہ الطیر او تہوی بہ الریح
فی مکان سحیق یعنی جو شخص اللہ کے ساتھ کسی کو شریک کرتا ہے تو گویا وہ
آسمان سے گر پڑا اور پرندوں نے اس کو نوچ ڈالا یا اس کو ہوا نے گہری خندق
میں ڈال دیا۔ اس کے بعد اس کی روح اس کے جسم میں ڈالی جائے گی اور دو فرشتے
اس کے پاس آکر اس کو بٹھائیں گے اور پوچھیں گے تیرا رب کون ہے وہ کہے گا
ہائے ہائے میں نہیں جانتا پھر پوچھیں گے تیرا دین کیا ہے وہ کہے گا ہائے ہائے
میں نہیں جانتا پھر پوچھیں گے یہ کون شخص ہیں جو پیغمبر بنا کر تمہارے پاس بھیجے
گئے تھے وہ کہے گا ہائے ہائے میں نہیں جانتا اس وقت آسمان سے منادی پکارے گا
کہ جھوٹا ہے میرا بندہ اس کے واسطے آگ کا فرش بچھاؤ اور آگ کا لباس پہناؤ اور
دوزخ کی طرف دروازہ کھول دو جس سے دوزخ کی گرمی اور تیزی اس کو پہنچے گی اور اس
کی قبر تنگ ہوگی اس طرح پر کہ اس کی پسلیاں چور چور ہو جائیں گی اور اس کے
پاس ایک شخص بد صورت بد تر لباس بد بودار آئے گا اور کہے گا یہ عذاب تجھ کو
مبارک ہو اسی دن کا وعدہ دنیا میں تجھ سے کیا گیا تھا یہ پوچھے گا تو کون شخص ہے
تیرے چہرے سے برائی ٹپکتی ہے وہ کہے گا میں تیرا خبیث عمل ہوں جس کو تو نے
دنیا میں کیا تھا اس وقت یہ کہے گا اے رب قیامت نہ آئے اگرچہ حدیث من
مات فقد قامت قیامتہ یعنی مرنے کے بعد ہی مردے کو عذاب و ثواب شروع
ہو جاتا ہے۔

مومن اور کافر کی موت کی حالت

(حدیث) عن تمیم الداری رضی اللہ عنہ عن النبی ﷺ قال یقول
اللہ لملک الموت انطلق الی ولیی فاتنی بہ فانی قد جربتہ بالسراء

يقال لهما منكر ونكير في يد كل واحد منهما مطرقة لو اجتمع عليها الثقلان لم يقلوها فيقولان له اجلس فيستوى جالساً في قبره فتسقط أكفانه في حقويه فيقولان له من ربك وما دينك وما نبيك فيقول ربي الله وحده لاشريك له والاسلام ديني ومحمد نبي وهو خاتم النبيين فيقولان له صدقت فيدفعان القبر فيوسعانه من بين يديه ومن خلفه وعن يمينه وعن يسار ومن قبل رأسه ومن قبل رجليه ثم يقولان له انظر فوقك فينظر فاذا هو مفتوح الى الجنة فيقولان له هذا منزلك يا ولي الله لما أطعت الله قال رسول الله ﷺ فوالذى نفس محمد بيده انه لتصل الى قلبه فرحة لاترتد أبدا فيقال له انظر تحتك فينظر تحته فاذا هو مفتوح الى النار فيقولان ياولى الله نجوت من هذا فقال رسول الله ﷺ والذى نفسى بيده انه لتصل الى قلبه عندذلك فرحة لا ترتد أبدا ويفتح له سبعة وسبعون بابا الى الجنة ويأتيه ريحها وبردها حتى يبعثه الله من قبره قال ويقول الله تعالى لملك الموت انطلق الى عدوى فأتنى به فانى قد بسطت له فى رزقه وسربلته بنعمتى فأبى الامعصيتى فأتنى به لأنتقم منه اليوم فينطلق اليه ملك الموت فى أكره صورة مارآها أحد من الناس قط له اثنا عشرة عينا ومعه سفود من نار كثير الشوك ومعه خمسمائة من الملائكة معهم نحاس وجمر من جمر جهنم ومعهم سياط من نارتأ جج فيضربه ملك الموت بذلك السفود ضربة يغيب أصل كل شوكة من ذلك السفود فى أصل كل شعرة وعرق من عروقه قال ثم يلويه ليا شديد افينزع روحه من أظفار قدميه فيلقيها فى عقبه فيسكر عدو الله عند ذلك سكرة وتضرب الملائكة وجهه ودبره بتلك السياط ثم يحبذه جبذة فينزع روحه عقبيه فيلقيها فى عقبه فيسكر عدوالله سكرة وتضرب الملائكةوجهه ودبره بتلك السياط ثم كذلك الى حقويه ثم كذلك الى صدره ثم

كذلك الى حلقه ثم تبسط الملائكة ذلك النحاس وجمر جهنم تحت ذقنه ثم يقول ملك الموت اخرجي أيتها النفس اللعينة الملعونة الى سموم وحميم وظل من يحموم لابارد ولا كريم فاذا قبض ملك الموت روحه قالت الروح للجسد جزاك الله عني شرا فقد كنت سريعابي الى معصية الله تعالىٰ بطيئابي عن طاعة الله تعالىٰ فقد هلكت واهلكت ويقول الجسد للروح مثل ذلك وتلعنه بقاع الارض التي كان يعصي الله تعالىٰ عليها وتنطلق جنود ابليس اليه يبشرونه بانهم قد اوردوا عبدا من بني آدم النار فاذا وضع في قبره ضيق عليه قبره حتي تختلف اضلاعه فتدخل اليمنى في اليسرى واليسرى في اليمنى ويبعث الله اليه حياتا دهمافتأخذ بارنبته وابهام قدميه فتقرضه حتي تلتقي في وسطه قال ويبعث الله اليه الملكين فيقولان له من ربك وماديتك وما نبيك فيقول لاأدري فيقال له لادريت ولاتليت فيضربانه ضربة يتطاير الشرر في قبره ثم يعود فيقولان له انظر فوقك فينظر فاذا باب مفتوح الى الجنة فيقولان له عدو الله لوكنت أطعت الله كان هذا منزلك قال فوالذي نفسي بيده انه لتصل الى قلبه عند ذلك حسرة لاترتد ابدا ويفتح له باب الى النار فيقال له عدو الله هذه منزلك لماعصيت الله ويفتح له سبعة وسبعون بابا الى النار يأتيه حرها وسمومها حتي يبعثه الله من قبره يوم القيامة الى النار. ۱۳۳ـ

۱۳۳ـ أخرجه ابو يعلي في مسنده و ابن ابي الدنيا ـ قوله ضبائر بضاد معجمة وباء موحدة آخره راء قال ابن اثير في النهاية هي الجماعة في تفرقة واحد تها ضبارة بكسراوله مثل عمارة و عمائر و كل مجتمع ضبارة ـ وقوله بطرف الجنة بضم المهملة و فتح الراء وفاء جمع طرفة وهي المستحدث من الثمار كالطريف والطارف و هو خلاف التليد والتالد ـ وقوله ليبهشن في النهاية يقال للانسان اذا نظر الى الشيء فأعجبه واشتهاه واسرع نحوه قدبهش اليه و في الصحاح بهش اليه يبهش بهشا اذا ارتاح له وخف عليه ـ و قوله و تنزو الروح في الصحاح قلبي ينزو الى كذا اي ينازع و يسرع و يثب اليه و في

(ترجمہ) روایت ہے تمیم داری رضی اللہ عنہ سے کہ فرمایا نبی ﷺ نے حکم کرتا ہے اللہ تعالیٰ ملک الموت کو کہ میرا ایک دوست ہے میں نے اس کو آرام اور تکلیف میں مبتلا کر کے اس کا امتحان کر لیا ہے وہ ہر حالت میں مجھ کو دوست رکھتا ہے تو اس کے پاس جا تاکہ دنیا کے رنج و مصیبت سے اس کو آرام دوں ملک الموت پانچ سو فرشتے لے کر اس کے پاس جائیں گے ان کے پاس اس کا کفن اور خوشبودار پھولوں کا گلدستہ ہوگا جس کی ایک جڑ ہوگی اور اس کے سرے پر دسیوں رنگ کے خوشبودار پھول ہوں گے اور ہر پھول کی خوشبو جدا جدا ہوگی اور ان کے پاس سفید حریر ہوگا اور خالص مشک ہوگا ملک الموت ان کے سرہانے بیٹھیں گے باقی فرشتے چاروں طرف سے اس کو گھیر کر بیٹھیں گے اور اپنے ہاتھ اس کے اعضاء پر رکھیں گے اور حریر اس کے پیر سے گردن تک اڑھائیں گے اور مشک کی خوشبو سے معطر کریں گے پھر جنت کی طرف دروازہ کھولیں گے اور اس کی روح کو جنت کا شوق دلایا جائے گا کہ یہ تمہارا گھر ہے یہ تمہاری حوریں ہیں یہ تمہارا لباس ہے یہ تمہارے کھانے کے پھل ہیں جس طرح لڑکے روتے ہیں تو ان کو بہلایا جاتا ہے اور جنت کی حوریں بھی اس کی طرف جھپٹیں گی یہ حال دیکھ کر اسکی روح نکلنے کے واسطے بے قرار ہوگی تب ملک الموت کہیں گے اے

☆ النهاية نحوه و قوله ذالبا بمهملة آخره موحدة اى حاذالعبا— و قوله عنقا من العذاب اى طائفة منه و قوله كالصياصى بمهملتين هى قرون البقر واحدها صيصة بالتخفيف . والسفود بفتح المهملة و ضم الفاء المشددة آخره مهملة الحديدة التى يشوى بها اللحم والنحاس الدخان الذى لالهب فيه و منه شواظ من نارونحاس والناجح بجيمين و قوله دهما يحتمل ان يكون بضم اوله اى سودا فيكون الجمع دهماء وان يكون بفتحه اى عددا كثيرا فيكون مفردا والجمع دهوم و قوله فتقوضه بقاف ثم واوثم ضاد معجمة فى الصحاح قوضت البناء نقضته من غير هدم و تقوضت الحلق والصفوف انتقضت وتفرقت و فى النهاية تقويض الخيام قلعها وازالتها قوضت الحمرة جاءت و ذهبت ولم تقر— (منه) امالى الشجرى ٢: ٢٩٠— تهذيب تاريخ دمشق لابن عساكر ٣: ٣٥٠٠٣— ١: ٤٤٨— تفسير ابن كثير ٤: ٢٦:٨٧٤٢٢— الدر المنثور ٦: ١٦٤—

آتیں ہے اور سب فرشتے اللہ تعالیٰ کی طرف سے خوشخبری لاتے ہیں پھر جب
ملک الموت عرش تک پہنچیں گے تو وہاں سجدہ کریں گے اللہ تعالیٰ ملک الموت کو
حکم دے گا کہ اس روح کو لے جاؤ اور قیامت آنے تک اس کو قبر میں رکھو یہ تو
روح کا حال ہوا اور جسم کا حال یہ ہوگا کہ جب قبر میں دفن کر کے واپس آتے ہیں
تو نماز اس کے داہنے طرف آتی ہے اور روزہ بائیں طرف اور قرآن اور وظیفہ سر
کی طرف اور نماز کے واسطے مسجد کو آنا جانا پیر کی طرف اور صبر قبر کے باہر رہتا
ہے پھر اللہ تعالیٰ عذاب نازل کرتا ہے۔ داہنی طرف سے عذاب مردہ کے پاس
آتا ہے تو نماز کہتی ہے دور ہو اس طرف سے تیرا راستہ نہیں ہے قسم خدا کی اس
نے تمام عمر کوشش کی تھی اب آرام پایا ہے جب سے قبر میں آیا۔ بائیں طرف
سے عذاب آتا ہے تو روزہ بھی اسی طرح کہتا ہے۔ سر کی طرف سے آتا ہے تو
قرآن اور وظیفہ بھی یہی جواب دیتا ہے۔ پیر کی طرف سے آتا ہے تو بھی ایسا ہی
جواب پاتا ہے جب ہر طرف سے عاجز ہو جاتا ہے اور دیکھتا ہے کہ عبادت نے ہر
طرف سے اس کی حفاظت کی ہے واپس چلا جاتا ہے پھر صبر تمام عبادت سے کہتا
ہے (جو کہ خاموش تھا) اگر تم سب عاجز ہو جاتے تو میں تنہا اس کا ساتھ دیتا اور
عذاب کو دفع کرتا اب پل صراط اور میزان پر اپنا کام کروں گا۔ اس کے بعد اللہ
تعالیٰ دو فرشتے قبر میں بھیجتا ہے ان کی آنکھیں بجلی کی طرح چمکتی ہیں ان کی آواز
بجلی کی کڑک کے مثل ہے ان کے دانت گائے کی سینگ کی طرح ہیں ان کی
سانس سے آگ کا شعلہ نکلتا ہے ان کے تمام بدن پر بہت بال ہیں ان کے دو
مونڈھوں کے درمیان بہت زمانہ کا راستہ ہے ان کے دل میں مومنوں کے سوا
اور کسی کے لئے رحم نہیں ہے ایک کا منکر اور دوسرے کا نام نکیر ہے دونوں کے
ہاتھ میں اتنا بھاری گرز ہے کہ اگر تمام جن و انسان مل کر اٹھانا چاہیں تو نہ اٹھا
سکیں یہ دونوں فرشتے میت سے کہتے ہیں کہ اٹھ وہ اٹھتا ہے اور اس کی کفنی کمر
تک اتر جاتی ہے پھر پوچھتے ہیں تیرا رب کون ہے اور تیرا دین کیا ہے اور تیرے
نبی ﷺ کون ہیں میت کہتی ہے میرا رب اللہ ہے وہ ایک ہے اس کا کوئی شریک

کی روح کھینچیں گے پھر دھواں اور کوئلہ اس کے حلق پر رکھ کر عذاب کریں گے۔ اور ملک الموت کہیں گے اے روح خبیث ملعون بدن سے نکل اور گرمی اور آگ کی طرف روانہ ہو جب روح نکلتی ہے تو بدن سے کہتی ہے تجھ کو خدا برباد کرے تو دنیا میں مجھ کو خدا کی نافرمانی کی طرف لے جاتا تھا اور عبادت سے روکتا تھا تو آپ ہلاک ہوا اور مجھ کو ہلاک کیا بدن بھی اسی طرح کہتا ہے اور لعنت کرتا ہے اور جس جس زمین پر اللہ کی نافرمانی کی وہ زمین اس پر لعنت کرتی ہے۔ اس وقت ابلیس کی فوج ابلیس کے پاس جا کر خوشخبری سناتی ہے کہ ہم لوگوں نے ایک بنی آدم کو دوزخ میں ڈالا۔ جب وہ قبر میں رکھا جاتا ہے تو قبر تنگ ہو کر آپس میں مل جاتی ہے یہاں تک کہ اس کی ہڈی پسلی ریزہ ریزہ ہو جاتی ہے داہنی طرف کی پسلیاں بائیں طرف اور بائیں طرف کی پسلیاں داہنی طرف مل جاتی ہیں اور اللہ تعالیٰ اس کی طرف بہت سے اژدہے بھیجے گا وہ اس کو کاٹتے رہیں گے پھر اللہ تعالیٰ دو فرشتے بھیجے گا وہ پوچھیں گے تیرا رب کون ہے تیرا دین کیا ہے تیرے نبی ﷺ کون ہیں یہ کہے گا میں نہیں جانتا وہ کہیں گے تو نے نہ جانا اور نہ پڑھا پھر اس کو مار یں گے کہ قبر آگ کے شعلہ سے بھر جائے گی اور کہیں گے اوپر کی طرف دیکھ نظر کرے گا تو جنت کو دیکھے گا فرشتے کہیں گے اے خدا کے دشمن اگر تو اللہ کا حکم بجا لاتا تو یہ تیری جگہ ہوتی۔ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے قسم ہے اس ذات پاک کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے اس کے دل میں اس قدر افسوس داخل ہوگا جو کبھی نہ نکلے گا اور ایک دروازہ دوزخ کی طرف کھول دیں گے اور اس سے کہیں گے اے خدا کے دشمن جب تو نے اللہ کی نافرمانی کی تو یہ تیری جگہ ہے اور اس کی طرف ستر دروازے دوزخ کے کھولے جائیں گے کہ اس سے دوزخ کی تیزی اور گرمی قیامت تک آتی رہے گی۔

ہر فرشتہ رحمت کی دعا کرتا ہے

(حدیث) عن ابی سعید الخدری رضی اللہ عنہ قال قال رسول

اللہ ﷺ ان المؤمن اذا کان فی اقبال من الآخرۃ وادبار من الدنیا نزلت ملائکۃ من ملائکۃ اللہ تعالی کان وجوھھم الشمس بکفنہ وحنوطہ من الجنۃ فیقعدون منہ حیث ینظر الیھم فاذا خرجت روحہ صلی علیہ کل ملک بین السماء والارض ۔ ۱۳۵

(ترجمہ) روایت ہے ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کہ مومن جب آخرت کی طرف متوجہ ہوتا اور دنیا سے اٹھتا ہے تو فرشتوں کی ایک جماعت نازل ہوتی ہے ان کے چہرے آفتاب کے مثل چمکتے ہیں اپنے ساتھ جنت کی کفن اور خوشبو لاتے ہیں اور میت کے سامنے جہاں تک اس کی نظر جاتی ہے بیٹھتے ہیں جب اس کی روح نکلتی ہے تو جتنے فرشتے آسمان و زمین کے درمیان میں ہیں سب اس پر نماز پڑھتے ہیں۔

مؤمن کی روح کیسے نکلتی ہے

(حدیث) عن ابی ھریرۃ ان النبی ﷺ قال ان المؤمن اذا قبض اتتہ ملائکۃ الرحمۃ بحریرۃ بیضاء فیقولون اخرجی راضیۃ مرضیا عنک الی روح اللہ وریحان ورب غیر غضبان فتخرج کاطیب ریح المسک حتی انہ لینا ولہ بعضھم بعضا فیشمونہ حتی یاتوا بہ الی باب السماء فیقولون ما اطیب ھذہ الریح التی جاءت من الارض کلما اتوا سماء قالوا ذلک حتی یاتوا بہ ارواح المؤمنین فلھم افرح بہ من احد کم بغائبہ اذا قدم علیہ فیسالونہ مافعل فلان فیقول دعوہ یستریح فانہ کان فی غم الدنیا فاذا قال لھم ما اتاکم فانہ قدمات یقولون ذھب الی امہ الھاویۃ واما الکافر فتاتیہ ملائکۃ العذاب بمسح فیقولون اخرجی ساخطۃ مسخوطا علیک الی عذاب اللہ

---

۱۳۵ - اخرجہ ابو القاسم ابن مندہ فی کتاب الاحوال والایمان بالسوال(منہ) مسند احمد بن حنبل ۴/۲۹۵ - مصنف عبدالرزاق ۶۷۳۷ - اتحاف السادۃ المتقین ۱۰/۴۰۱ - بلفظۃ "انقطاع" مکان "ادبار"۔

وسخطه فتخرج كانتن ريح جيفة فينطلقون به الى باب الارض فيقولون ماانتن هذه الريح كلما اتوا على أرض قالوا ذلك حتى يأتوبه الى أرواح الكفار. ۱۳۶-

(ترجمہ) روایت ہے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کہ جب مومن کی روح قبض کی جاتی ہے تو رحمت کے فرشتے سفید کپڑا ریشمی جنت سے لاتے ہیں اور کہتے ہیں اے روح بدن سے باہر نکل آ تجھ سے اللہ راضی ہے اور تو اللہ سے راضی ہے روح نکلتی ہے اور اس سے مشک سے اچھی خوشبو آتی ہے پھر فرشتے ہاتھوں ہاتھ اس کو لیتے ہیں اور اس کی خوشبو سونگھتے ہیں یہاں تک کہ پہلے آسمان کے دروازہ تک لاتے ہیں وہاں کے فرشتے کہتے ہیں یہ خوشبو جو زمین سے آتی ہے کتنی اچھی ہے اسی طرح ہر آسمان پر جب پہنچتے ہیں تو فرشتے کہتے ہیں اور ساتوں آسمان کے اوپر مومنوں کی ارواح کی جگہ پر اس کو لاتے ہیں تو جس قدر کھوئے ہوئے آدمی کی آجانے سے گھر کے لوگ خوش ہوتے ہیں اس سے بھی زیادہ مومنوں کی ارواح اس کو دیکھ کر خوش ہوتی ہیں اور اس سے پوچھتی ہیں کہ فلاں کیا کرتا ہے اور فلاں کیا کرتا ہے پھر آواز آتی ہے کہ ٹھہر جاؤ ذرا آرام لینے دو ابھی اس نے دنیا کی مصیبت اور رنج سے نجات پائی ہے یہ روح جواب دیتی ہے کہ اس کا انتقال ہو چکا کیا وہ تمہارے پاس نہیں آیا یہ کہتے ہیں افسوس کہ وہ اپنے ٹھکانے پر گیا اور جب کافر کی روح قبض کی جاتی ہے تو عذاب کے فرشتے ٹاٹ لے کر آتے ہیں اور کہتے ہیں نکل اے خبیث روح اللہ کے غضب اور عذاب کی طرف تو اللہ سے ناخوش تھی اللہ تجھ سے ناخوش ہے اور تجھ پر غضبناک ہے پس روح نکلتی ہے اور سڑے مردار سے بھی زیادہ بدبو اس سے نکلتی ہے پھر اس کو زمین کے دروازہ تک لے جاتے ہیں تو وہاں کے فرشتے کہتے ہیں کس قدر سخت بدبو ہے اسی طرح ساتوں زمین کے جس دروازہ تک پہنچتے ہیں

۱۳۶- اخرجه احمد وابن حبان والنسائي والحاكم والبيهقي واللفظ له (منه)
تفسير ابن كثير ٤٠٦٨٠٤ — اتحاف السادة المتقين ٤٠١:١٠

وہاں کے فرشتے اسی طرح نکلتے ہیں یہاں تک کہ اس کو وہاں لے جاتے ہیں جہاں کافروں کی ارواح رہتی ہیں۔

شہید، مؤمن اور کافر کی اموات

روایت ہے عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے کہ جب مؤمن اللہ کی راہ میں شہید ہوتا ہے تو اس کے خون کے اول قطرے سے جو زمین پر گرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے تمام گناہ بخش دیتا ہے اور جنت سے چادر بھیجتا ہے اس میں اس کی روح لپیٹی جاتی ہے اور جنت سے ایک جسم (جنتی) بھیجتا ہے اس میں اس کی روح ڈالی جاتی ہے اور فرشتوں کے ساتھ آسمان پر جاتا ہے اور فرشتوں میں ایسا لگتا ہے کہ گمان ہوتا ہے کہ اصل میں یہ فرشتہ ہے اور اللہ کے پاس جا کر پہلے سجدہ کرتا ہے اس کے بعد سب فرشتے سجدہ کرتے ہیں اور اس کی مغفرت ہوتی ہے اور پاک و صاف کیا جاتا ہے پھر حکم ہوتا ہے کہ اس کو شہیدوں کے پاس لے جاؤ سبز باغ میں جہاں حریر کے خیمے ہیں گائے اور مچھلیاں ہیں یہ دونوں ہر روز شہیدوں کو ایسی غذا کھلاتے ہیں کہ اس سے پہلے انہوں نے نہ کبھی کھائی تھی یہ مچھلیاں تمام دن جنت کی نہروں میں پھرتی ہیں اور جنت کی خوشبو چکھتی ہیں شام کو گائے اپنے سینگ سے ان کو ذبح کرتی ہے اور پکا کر تیار ہوتی ہے جب شہداء ان کو کھاتے ہیں تو ان کے گوشت میں جنت کی کل خوشبوئیں پاتے ہیں اور گائے تمام رات جنت میں پھرتی ہے اور جنت کے ہر قسم کے میوے کھاتی ہے صبح مچھلیاں اپنے دم سے اس کو ذبح کرتی ہیں اور پک کر تیار ہوتی ہے جب اس کا گوشت کھاتے ہیں تو اس میں جنت کے کل پھلوں کا مزہ پاتے ہیں۔ اور جب اللہ تعالیٰ مؤمن کی روح کو قبض کرتا ہے تو اس کے پاس دو فرشتے بھیجتا ہے ان کے پاس جنت کا چادر اور جنت کی خوشبو ہوتی ہے یہ کہتے ہیں کہ نکل اے پاک روح جسم سے باہر آ اپنے پروردگار کی طرف جو تجھ سے راضی ہے وہ اس وقت روح جسم سے نکلتی ہے اس سے مشک خالص سے بھی زیادہ خوشبو آتی ہے اور آسمان کے کنارے

فرشتے صف باندھ کر کھڑے رہتے ہیں اور کہتے ہیں کہ خدا تعالیٰ زمین سے پاک
روح آئی ہے پھر آسمان کا دروازہ اس کے لئے کھولا جاتا ہے اور وہاں آسمان کے فرشتے
اس کے لئے اللہ سے رحمت کی دعا کرتے ہیں اور مغفرت طلب کرتے ہیں یہاں تک
کہ اس کو رب کے پاس لاتے ہیں اور سجدہ کرتے ہیں اور کہتے ہیں اے رب یہ
تیرا فلاں بندہ ہے تو جانتا ہے کہ ہم نے اس کی روح قبض کی ہے اللہ تعالیٰ فرماتا
ہے کہ اس کو سجدہ کرنے کے لئے جو روح سجدہ میں بولتی ہے اور پھر اس کو حکم
ہوتا ہے کہ اس روح کو مسلمانوں کی روح کے ساتھ رکھو قیامت کے دن اس کا
حال قبر سے پوچھوں گا پھر حکم ہوتا ہے کہ اس کو قبر میں لے جاؤ اور قبر ستر گز
طول میں ستر گز عرض میں کشادہ کی جاتی ہے اور اس میں جنت کا فرش بچھاتے
ہیں اور خوشبو سے معطر کرتے ہیں پھر اگر اس نے قرآن شریف کی تلاوت کی
ہے تو اس کا نور قبر کو منور کرتا ہے اور اگر قرآن تلاوت نہیں کیا ہے تو اللہ تعالیٰ
اس کی قبر میں آفتاب کی روشنی کے مثل نور دیتا ہے اور جنت کی طرف دروازہ
کھولا جاتا ہے کہ صبح و شام اپنے رہنے کی جگہ جنت میں دیکھتا ہے اور جب اللہ
تعالیٰ کافر کی روح قبض کرتا ہے تو اس کی طرف دو فرشتے آتے ہیں ان کے ساتھ
ٹاٹ رہتا ہے جو دنیا کی ہر ایک بدبودار چیزوں سے زیادہ بدبو رکھتا ہے اور سب چیزوں
سے زیادہ سخت اور کانٹے دار ہوتا ہے فرشتے کہتے ہیں اے خبیث روح باہر نکل
نکل اور دوزخ کے عذاب کی طرف اور اللہ کے غضب کی طرف چل روح نکلتی
ہے اور اس سے بہت بدبو پھیلتی ہے اور آسمان کے دروازہ کے فرشتے کھڑے
رہتے ہیں اور کہتے ہیں کہ خدا تعالیٰ زمین سے مردار اور خبیث روح آئی ہے اس کے
واسطے آسمان کا دروازہ کھولا جائے پھر قبر میں ڈال دی جاتی ہے اور قبر تنگ ہوتی
ہے اور اس میں اژدھے چھوڑ دیئے جاتے ہیں کہ اژدھے مثل اونٹ کی گردن کے
ہوتے ہیں اور اس کا گوشت اور ہڈیاں کھاتے ہیں پھر فرشتے آتے ہیں اور وہ
بہرے ہیں یعنی اس کی فریاد نہیں سنتے کہ رحم کریں اور اندھے ہیں یعنی اس کو
دیکھ کر ترس نہیں کھاتے ان کے پاس بھاری گرز ہوتے ہیں اس سے مارتے ہیں

ہو گیا پھر دمشقی نے روایت کیا کہ فرمایا حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے تھے کہ میری امت کا ایک شخص مرنے کے بعد کلام کرے گا۔ ۱۳۰۔

میت سے سورۂ سجدہ کا نور

روایت ہے ابان بن ابی عیاش رحمۃ اللہ علیہ سے کہ ہم لوگ مورق عجلی رحمۃ اللہ علیہ کے پاس وفات کے وقت حاضر ہوئے جب روح قبض ہو گئی اور چادر اڑھا دی گئی تو ہم نے دیکھا کہ ان کے سرہانے سے ایک نور بلند ہوا اور مکان کی چھت سے آسمان تک گیا پھر دیکھا کہ ان کے پیروں کی طرف سے ایک نور پہلے نور کے مثل بلند ہوا پھر دیکھا کہ ان کے سینہ سے ایک نور اسی طرح سے بلند ہوا کچھ دیر تک ہم لوگ چپ رہے پھر میت نے چادر سر سے اٹھائی اور کہا تم لوگوں نے کچھ دیکھا ہم لوگوں نے کہا دیکھا اور جو کچھ دیکھا تھا اس سے بیان کیا اس نے جواب دیا یہ سورہ سجدہ کا نور ہے جس کو ہمیشہ رات کو پڑھا کرتا تھا جو نور سر کی طرف سے بلند ہوا ہے اول کی دس آیت کا نور ہے اور جو نور پیر کی طرف سے بلند ہوا وہ آخر کی دس آیت کا نور ہے اور جو نور سینہ سے بلند ہوا وہ اس سورہ کی آیت سجدہ کا نور ہے اس نور نے آسمان تک جا کر اللہ تعالیٰ سے میری سفارش کی ہے اور سورۂ تبارک الذی جس کو میں ہر رات پڑھا کرتا تھا وہ میری حفاظت کرتی ہے یہ کہہ کر وہ مردہ ہو گئے۔ ۱۳۱۔

الم تنزیل کا نور اور سورۂ ملک

روایت ہے مورق عجلی رحمۃ اللہ علیہ سے کہ ہم لوگ ایک مرد کے پاس گئے وہ موت کی بے ہوشی میں تھے ہم نے دیکھا کہ ایک نور ان کے سر سے بلند ہوا اور چھت سے اوپر نکل گیا پھر ان کی ناف سے ایک نور نکلا اور پہلے نور کے مثل بلند

۱۳۰۔ قال ابو نعیم حدیث مشہور و أخرجه البیهقی فی الدلائل وقال صحیح لاشك فی صحته (منه)

۱۳۱۔ أخرجه جويبر فی تفسيره. (منه)

ہوا اسی طرح ان کے پیر سے نور نکلا اس کے بعد وہ ہوش میں آئے ہم نے پوچھا کہ تم سے جو نور نکلا ہے اس کو تم جانتے ہو کہا ہاں جو نور سر سے نکلا ہے وہ الم تنزیل کا ہے اور جو نور میری ناف سے نکلا ہے وہ تبارک کی آیت کا نور ہے اور جو نور میرے پیر سے نکلا ہے وہ آخر سورہ سجدہ کا نور ہے ان تینوں نوروں نے اللہ تعالیٰ کے پاس میری شفاعت کی ہے اور تبارک الذی میری حفاظت کرتی ہے ان دونوں سورتوں کو میں ہر رات پڑھا کرتا تھا۔ ۱۳۲۔

میں نے موت آسان دیکھی ہے

روایت ہے مغیرہ رضی اللہ عنہ سے کہ ایک عورت جس کا نام روبہ تھا اس نے انتقال کیا جب اس کے غسل اور کفن سے فارغ ہوئے تو وہ ہلنے لگی ہم نے اس کی طرف دیکھا تو اس نے کہا تم لوگوں کو مبارک ہو جس سے تم لوگ ڈرتے تھے اس کو میں نے یہاں آسان دیکھا اور البتہ یہ بات دیکھی کہ جنت میں وہ آدمی داخل نہ ہوگا جس نے اپنے قرابت داروں سے محبت اور میل جول چھوڑ دیا اور جو ہمیشہ شراب پیتا رہا اور جس نے اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کو شریک کیا۔ ۱۳۳۔

رافضی کی بدحالی

روایت ہے بشیر رحمۃ اللہ علیہ سے کہ میں شہر مدائن میں ایک میت کے پاس گیا دیکھا کہ اس کے شکم پر ایک اینٹ رکھی ہے اور بہت سے آدمی اس کے قریب بیٹھے ہیں میں بیٹھ گیا کچھ دیر کے بعد وہ گھبرا کر چارپائی سے کود پڑا سب لوگ وہاں سے بھاگے میں نے قریب جا کر پوچھا تیرا کیا حال ہے اور تو نے کیا دیکھا اس نے بیان کیا کہ میں کوفہ میں چند بدعتیوں کے پاس جایا کرتا تھا ان لوگوں نے مجھ کو اپنے مذہب میں کھینچ لیا تھا اور مجھ کو ابوبکر رضی اللہ عنہ اور عمر رضی اللہ عنہ پر تبرا کیلئے اپنے ساتھ شامل کر لیا تھا بشیر کہتے ہیں کہ میں نے اس سے کہا استغفار پڑھ اور اب ایسا کلام نہ کر اس نے جواب دیا کہ اب مجھ کو نفع نہیں ہو سکتا مجھ کو فرشتے

۱۳۲۔ اخرجہ ابن ابی الدنیا فی کتاب من عاش بعد الموت (منہ)

۱۳۳۔ اخرجہ ابن ابی الدنیا (منہ)

دوزخ میں ڈالنے کے واسطے لے چلے اور میں نے دوزخ کو دیکھ لیا فرشتوں نے کہا کچھ دیر کے لئے تجھ کو فرصت دی جاتی ہے کہ اپنے ساتھیوں سے اس حال کو بیان کر اور میں ہوش ٹھکانا ہے یہ کہہ کر لیٹا اور مر گیا۔ ۱۳۴۔

میری تو ابھی زندگی باقی ہے

روایت ہے ابن عساکر رحمۃ اللہ علیہ سے کہ جب بزخشون کا انتقال ہوا تو ان کے لڑکے نے بیان کیا کہ ہم نے غسل کے لئے ان کو تخت پر رکھا جب غسل دینے والا آیا تو اس نے دیکھا کہ دونوں قدم کے نیچے آگے حرکت کر رہی ہے تو اسی حالت میں چھوڑ دیا گیا تھا۔ روز ٹھہر گئے اور کہا تو زمزم پانی میں غسل کر دیا گیا وہ اٹھ گئے پھر ہم لوگوں نے کہا اپنا حال بیان کرو اور جو کچھ دیکھا ہے ہم سے کہو اس نے کہا کہ میری روح کو فرشتے قبض کر کے لے چلے اور جب آسمان طے کر کے ساتویں آسمان پر پہنچے تو ایک شخص نے فرشتوں سے پوچھا تمہارے ساتھ یہ کون شخص ہے کہا بزخشون ہے انہوں نے کہا ابھی اس کے لانے کا وقت نہیں آیا ابھی تو اس کی عمر اتنے برس اتنے مہینہ باقی ہے پھر مجھ کو وہاں سے نیچے اتار دیا۔ ۱۳۵۔ (یہ روایت ضعیف ہے)

حضرت عبدالرحمن بن عوفؓ کی حکایت

روایت ہے ابراہیم بن عبدالرحمن سے کہ عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ مرض الموت کی حالت میں بے ہوش ہونے سب نے جانا کہ انتقال ہو گیا اور چادر اڑھا کر چلے گئے جب ہوش ہوا تو کہا میرے پاس دو فرشتے خوفناک سخت دل والے آئے اور کہا کہ ہمارے ساتھ چل اللہ کے پاس تیرا فیصلہ ہوگا اور مجھ کو اپنے ساتھ لے گئے پھر دو فرشتے اور ان سے ملے یہ دونوں نہایت رحم دل اور مہربان تھے پوچھا اس کو کہاں لے جاتے ہو چھوڑ دو یہ ماں کے پیٹ سے نیک

۱۳۴۔ اخرجہ ابن ابی الدنیا (منہ)

۱۳۵۔ اخرجہ ابن عساکر (منہ)

خوف پیدا ہوا اس کے بعد دو مہینے زندہ رہ کر انتقال کیا۔ ۱۲۵

ایک نیکی کام آئی

روایت ہے ابو قلابہ رحمۃ اللہ علیہ سے کہ میرا ایک گنہگار ہمسایہ تھا وہ بیمار ہوا اور عرصہ تک مریض رہا میں اس کے دیکھنے کو گیا ایک روز بازار گیا دل میں خیال ہوا کہ وہ بیمار اچھا ہے اس کا کام اللہ کے اختیار میں ہے میں اس کے پاس گیا اور تمام رات اس کے نزدیک رہا تو دیکھا کہ دو سیاہ فرشتے کلہاڑی لئے ہوئے چھت سے اترے ایک نے دوسرے سے کہا اس کے پاس جا کر دیکھو کچھ نیک عمل ہے یا نہیں وہ میرے بچھونے کے قریب آیا اور اس کے سر کو سونگھا اس میں قرآن شریف کو نہ پایا اور اس کے پیٹ کو سونگھا ایک دن بھی اس کو روزہ دار نہ پایا اور اس کے پاؤں کو سونگھا اس کو کبھی کھڑے ہو کر نماز پڑھتے نہ پایا نہ نماز کے واسطے مسجد کی طرف جاتے پایا اس کے بعد اس کا دوسرا ساتھی آیا اور اس کے سر کو سونگھا اور پیٹ کو سونگھا اور دونوں پاؤں کو سونگھا اور اپنے ساتھی سے کہنے لگا بات تعجب ہے محمد ﷺ کی امت میں سے ہے اور اس میں ایک صفت بھی ان صفتوں میں نہیں ہے پھر اس کو دوبارہ دیکھا اور اس کا منہ کھول کر زبان کو دیکھا اور اپنے ساتھی سے کہا بہت اچھا اس نے ایک بار شہر انطاکیہ میں صدق دل سے اللہ اکبر کہا تھا اس کی خوشبو نکلتی ہے بعد اس کے دونوں فرشتے باہر دروازہ پر کھڑے ہو گئے اور ملک الموت آئے اور اس کی روح کو قبض کیا اور جاتے وقت ان دونوں فرشتوں سے کہا تم بیٹھے رہو اس کے ساتھ جانے کا تم کو اجازت نہیں ہے جب صبح ہوئی تو ابو قلابہ نے اس واقعہ کو لوگوں سے بیان کیا تو سب نے کہا اس نے مقام ساکنہ میں اللہ اکبر کہا ہے ابو قلابہ نے کہا قسم ہے اس ذات پاک کی جس کے سوا کوئی معبود نہیں ہے میں نے فرشتے کے منہ سے سنا ہے کہتے تھے کہ انطاکیہ میں اللہ اکبر کہا ہے پھر سب لوگ نماز جنازہ کے

۱۲۶ـ اخرجه ابن ابی الدنیا والحاکم فی مستدرکه والبیهقی فی دلائل النبوة وابن عساکر من طرق (منه)

کہ جو شخص اللہ تعالیٰ کی ملاقات کو پسند کرتا ہے اللہ تعالیٰ بھی اس کی ملاقات کو پسند کرتا ہے اور جو شخص اللہ تعالیٰ کی ملاقات کو ناپسند کرتا ہے اللہ تعالیٰ بھی اس کی ملاقات کو ناپسند کرتا ہے یہ سن کر حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ ہم لوگ موت کو ناپسند کرتے ہیں (یعنی جب موت کو ناپسند کرتے ہیں اور موت اللہ تعالیٰ کی ملاقات کا ذریعہ ہے تو لازم آتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کی ملاقات بھی ناپسند کرتے ہیں تو وہاں ہماری کیا حالت ہوگی) آپ نے فرمایا اے عائشہ یہ بات نہیں ہے بلکہ یہ مطلب ہے کہ مومن کے پاس جب ملک الموت آتے ہیں تو اللہ کی طرف سے اس کی خوشنودی کی خبر سناتے ہیں اور اس کی رحمت و مغفرت کا وعدہ سناتے ہیں اس وقت آخرت کے سوا کوئی شے اس کو پسند نہیں ہوتی اور صرف اللہ کی ملاقات کو پسند کرتا ہے اور اللہ بھی اس کی ملاقات کو پسند کرتا ہے اور کافر کے پاس جب ملک الموت آتے ہیں تو اللہ کے عذاب کی خبر سناتے ہیں۔ اس وقت آخرت سے سوا کوئی شے اس کو ناپسند نہیں معلوم ہوتی اور اللہ کی ملاقات ناپسند کرتا ہے اللہ بھی اس کی ملاقات کو ناپسند کرتا ہے۔

اسی کے مثل روایت کیا ہے عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ نے بھی جسے امام احمد نے ہمام عن عطاء بن السائب کے طریق سے نقل کیا ہے۔

موت کے وقت مؤمن اور کافر کی تمنائیں

(حدیث) عن ابن جریج قال قال رسول اللہ ﷺ لعائشة اذا عاین المؤمن الملائکة قال انرجعك الی الدنیا فیقول الی دار الهموم والاحزان قدما الی اللہ واما الکافر فیقولون له نرجعك الی الدنیا فیقول رب ارجعون لعلی أعمل صالحاً فیما ترکت . ۱۵۵۔

---

۱۵۴ – تفسیر ابن کثیر ۸: ۲۷ – تاریخ بغداد للخطیب البغدادی ۶، ۲۷۲، ۱۲: ۲۱۱. کشف الخفاء للعجلونی ۲: ۵۰۵ – الاسماء والصفات للبیهقی ۵۰۰ – مسند الحمیدی ۲۲۵

۱۵۵ – اخرجه ابن جریر وابن المنذر فی تفسیر هما (منه) اتحاف السادة المتقین ۱۰: ۲۰۴

(ترجمہ) روایت ہے ابن جریج رضی اللہ عنہ سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ مومن موت کے وقت فرشتوں کو دیکھتا ہے تو فرشتے اس سے کہتے ہیں کیا تم کو ہم دنیا میں بھیج دیں پس جواب دیتا ہے کہ مجھ کو تکلیف اور مصیبت کے گھر میں بھیجنے کے لئے کہتے ہو مجھ کو اللہ کے گھر کی طرف لے چلو اور جب کافر سے کہتے ہیں کہ تم کو ہم دنیا میں بھیج دیں تو وہ کہتا ہے ہاں دنیا میں بھیج دو کہ میں نیک کام کروں کیونکہ میں نے اب تک نیک کام نہیں کیا ہے۔

بعض مومن دنیا میں واپسی کی تمنا کریں گے

ابن عباس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں جس کے پاس مال حج کے لائق ہے اور حج نہیں کیا یا زکوٰۃ کے لائق ہے اور زکوٰۃ نہیں دی وہ موت کے وقت فرشتوں سے کہے گا کہ مجھ کو دنیا میں بھیج دو ایک آدمی نے کہا اے ابن عباس اللہ سے ڈرو دنیا میں واپسی کا سوال تو کافر کریں گے ! آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں قرآن پاک سے اس کی دلیل پیش کرتا ہوں پھر آپ رضی اللہ عنہ نے (یا ایھا الذین آمنوا لا تلھکم اموالکم و لا اولادکم عن ذکر اللہ الی آخر السورۃ)۔ تلاوت کیا۔ ۱۵۶

مومن کو ملک الموت سلام کرتا ہے

(حدیث) عن انس بن مالک قال قال رسول اللہ ﷺ اذا جاء ملک الموت الی ولی اللہ سلم علیہ و سلامہ علیہ ان یقول السلام علیک یا ولی اللہ قم فاخرج من دارک التی خربتھا الی دارک التی عمرتھا واذا لم یکن ولی اللہ قال لہ قم فاخرج من دارک التی عمرتھا الی دارک التی خربتھا۔ ۱۵۷

---

۱۵۶ اخرجہ الترمذی وابن جریر۔ (منہ)

۱۵۷ اخرجہ القاضی ابو الحسین بن الغریف فی فوائدہ وابو الربیع المسعودی فی فوائدہ (منہ)۔

(ترجمہ) روایت ہے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے جب کسی ولی کے پاس ملک الموت آتے ہیں اور اس سے سلام کرتے ہیں اور کہتے ہیں السلام علیکم یا ولی اللہ دنیا کے گھر کو آپ نے خراب کیا ہے اب اس کو چھوڑیئے اور آخرت کے گھر کو آپ نے آباد کیا ہے وہاں چلئے اور اگر میت ولی نہیں ہے تو کہتے ہیں دنیا کے گھر کو تو نے آباد کیا ہے۔ یہاں سے چلئے اس آخرت کے گھر کو جس کو تو نے ویران کیا ہے۔

اللہ بھی سلام بھجواتا ہے

(حدیث) عن ابن مسعود قال اذا اراد الله قبض روح المؤمن أوحى الى ملك الموت اقرئه مني السلام فاذا جاء ملك الموت لقبض روحه قال له ربك يقرئك السلام۔ ۱۵۸۔

(ترجمہ) ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب اللہ تعالیٰ مومن کی روح کو قبض کرنا چاہتا ہے تو ملک الموت سے کہتا ہے تم اس کے پاس جا کر میرا سلام کہو جب ملک الموت اس کے پاس آکر کہتے ہیں کہ تیرے رب نے تجھ کو سلام کہا ہے تو اللہ تعالیٰ کی ملاقات کے اشتیاق میں نکل آتی ہے۔

خاص بندے کیلئے خاص طریقہ موت

روایت ہے ابو سعید حسن بن علی واعظ رحمۃ اللہ علیہ سے کہ میں نے اپنے باپ سے سنا ہے فرماتے تھے کہ میں نے بعض کتابوں میں دیکھا ہے کہ اللہ تعالیٰ ملک الموت کی ہتھیلی پر اپنی قدرت کے نور کے حرفوں میں لکھتا ہے بسم اللہ الرحمن الرحیم اور حکم کرتا ہے کہ فلاں شخص میرا خاص بندہ ہے وفات کے وقت اس کو اپنی ہتھیلی دکھاؤ جب اس کی روح دیکھتی ہے تو پلک مارنے سے بھی جلد اڑ کر اس کی طرف چلی جاتی ہے۔ ۱۵۹۔

۱۵۸۔ أخرجه ابو القاسم بن منده في كتاب الأحوال (منه)۔

۱۵۹۔ أخرجه الحافظ السلفي في الطيبة البغدادية (منه)

گناہگاروں سے بدلہ لے لو پھر جنت کی خوشخبری سناؤ

ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ جب اس امت کے گنہگار بندوں کی روح قبض کرنے کا حکم اللہ تعالیٰ دیتا ہے تو فرماتا ہے کہ اس نے دنیا میں جو کچھ کام کیا ہے پہلے اس کا بدلہ لے لو پھر اس کو جنت کی خوشخبری سناؤ۔

میت کی آنکھیں روح کو جاتا ہوا دیکھتی ہیں

(حدیث) عن ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ ﷺ الم تروا الانسان اذامات شخص بصرہ قالوا بلی قال فذلک حین یتبع بصرہ نفسہ ۱۲۰۔

(ترجمہ) روایت ہے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کیا تم دیکھتے نہیں کہ جب آدمی مر جاتا ہے تو اس کی آنکھ کھلی رہ جاتی ہے صحابہ نے عرض کیا ہاں یا رسول اللہ ﷺ آپ نے فرمایا جب ملک الموت اس کی روح کو آسمان کی طرف لے جاتے ہیں تو وہ روح کی طرف دیکھتی ہے۔

زبان کب بند ہوتی ہے

روایت ہے سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ سے کہ جب ملک الموت گردن کی رگ پکڑتے ہیں تو اس کی زبان بند ہو جاتی ہے اور کسی کو نہیں پہچانتا اور دنیا کو اور جو کچھ دنیا میں ہے سب کو بھول جاتا ہے اگر اس پر موت کی سختی نہ ہوتی تو تلوار لے کر سب کو قتل کرتا۔ ۱۲۱۔

جمعہ کے دن ہزار مرتبہ درود پڑھنے کا فائدہ

(حدیث) عن انس قال قال رسول اللہ ﷺ من صلی یوم الجمعۃ الف مرۃ علی لم یمت حتی یری مقعدہ من الجنۃ۔ ۱۲۲۔

۱۲۰۔ أخرجه مسلم كتاب الجنائز ۹(منه) والسنن الكبرى للبيهقي ۳:۳۷۵۔ كنز العمال ۴۲۱۷۹ ۔تفسير القرطبي ۱۵:۲۶۱۔

۱۲۱۔ أخرجه الدينوري في المجالسة.(منه)

۱۲۲۔ أخرجه الاصبهاني في الترغيب (منه)۔

(ترجمہ) روایت ہے انس سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے جو شخص جمعہ کے دن یا جمعہ کی رات مرے وہ ایک قبر کا امتحان ہونے سے پہلے بچتا ہے جنت کی ثابت تب دکھلایا گیا۔

اس مضمون کی روایتیں حدیثوں میں بہت ہیں ہم نے بقدر ضرورت یہاں پر لکھ دی ہیں تاکہ کتاب زیادہ طویل نہ ہو جائے۔

فائدہ: ان حدیثوں سے معلوم ہوا کہ نیک بندوں کے ساتھ ملک الموت عزت کے ساتھ نرمی اور محبت کا برتاؤ کرتے ہیں اور اچھی صورتوں میں ان کے پاس آتے ہیں جس سے بجائے ان کے کہ خوف ہو شوق اللہ کا پیدا ہوتا ہے اور قرآن کا ہر مسلمان کے ساتھ ہوتا ہے یہاں تک کہ اس کے ساتھ اس کا دل لگا ہوتا ہے۔

باب
مُردوں کی روحیں نئی آنے والی روح سے ملاقات کرنے آتی ہیں اور حالات پوچھتی ہیں

میت سے مُردے حالات پوچھتے ہیں

(حدیث) عن ابی ایوب الانصاری ان رسول اللہ ﷺ قال ان نفس المؤمن اذا قبضت تلقاها اهل الرحمة من عباد الله كما يلقون البشير من اهل الدنيا فيقولون انظروا صاحبكم يستريح فانه كان في كرب شديد ثم يسألونه مافعل فلان وفلانة هل تزوجت فاذا سألوه عن الرجل الذي قد مات قبله يقول انه قد مات ذاك قبلي فيقولون انا لله وانا اليه راجعون ذهب به الى امه الهاوية فبئست الام وبئست المربية وقال ان اعمالكم ترد على اقاربكم وعشائركم من اهل الآخرة فان كان خيرا فرحوا واستبشروا وقالوا اللهم هذا فضلك ورحمتك فاتمم نعمتك

عليه وانه عنها ويعرض عليهم عمل الحي فيقولون اللهم الهمه عملا صالحا ترضى به وتقربه اليك۔ ۱۹۳۔

(ترجمہ) روایت ہے ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے جب مومن کی روح قبض کی جاتی ہے تو اللہ کے نیک بندوں کی ارواح اس کی ملاقات کو آتی ہیں جس طرح دنیا میں خوشخبری لانے والے کی ملاقات کو لوگ آتے ہیں پھر آپس میں کہتی ہیں ذرا اس کو فرصت دو کہ آرام کر لے یہ سخت مصیبت میں تھا پھر پوچھتی ہیں کہ فلاں شخص کیا ہوا اور فلانی نے نکاح کیا یا نہیں جب اس آدمی کا حال پوچھتی ہیں جو مر گیا ہے تو کہتا ہے کہ وہ تو مجھ سے پہلے مر چکا ہے ارواح کہتی ہیں انا للہ وانا الیہ راجعون اس کو نیچے کے ٹھکانے میں جگہ ملی وہ بہت بری جگہ ہے پھر آپ نے فرمایا تمہارے سب اعمال تمہارے عزیز و اقارب کو جو مر چکے ہیں دکھائے جاتے ہیں پھر اگر نیک اعمال ہیں تو خوش ہوتے ہیں اور کہتے ہیں اے اللہ یہ تیرا فضل اور تیری رحمت ہے اس پر اپنی نعمت زیادہ کر اور اسی پر اس کا خاتمہ کر اور برے آدمی کے برے اعمال بھی دکھائے جاتے ہیں تو کہتے ہیں اے اللہ اس کو نیک عمل کی توفیق دے جس سے تو خوش ہو جائے۔

مردوں کو میت کے ذریعے سے سلام بھیجنا

(حدیث) عن ابی لبیبة قال لما مات بشر بن البراء بن معرور وجدت عليه امه وجدا شديدا فقالت يا رسول الله لايزال الهالك يهلك من بني سلمة فهل تتعارف الموتى فارسل الى بشر بالسلام قال نعم والذي نفسي بيده انهم ليتعارفون كما يتعارف الطير في رؤوس الاشجار وكان لايهلك هالك من بني سلمة الا جاء ته ام بشر فقالت يا فلان عليك السلام فيقول وعليك فتقول اقرأ على بشر السلام۔ ۱۹۴۔

۱۹۳۔ اخرجه ابن ابی الدنیا والطبرانی فی الاوسط (منه) المعجم الكبير للطبراني ٤ - ١٥٣ - كنز العمال ٤٢٧٣٨

۱۹۴۔ اخرجه ابن ابی الدنیا (منه)

(ترجمہ) روایت ہے لبیبہ رحمہ اللہ سے کہ بشر کا انتقال ہوا ان کی ماں کو بہت غم اور صدمہ ہوا اکثر رویا کرتی تھیں ایک دن رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور کہا یا رسول اللہ ﷺ میرے خاندان کے آدمی اکثر انتقال کیا کرتے ہیں تو کیا ان کی ارواح ایک دوسرے کو جانتی پہچانتی ہیں اگر پہچانتی ہوں تو میں بشر کو سلام کہلا بھیجوں آپ نے فرمایا ہاں پہچانتی ہیں قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے آپس میں اس طرح جان پہچان رکھتی ہیں جیسے چڑیاں درختوں پر آپس میں جان پہچان رکھتی ہیں پس جب بشر کے خاندان میں کوئی بیمار مرنے کے قریب ہوتا تھا تو بشر کی ماں اس کے پاس جا کر کہتی تھیں کہ میرے لڑکے بشر کو میرا سلام کہنا۔

حضور ﷺ کو میرا سلام

روایت ہے محمد بن منکدر رحمۃ اللہ علیہ سے کہ جابر بن عبداللہ کے پاس میں گیا اور وہ انتقال کر رہے تھے میں نے ان سے کہا کہ رسول اللہ ﷺ کو میرا سلام کہنا ۱۹۵۔

میرے باپ کو سلام کہنا

روایت میں ہے کہ جب ابو قتادہ کا انتقال ہوا تو پندرہ دن کے بعد ان کی لڑکی ام البنین عبداللہ بن انیس کے پاس آئی یہ بیمار تھے ام البنین نے کہا اے چچا میرے باپ کو سلام کہنا ۱۹۶۔

مردے میت سے حالات پوچھتے ہیں

(حدیث) عن أبي هريرة رضي الله عنه رفعه ان المؤمن ينزل به الموت ويعاين مايعاين يود خرجت نفسه والله يحب لقاء ه وان المؤمن تصعد روحه الى السماء فتاتيه أرواح المؤمنين فيستخبرونه عن معارفه من أهل الدنيا فاذا قال تركت فلانا في الدنيا أعجبهم ذلك واذا قال ان

۱۹۵۔ أخرجه ابن أبي الدنيا. (منه)

۱۹۶۔ أخرجه البخاري في تاريخه. (منه)

جب ایک مؤمن کا انتقال ہوا اور جنت کی خوشخبری اس کو دی گئی تو اس نے اپنے دوست کو یاد کیا اور کہا اے اللہ میرا فلاں دوست مجھ کو تیری عبادت اور تیرے رسول اللہ ﷺ کی تابعداری کا حکم کرتا تھا اور نیکی کی طرف مجھے رغبت دلاتا تھا اور برائی سے منع کرتا تھا اور کہتا تھا کہ ہم بھی تم سے ملیں گے اے اللہ تو اس کو ہدایت دے اور نیک راستہ پر چلا اور اس کو بھی وہ دکھا جو مجھ کو دکھایا اور تو اس سے راضی رہ جیسا مجھ سے راضی ہوا پھر جب دوسرے دوست کا انتقال ہوتا ہے تو دونوں کی روحیں ایک جگہ جمع ہوتی ہیں اور ہر ایک دوسرے کو کہتا ہے کہ تم ہمارے اچھے دوست اور اچھے بھائی تھے اور جب ایک کافر مر اور اس کو دوزخ دکھائی گئی تو اپنے دوست کو یاد کیا اور کہا اے اللہ میرا دوست تیری نافرمانی اور تیرے رسول کی نافرمانی اور برے کام کا حکم کرتا تھا اور نیکی سے منع کرتا تھا اور کہتا تھا کہ ہم بھی تم سے ملیں گے اے اللہ تو اس کو گمراہ کر اور اس کو بھی وہ دکھا جو مجھ کو دکھایا اور اپنا غضب اس پر نازل کر جیسے مجھ پر نازل کیا تھا۔ جب دوسرا کافر مرتا ہے تو دونوں کی روحیں ایک جگہ جمع ہوتی ہیں اور ہر ایک دوسرے کو کہتا ہے تو میرا برا دوست اور بدتر تھا۔ ۱۲۹

باب
میت اپنے غسل دینے والے اور کفن پہنانے والے کو پہچانتی ہے اور جنازہ دفنانے جاتے وقت اس کے بارے میں جو کچھ کہا جاتا ہے اسکو سنتی ہے اور فرشتے اسکے ساتھ چلتے ہیں

میت کی پہچان

(حدیث) عن ابی سعید الخدری ان النبی ﷺ قال ان المیت یعرف من یغسله ویحمله ویکفنه ومن یدلیه فی حفرته ۱۳۰

۱۲۹۔ أخرجه البیهقی فی شعب الایمان (۹۰۰۹)

۱۳۰۔ أخرجه احمد والطبرانی فی الاوسط وابن ابی الدنیا والمروزی وابن

چالیس دن تک مومن میت پر زمین روتی ہے

روایت ہے ابن عباس رضی اللہ عنہ سے کہ چالیس دن تک زمین مومن پر روتی ہے۔ ۱۸۷

آسمان و زمین کیوں روتے ہیں

روایت ہے ابو عبید سے کہ جب مومن مرتا ہے تو زمین پکار کر کہتی ہے اللہ کے فلاں بندہ مومن کا انتقال ہو گیا پھر آسمان و زمین اس پر روتے ہیں اللہ تعالیٰ پوچھتا ہے تم دونوں کس واسطے میرے بندہ پر روتے ہو وہ کہتے ہیں جس جگہ اس بندہ کا گزر ہوتا تھا اللہ کو یاد کرتا تھا۔ ۱۸۸

آسمان و زمین کے رونے کی دوسری وجہ

روایت ہے محمد ابن قیس سے کہ یہ دونوں جب مومن بندہ پر روتے ہیں تو آسمان کہتا ہے کہ اس بندہ سے میری طرف ہمیشہ نیک عمل آتا تھا اور زمین کہتی ہے کہ یہ ہمیشہ مجھ پر نیک عمل کرتا تھا۔ ۱۸۹

آسمان کی سرخی اور فرشتوں کا رونا

عطا اور سفیان ثوری اور حسن رحمہم اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں آسمان کے کنارے جو سرخی ہے یہ اس کے رونے کا اثر ہے اور حسن سے روایت ہے کہ اللہ تعالیٰ کسی مومن کی روح جب سفر میں قبض کرتا ہے تو اس کی بندہ سے پوچھتا ہے ... کہ ... اور فرشتوں کو حکم دیتا ہے کہ اس پر کوئی رونے والا نہیں تم ہی اس پر روؤ۔ ۱۹۰

۱۸۷۔ اخرجہ ابن ابی الدنیا والحاکم۔ (منہ)

۱۸۸۔ اخرجہ ابن ابی الدنیا۔ (منہ)

۱۸۹۔ اخرجہ سعید بن منصور و ابن ابی الدنیا۔ (منہ)

۱۹۰۔ اخرجہ ابن ابی الدنیا۔ (منہ)

باب
جس زمین سے آدمی پیدا کیا گیا وہیں دفن کیا جاتا ہے

حبشی وہیں پہ خاک جہاں کا خمیر تھا

(حدیث) عن ابی سعید ان النبی ﷺ مر فی المدینة فرأی جماعة یحفرون قبرا فسأل عنه فقالوا حبشی قدم فمات فقال النبی ﷺ لا اله الا الله سیق من ارضه الی التربة التی خلق منها ۔۱۹۱

(ترجمہ) روایت ہے ابو سعید رضی اللہ عنہ سے کہ نبی ﷺ مدینہ کی طرف جا رہے تھے ایک جماعت کو دیکھا کہ قبر کھود رہی ہیں آپ نے پوچھا کس کے لئے قبر کھودتے ہو لوگوں نے کہا حبشی کے ملک کا ایک شخص یہاں آکر انتقال کر گیا ہے آپ نے فرمایا لا الہ الا اللہ وہ مٹی کھینچ لائی ہے جس سے یہ پیدا کیا گیا ہے۔

اس روایت کو عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ اور ابو الدرداء نے بھی بیان کیا ہے۔

وہیں دفن ہوتا ہے جہاں کی اس کی ناف میں مٹی رکھی ہے

ہلال بن یساف رضی اللہ عنہ نے کہا کہ جو کوئی پیدا ہوتا ہے اس کی ناف میں اس جگہ کی مٹی رکھی ہے جہاں وہ دفن کیا جاتا ہے۔ ۱۹۲

انسان کے متعلق زندگی اور موت وغیرہ کے فیصلے

روایت ہے ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے کہ جو فرشتہ رحم میں بچے کے واسطے مقرر ہے وہ نطفہ کے متعلق بار بار اللہ تعالیٰ سے پوچھتا ہے کہ اس سے بچہ پیدا ہوگا یا نہیں اگر حکم ہوا کہ پیدا ہوگا تو پھر پوچھتا ہے اے رب اس کی زندگی کس قدر

۱۹۱۔ اخرجه البزار والحاکم والبیهقی فی الشعب (منه) مجمع الزوائد ۳: ۴۲ — المستدرک للحاکم ۱: ۳۶۷ — کنز العمال ۴۲۷۶۸

۱۹۲۔ اخرجه الدینوری فی المجالسة (منه)

نیک صالح شخص کے دفن ہونے سے میت کی مغفرت ہوگئی

روایت ہے عبداللہ مزنی رضی اللہ عنہ سے ایک آدمی نے مدینہ میں انتقال کیا اور وہیں دفن کیا گیا کسی نے اس کو خواب میں دیکھا کہ عذاب میں مبتلا ہے پھر ساتویں یا آٹھویں روز دیکھا کہ وہ جنت میں ہے اس نے اس کا سبب پوچھا اس نے جواب دیا کہ میرے بعد ایک نیک مرد یہاں دفن کیا گیا اس نے اللہ تعالیٰ سے چالیس آدمیوں کی اپنے ہمسایوں سے سفارش کی میں بھی ان چالیس میں تھا اللہ تعالیٰ نے اس کی سفارش قبول فرمائی۔ ۱۹۸

روایت ہے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے کہ جنازوں کے ساتھ جو لوگ ہوتے ہیں ان پر اللہ تعالیٰ ایک فرشتہ مقرر کرتا ہے جب یہ لوگ میت کو دفن کر کے لوٹتے ہیں تو وہ فرشتہ قبر سے ایک مٹھی مٹی لوگوں کی طرف پھینکتا ہے اور کہتا ہے تم لوگ اپنی دنیا کی طرف لوٹ جاؤ اللہ تمہاری میت کو تمہارے دل سے بھلا دے اب یہ لوگ اپنی میت کو بھول جاتے ہیں اور اپنے دنیاوی کام میں لگ جاتے ہیں گویا کہ میت ان لوگوں میں سے نہ تھی اور نہ یہ لوگ میت کے تھے۔ اخرجہ مسند الفردوس دیلمی نے اور طوسی نے ضعیف کے طریق سے روایت کیا ہے۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے اللہ تعالیٰ نے قبرستان میں ایک فرشتہ مقرر کر رکھا ہے جب میت کو دفن کر کے لوٹتے ہیں تو قبر کی ایک مٹھی مٹی یہ فرشتہ ان کی طرف پھینکتا ہے اور کہتا ہے تم لوگ اپنی دنیا کی طرف لوٹ جاؤ اور اپنی میت کو بھول جاؤ۔ اس کو علامہ سیوطی نے آمالی ابن بشران میں عطاء کے طریق سے روایت کیا ہے۔

---

۱۹۸ - أخرجه ابن أبي الدنيا في كتاب القبور. (منه)

۱۹۹ - أخرجه البزار (منه)

أحد نجا من ضمة القبر لنجا هذا الصبي۔ ٢٠٩ –

روایت ہے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے کہ نبی ﷺ نے ایک لڑکا یا لڑکی پر نماز جنازہ پڑھی اور فرمایا اگر کوئی شخص قبر سے نجات پاتا تو یہ بچہ نجات پاتا۔

ابن ابی ملیکہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کوئی شخص فشار قبر سے محفوظ نہ رہا اور نہ سعد بن معاذ جن کا ایک رومال دنیا و مافیہا سے بہتر ہے۔

حضرت سعد رضی اللہ عنہ پر قبر کی تنگی کیوں ہوئی

(حدیث) عن الحسن أن النبي ﷺ قال حين دفن سعد بن معاذ انه ضم في القبر ضمة حتى مثل الشعرة فدعوت الله أن يرفه عنه وذلك بأنه كان لا يستبرىء من البول۔ ٢١٠ –

(ترجمہ) حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے جب سعد بن معاذ دفن کیے گئے تو قبر نے ان کو ایسا دبایا کہ وہ ایک بال کے مثل ہو گئے یہ اس وجہ سے کہ پیشاب کے بعد وہ اچھی طرح صفائی نہ کرتے تھے۔

روایت ہے ابراہیم غنوی رضی اللہ عنہ سے کہ ایک شخص حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس گیا اور ایک چھوٹے لڑکے کا جنازہ اس طرف سے گزرا اور اس کو دیکھ کر آپ رونے لگیں میں نے پوچھا آپ کیوں روتی ہیں فرمایا اس بچے پر مجھ کو رحم آتا ہے کہ فشار قبر میں مبتلا کیا جائے گا۔ ٢١١ –

فاطمہ بنت اسد کے سوا قبر کی تنگی سے کوئی نہیں بچا

(حدیث) عن انس أن رسول الله ﷺ قال ما عفي أحد من ضغطة القبر الا فاطمة بنت أسد فقيل يا رسول الله! ولا القاسم ابنك؟ قال:

---

٢٠٩ – أخرجه هناد بن السري في الزهد والطبراني في الأوسط

٢١٠ – أخرجه هناد بن السري في الزهد (منه) اتحاف السادة المتقين ١٠: ٤٢٢ – الموضوعات لابن الجوزي ٣: ٢٣٤.

٢١١ – أخرجه علي بن معبد في كتاب الطاعة والعصيان.

لیا نہیں اور پیٹ کا پورا شکر نہیں ادا کیا۔

(فائدہ) حکیم ترمذی نے لکھا ہے کہ ضغطہ قبر کا سبب یہ ہے کہ ہر آدمی کا کچھ نہ کچھ گناہ ایسا ہو جو اس سے ضرور ہوا ہے ضغطہ سے گناہ کا بدلہ ہو جاتا ہے اس کے بعد اللہ کی رحمت اس پر متوجہ ہوتی ہے حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ کو اسی وجہ سے ضغطہ ہوا کہ پیشاب کے بعد طہارت میں ان سے کچھ تقصیر ہوئی تھی۔ اور انبیاء علیہم السلام سے قبر میں سوال منکر اور نکیر کا نہ ہوگا اور نہ ان کو ضغطہ ہوگا اس واسطے کہ وہ سب گناہوں سے پاک اور معصوم ہیں۔

مغفرت گناہ کے دس اسباب

(فائدہ) علماء نے فرمایا کہ جو گناہ کرے گا وہ مستحق دوزخ کے عذاب کا ہوگا مگر دس چیزیں ہیں کہ ان کے سبب سے دوزخ کا عذاب معاف کیا جاتا ہے ایک یہ کہ صدق دل سے توبہ کرے اور اللہ تعالیٰ اس کی توبہ قبول کرے دوسرے یہ کہ گناہوں سے استغفار کرے اور اللہ تعالیٰ اس کو بخش دے تیسرے یہ کہ گناہ کرنے کے بعد نیکی کرے تو یہ نیکی اس گناہ کو مٹا دیتی ہے چوتھے یہ کہ دنیا میں مصیبت اور بیماری میں مبتلا کیا جائے اور یہ مصیبتیں اس کے گناہوں کا کفارہ ہو جائیں پانچویں یہ کہ ضغطہ قبر میں مبتلا کیا جائے اور قبر میں سختی کی جائے تاکہ گناہوں کا کفارہ عالم برزخ میں ہو اور آخرت میں نجات پائے چھٹے یہ کہ مسلمان بھائی اس کے حق میں دعائے خیر کریں اور اس کے گناہوں کی مغفرت اللہ تعالیٰ سے طلب کریں ساتویں یہ کہ گھر والے اور اولاد یا دوست یا معتقدین نیک کام کرکے اس کا ثواب بخش دیں آٹھویں یہ کہ قیامت کے میدان میں کہ پچاس ہزار برس کا وہ ایک دن ہوگا اس کے خوف اور وحشت سے گناہ مٹ جائیں۔ نویں یہ کہ پیغمبر ﷺ کی شفاعت اس کو نصیب ہو دسویں یہ کہ اللہ تعالیٰ اپنی رحمت سے اس کو بخش دے۔

بیمار کے قل ھو اللہ احد کا ثواب

روایت ہے عبداللہ بن شخیر رضی اللہ عنہ سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے جو

شخص اپنی بیماری میں قل ھو اللہ احد پڑھا کرے گا اور اسی بیماری میں مرے گا تو قبر میں عذاب سے محفوظ رہے گا اور ضغطہ قبر اس کو نہ ہوگا اور قیامت کے دن ملائکہ اپنے ہاتھوں سے اٹھا کر اس کو پل صراط سے پار کر کے جنت کے دروازہ تک پہنچا دیں گے۔

باب
میت کے ساتھ قبر کی گفتگو

قبر کی پکار

(حدیث) عن ابی سعید ان رسول اللہ ﷺ قال: اکثروا ذکر ھاذم اللذات فانہ لم یأت علی القبر یوم الا تکلم فیہ، فیقول: انا بیت الغربة، وانا بیت الوحدة، وانا بیت التراب، وانا بیت الدود، فاذا دفن العبد المؤمن قال لہ القبر: مرحبا واھلا اما ان کنت لأحب من یمشی علی ظھری الی، فاذولیتک الیوم وصرت الیّ فستری صنعی بک، فیتسع لہ مد بصرہ، ویفتح لہ باب الی الجنة واذا دفن العبد الفاجر او الکافر قال لہ القبر: لا مرحبا ولا اھلا اما ان کنت لأبغض من یمشی علی ظھری الیّ فاذ ولیتک الیوم وصرت الیّ فستری صنعی بک قال فیلتئم علیہ حتی یلتقی وتختلف اضلاعہ قال قال رسول اللہ ﷺ باصابعہ فادخل بعضھا فی جوف بعض قال ویقیض اللہ لہ سبعین تنینا لو ان واحدا منھا نفخ فی الارض ما انبتت شیئا مابقیت الدنیا فینھشہ وتخدشہ حتی یفضی بہ الی الحساب قال: وقال رسول اللہ ﷺ انما القبر روضة من ریاض الجنة او حفرة من حفر النار۔ ۳۱۶

۳۱۶۔ اخرجہ الترمذی وحسنہ (متہ) سنن الترمذی ۲۴۰۷ سنن النسائی ۴: ۴ سنن ابن ماجة ۴۲۵۸ مسند احمد بن حنبل ۲: ۲۹۳۔ المستدرک للحاکم ۴: ۳۲۱۔ موارد الظمآن للہیثمی ۲۵۵۹، ۲۵۶۲۔ مجمع الزوائد ۱۰: ۳۰۹۔ الترغیب والترھیب للمنذری ۴: ۲۳۶۔ حلیة الاولیاء ۹: ۲۵۲، ۲۵۵۔ شرح السنة للبغوی ۵: ۲۶۰ مشکوٰة المصابیح ۱۶۷۔ الزھد لابن المبارک ۲: ۳۷۔ میزان الاعتدال ۵۶۱۴۔ لسان المیزان لابن حجر ۱: ۸۱۳

(ترجمہ) روایت ہے ابو سعید رضی اللہ عنہ سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کہ جو چیز تمام دنیا کی لذتوں کو فنا کرنے والی ہے اس کو یاد کرو اس واسطے کہ قبر روز کہتی ہے کہ اپنا وطن چھوڑ کر میرے اندر آؤ گے میں تنہائی کا گھر ہوں میں مٹی کا گھر ہوں میرے اندر سانپ اور بچھو اور کیڑے مکوڑے ہیں اور جب مومن بندہ دفن کیا جاتا ہے تو قبر کہتی ہے تم کو یہاں کا آنا مبارک ہو جو لوگ زمین پر چلتے پھرتے تھے ان سب میں تو اچھا تھا اب تو میرے یہاں آیا اور میرے حوالہ کیا گیا اب میری مہربانی دیکھ پس زمین کشادہ ہوگی اور جنت کی طرف دروازہ کھول دیا جائے گا اور جب بدکار کافر بندہ دفن کیا جاتا ہے تو اس سے قبر کہتی ہے تجھ کو یہاں کا آنا مبارک نہ ہو جو لوگ میری پیٹھ پر چلتے تھے ان سب میں تو بدتر تھا آج تو میرے پاس آیا ہے اب میں اپنا کام تجھ کو دکھاتی ہوں اس وقت قبر مل جائے گی اس کی پسلی پسلی ریزہ ریزہ ہو جائے گی اور اللہ تعالیٰ اس پر ستر اژدہے مقرر کر دے گا وہ اس کو قیامت تک کاٹتے رہیں اگر ایک اژدہا ان میں کا زمین پر پھونک دے تو جب تک دنیا باقی ہے زمین پر کوئی درخت اور گھاس نہ جمے گی پھر فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کہ قبر جنت کا باغ ہے یا دوزخ کی خندق ہے۔

اسی کے مثل ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے۔

قبر کی مردہ سے گفتگو

روایت ہے ابو الحجاج ثمالی رحمۃ اللہ علیہ سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے جب قبر میں مردہ رکھا جاتا ہے تو قبر اس سے کہتی ہے کیا تو نے نہ جانا کہ میں عذاب کا گھر ہوں اور میں اندھیری کوٹھری ہوں اور کیڑے مکوڑے کا مکان ہوں اے ابن آدم تو کیوں غفلت میں تھا اور تکبر سے میرے اوپر اکڑ کر چلتا تھا اگر مردہ نیک

اتحاف السادة المتقين ٩: ٢٢٨، ٥٢٨، ١٠: ٢٢٦، ٢٢٩، ٣٩٧ — المغني عن حمل الأسفار للعراقي ٤: ٣٨٢، ٤٣٤ — تاريخ بغداد للخطيب البغدادي ١: ٣٨٤، ٧: ٢٠٩، ١٢: ٧٣ كنز العمال ٤٢٠٩٥، ٤٢٠٩٦، ٤٢٠٩٧، ٤٢١٢٥، ٤٢١٢٨، ٤٢٦٣٦، ٤٢٧٨٩، ٤٢٧٩٨. تاريخ تهذيب دمشق لابن عساكر ٥: ٤٦٨ — العلل المتناهية لابن الجوزي ٢: ٤١٠.

ہے تو اس کی طرف سے فرشتہ جواب دیتا ہے یہ تو کہتا کہ یہ نیک ہوا اور لوگوں کو اچھے کام کی رغبت دلاتا ہو اور برے کام سے منع کرتا ہو تب بھی عذاب کرتی۔ قبر جواب دے گی اب میں اس کے واسطے سبز باغ ہو جاؤں گی اور اس کا بدن نور کا ہوگا اور اس کی روح اللہ تعالیٰ کی طرف جاتی ہے۔ ٢١٧

قبر کی تیاری کرو

(حدیث) عن ابن عباس قال: قال رسول اللہ ﷺ تجهزوا لقبوركم فان القبر له في كل يوم سبع مرات يقول يا ابن آدم الضعيف ترحم في حياتك على نفسك قبل ان تلقاني اترحم عليك وتكفي مني الردي ٢١٨

(ترجمہ) روایت ہے ابن عباس رضی اللہ عنہ سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے اے لوگو اپنی قبر کا سامان کرو اس واسطے کہ قبر ہر روز سات بار تم لوگوں سے کہتی ہے اے اولاد آدم تم لوگ ضعیف ہو میری مصیبت برداشت نہ کر سکو گے تم لوگ زندگی میں اپنے اوپر رحم کرو میرے اندر آنے سے پہلے جب اپنے اوپر رحم کرو گے تو میرے عذاب سے نجات پاؤ گے۔

افسوس تو نے مردوں سے عبرت نہ پکڑی

روایت ہے محمد بن صبیح رحمۃ اللہ علیہ سے کہ جب مردہ قبر میں رکھا جاتا ہے اور اس کو عذاب ہوتا ہے تو اس کے ہمسائے مردے پکار کر کہتے ہیں اے شخص تیرے سامنے تیرے بھائی دنیا سے گذر گئے اور تو زندہ رہا مگر تو نے ان کو دیکھ کر نصیحت نہ پکڑی اور ہم لوگ بھی تیرے سامنے دنیا سے گذر گئے مگر تو نے اپنا عمل درست نہ کیا اس کے بعد قبرستان کی زمین ہر طرف سے پکار کر کہتی ہے اے غافل تیرے گھر کو دنیا سے تیرے سامنے دھوکا دیا اور تجھ سے پہلے موت نے ان

٢١٧۔ اخرجه ابن ابي الدنيا والحكيم الترمذي وابو يعلى والحمد والحاكم في الكنى والطبراني في الكبير وابو نعيم

٢١٨۔ اخرجه الديلمي (منه) كنز العمال ٤٢٦٤٤ ۔

کو قبر کا راستہ دکھایا اور تو نے دیکھا کہ ان کو اٹھا کر لے گئے اور قبر میں دفن کیا اس کے دوست آشنا سب روتے رہ گئے غافل تو نے ان سے نصیحت کیوں نہیں پکڑی آج تیری آہ وزاری کچھ کام نہ آئے گی۔

(فائدہ) حضرت سفیان ثوری رضی اللہ عنہ نے فرمایا جو آدمی قبر کی یاد زیادہ کرے گا اس کے واسطے قبر جنت کا باغ ہو جائے گی اور جو آدمی قبر کی یاد سے غافل رہے گا اس کی قبر دوزخ کی خندق ہو گی۔ اسے ابن ابی الدنیا نے روایت کیا ہے۔

ایسے دن رات نہیں دیکھے گئے

(فائدہ) انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ دو دن اور دو رات ایسی ہیں کہ ایسی رات اور دن دیکھا نہ سنا۔

پہلا وہ دن ہے جب پروردگار کی طرف سے فرشتہ اس کی رضامندی یا غضب کا حکم لے کر تیرے پاس پہنچے گا۔

دوسرا وہ دن ہے جس دن تو اپنے پروردگار کے سامنے کھڑا ہو گا اور تیرا نامہ اعمال داہنے ہاتھ میں دیں گے یا بائیں ہاتھ میں۔

اور پہلی رات وہ ہے جب مردہ اپنی قبر میں سوئے گا کہ اس سے پہلے کبھی ایسی رات میں نہ سویا تھا۔

اور دوسری وہ رات ہے جس رات کی صبح کو قیامت کا دن ہو گا کہ اس کے بعد رات نہیں ہے اس روایت کو امام بیہقیؒ نے شعب الایمان میں لکھا ہے۔

باب
عذاب قبر اور منکر نکیر کے سوال

عذاب قبر اور منکر نکیر کے سوالات کے بارے میں بے شمار حدیثیں وارد ہیں اور سب کے راوی قوی اور مضبوط ہیں جیسے حضرت انسؓ بن مالک، حضرت تمیم داری، حضرت بشیر بن کمال، حضرت ثوبان، حضرت جابر، حضرت عبداللہ بن رواحہ، حضرت عبادہ بن صامت، حضرت حذیفہ، حضرت عمرو بن حبیب،

حضرت ابن عباس، حضرت ابن عمر، حضرت عبداللہ بن مسعود، حضرت عثمان بن عفان، حضرت عمر بن الخطاب، حضرت عمرو بن العاص، حضرت معاذ بن جبل، حضرت ابو امامہ، حضرت ابو الدرداء، حضرت ابو رافع، حضرت ابو سعید خدری، حضرت ابو قتادہ، حضرت ابو ہریرہ، حضرت ابو موسیٰ، حضرت اسماء اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہم اجمعین۔

قبر کے متعلق اس کے ثواب و عذاب کے بارے میں کتنی حدیثیں پہلے ہم بیان کر چکے ہیں۔ اب یہاں پر چند حدیثیں بیان کرتے ہیں تاکہ کتاب دراز نہ ہو۔

مجھے نماز پڑھنے دو

(حدیث) عن جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ ﷺ إذا ادخلت المیت قبرہ مثلت لہ الشمس عند غروبها فيجلس يمسح عينيه فيقول دعوني اصلي. ۲۱۹ـ

(ترجمہ) روایت ہے جابر رضی اللہ عنہ سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کہ جب میت مومن کو دفن کرتے ہیں تو وہ وقت اس کو ایسا معلوم ہوتا ہے کہ آفتاب قریب غروب کے ہے پس مردہ اٹھ بیٹھتا ہے اور اپنی دونوں آنکھیں ملتا ہے (گویا ابھی وہ خواب سے اٹھا ہے نکیرین اس سے سوال کرتے ہیں تو وہ) کہتا ہے (اس وقت) مجھے نہ بولو ابھی مجھے عصر کی نماز پڑھنی ہے۔

انسان غفلت میں ہے

(حدیث) عن جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ قال سمعت رسول اللہ ﷺ يقول إن ابن آدم لفي غفلة عما خلق له ان اللہ إذا أراد خلقه قال للملك اكتب رزقه اكتب اثره اكتب اجله اكتب شقيا ام سعيدا ثم يرتفع ذلك الملك ويبعث اللہ ملكا آخر فيحفظه حتى يدرك ثم يرتفع ذلك الملك ثم يوكل اللہ به ملكين يكتبان حسناته وسيئاته،

۲۱۹ـ اخرجه ابن ماجه وابن ابي الدنيا وابن ابي عاصم في السنة عنه إتحاف السادة المتقين ۱۰: ۴۶۶ مشكوة ـ ۲۴۸

فاذا حضره الموت ارتفع ذلك الملكان وجاء ملك الموت ليقبض روحه فاذا ادخل قبره رد الروح الى جسده، وجاءه ملكا القبر فامتحناه ثم يرتفعان فاذا قامت الساعة انحط عليه ملك الحسنات وملك السيئات فانشطا كتابا معقودا في عنقه ثم حضرا معه واحد سائق وآخر شهيد. ثم قال رسول الله إن قدامكم لامر عظيم ماتقدرونه فاستعينوا بالله العظيم. ۰۲۲۰

{ترجمہ} روایت ہے جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا کہ اولاد آدم جس کام کے واسطے پیدا کیا گیا ہے اس سے بہت غافل ہے اللہ تعالیٰ جب اس کو پیدا کرنے کا ارادہ کیا تو فرشتہ کو حکم دیا کہ اس کی روزی لکھو اس کا کیا چال لکھو اس کی مدت عمر لکھو اس کے بدبخت ہونے اور نیک بخت ہونے کو لکھو فرشتہ ان سب کو لکھ کر چلا جاتا ہے پھر اللہ تعالیٰ دوسرا فرشتہ اس کے پاس بھیجتا ہے کہ بالغ ہونے تک اس کی حفاظت کرے جب بالغ ہو جاتا ہے تو وہ فرشتہ چلا جاتا ہے اور دو فرشتے اللہ تعالیٰ اس پر مقرر کرتا ہے کہ اس کی نیکی اور بدی لکھیں پھر جب موت کا وقت آتا ہے تو یہ دونوں چلے جاتے ہیں اور ملک الموت آتے ہیں اور روح قبض کرتے ہیں جب دفن کیا جاتا ہے تو روح کو اس کے بدن میں ڈالتے ہیں اور قبر کے دو فرشتے منکر نکیر آتے ہیں اور اس کا امتحان لے کر چلے جاتے ہیں پھر جب قیامت کا دن آئے گا تو نیکی اور بدی لکھنے والا فرشتہ آئے گا اور اس کی گردن میں جو نامہ اعمال لٹکایا ہے اس کو کھولے گا اور ایک فرشتہ آگے سے کھینچے اور دوسرا فرشتہ پیچھے سے ہانکتا ہوا میدان محشر کی طرف لے جائے گا اس کے بعد رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تمہارے آگے اتنا بھاری کام آنے والا ہے کہ تم لوگ اس کا اندازہ نہیں کر سکتے تو چاہئے کہ اللہ تعالیٰ سے مدد طلب کرو۔

۰۲۲۰ اخرجه ابن ابی الدنیا وابو نعیم (منه) تفسیر ابن کثیر ۳۸۲۰۸، جامع احکام القرآن للقرطبی ۱۷ ، ۱۴ - ۱۹ ، ۲۷۸، الفتاوی الحدیثیة لابن حجر الهیثمی ۳۳ - الحبائک فی اخبار الملائک للسیوطی ۷۹

نماز تہجد کی خوبیاں

روایت ہے ابو داؤد بن صامت۔ نبی ﷺ سے کہ جو شخص تہجد کے وقت اٹھے تو چاہئے کہ نماز تہجد کسی قدر بلند آواز سے پڑھے بلند آواز کی شیاطین اور خبیث جن کو دور کرتی ہے اور جو فرشتے ہوا یا مکان میں رہتے ہیں وہ کان لگا کر اس کی آواز سنتے ہیں اور اس کے ساتھ نماز میں شریک ہوتے ہیں جب صبح ہوتی ہے تو یہ رات آنے والی رات کو وصیت کرتی ہے کہ اس کو تہجد کے وقت اٹھا دینا اور اس پر آسانی کر جانا اسی طرح ہر رات دوسری رات کو وصیت کرتی ہے جب اس کی موت کا وقت آتا ہے تو قرآن شریف سرہانے کھڑا ہوتا ہے جب غسل و کفن سے فارغ ہوتے ہیں تو مردے کے سینہ اور کفن کے درمیان میں آتا ہے اور جب دفن کیا جاتا ہے اور منکر و نکیر آتے ہیں تو قرآن شریف میت اور منکر اور نکیر کے درمیان میں آجاتا ہے دونوں فرشتے اس سے کہتے ہیں تو کنارے ہو جا ہم اس سے سوال کریں گے وہ کہتا ہے قسم خدا کی میں اس سے ہرگز جدا نہ ہوں گا جب تک اس کو جنت میں داخل نہ کرالوں گا اگر تم دونوں کو اس کے بارے میں اللہ تعالیٰ کا کوئی حکم ہوا ہے تو بجا لاؤ پھر قرآن شریف میت کی طرف دیکھ کر کہتا ہے تو مجھے پہچانتا ہے وہ کہتا ہے میں نہیں پہچانتا۔ کہتا ہے میں قرآن ہوں مجھ پر تو نے عمل کیا ہے میں نے تجھ کو رات کو جگایا اور دن کو بھوکا پیاسا رکھا اور تیری خواہشوں کو پوری نہ ہونے دیا اور تیرے کان اور آنکھ کو محفوظ رکھا تو سب دوستوں سے مجھ کو سچا دوست دیکھے گا اور سب بھائیوں میں اچھا بھائی پائے گا تو خوش ہو کہ تجھ کو منکر و نکیر کے بعد کوئی خوف اور غم نہیں ہے پھر منکر و نکیر چلے جائیں گے قرآن شریف پروردگار کے پاس جا کر میت کے آرام کی چیزیں طلب کرے گا حکم ہوگا کہ آرام دینے والی چیزیں لے جا پھر پہلے آسمان کے ایک ہزار فرشتے اپنے ساتھ لے کر فرش اور جنت کی قندیلیں اور خوشبودار جنتی پھول لائے گا اور قبر میں فرش بچھائیں گے اور پھولوں کو اس کے سینہ کے پاس رکھیں گے اور میت کو داہنی کروٹ

سنائیں گے اور سب فرشتے آسمان کی طرف چلے جائیں گے اور قرآن قبر کو کشادہ کرے گا جتنی دور تک اللہ تعالیٰ کو منظور ہوگا۔ ۲۲۱ـ

مسلمان کو قبر کے لئے تنبیہ

(حدیث) عن ابن عباس رضی اللّٰہ عنھما قال قال رسول اللّٰہ ﷺ کیف انت یا عمر اذا انتھی بک إلی الأرض محفرلک ثلاثۃ أذرع وشبر فی اذرع وشبرثم اتاک منکرونکیر اسودان یجران اشعارھما کان اصواتھما الرعد القاصف وکان اعینھما البرق الخاطف یحفران الأرض بانیابھما فاجلساک فزعاء فتلتلاک و تھولاک قال یا رسول اللّٰہ ولنا یومئذ علی ماأنا علیہ؟ قال نعم قال أکفیکھما باذن اللّٰہ یا رسول اللّٰہ۔ ۲۲۲ـ

(ترجمہ) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنھما سے روایت ہے کہ حضور ﷺ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے فرمایا اے عمر! تیری کیا حالت ہوگی جب تجھے زمین میں دفن کیا جائے گا اور تیرے لئے تین ہاتھ کا گڑھا کھودا جائے گا اور دو ہاتھ ایک بالشت ناپی جائے گی پھر (دفن کے بعد) تیرے پاس کالے سیاہ منکر و نکیر آئیں گے جو اپنے بالوں کو کھینچتے ہوں گے ان کی آوازیں گویا کہ سخت کڑ کڑانے والی گرج ہیں، اور ان کی آنکھیں گویا کہ اندھا کر دینے والی بجلی ہیں زمین (قبر) کو اپنے دانتوں سے کھودیں گے اور تجھے گھبراہٹ کی حالت میں بٹھا دیں

۲۲۱ـ أخرجہ ابن ابی الدنیا فی التھجد وابن الضریس فی فضائل القرآن و حمید بن زنجویہ فی فضائل الاعمال قال الحافظ ابو موسی المدینی ھذا خبر حسن رواہ احمد بن حنبل وابو خیثمہ وطبقتھما من المتقدمین، عن ابی عبدالرحمن المقری، بسندہ إلی عبادۃ بن الصامت، وقد اخرجہ العقیلی فی الضعفاء وابن الجوزی فی الموضوعات من وجہ آخر، عن عبادۃ مرفوعا وقالا لایصح

۲۲۲ـ أخرجہ البیھقی فی کتاب عذاب القبر وابو داود فی البعث والحاکم فی التاریخ. درمنثور ۴: ۸۲۴ـ بیھقی فی الاعتقاد ص ۲۲۲، ۲۲۳ اثبات عذاب القبر بیھقی ص ۱۰۴ ـ کتاب القبور ابن ابی الدنیا ـ اتحاف السادۃ ۱۰: ۴۱۴ـ حلیہ ابو نعیم، الشریعۃ ص: ۳۶۹، المطالب العالیہ ۴۶۰۳ ـ مسند احمد ۲: ۷۲ ـ موارد الظمآن ۷۷۸ ـ کامل ابن عدی ۲: ۸۵۵.

گے اور تیرے ساتھ سختی سے پیش آئیں گے اور تجھے خوفزدہ کر دیں گے۔ انھوں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ! میں اس دن اسی (ایمان کی) حالت پر ہوں گا جس پر اب ہوں؟ آپ نے فرمایا ہاں (اسی حالت پر ہو گے) تو عرض کیا اے اللہ کے رسول! میں اللہ کے حکم سے ان دونوں کو کافی ہو جاؤں گا۔

حضور ﷺ کو نہ پہچاننے والے کی نجات نہ ہوگی

(حدیث) عن ابی رافع رضی اللہ عنه قال بینما انا مع رسول اللہ ﷺ فی بقیع الغرقد وانا امشی خلفه اذ قال لاهدیت ولااهتدیت قلت مالی یا رسول اللہ ﷺ؟ قال لست ایاك ارید ولكن ارید صاحب هذا القبر سئل عنی، فزعم انه لا یعرفنی فاذا قبر مرشوش علیه ماء حین دفن صاحبه. ۲۲۳ـ

(ترجمہ) روایت ہے ابو رافع رضی اللہ عنہ سے کہ میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ جنت البقیع میں گیا میں آپ کے پیچھے پیچھے چلتا تھا (اور میرے سوا دوسرا نہ تھا) آپ نے فرمایا تو نے ہدایت نہ پائی اور گمراہ ہو گیا میں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ میں کس وجہ سے گمراہ ہو گیا آپ نے فرمایا میں نے تجھ کو نہیں کہا بلکہ اس قبر کی میت کو کہا ابھی اس سے نکیرین نے سوال کیا ہے اور میرے بارے میں پوچھا اس نے جواب دیا کہ میں نہیں جانتا ابو رافع کہتے ہیں کہ وہاں ایک نئی قبر تھی جس پر میت کو دفن کر کے پانی چھڑکا تھا۔

جہنمی کو جنت اور جنتی کو جہنم دکھائی جاتی ہے

(حدیث) عن عائشة رضی اللہ عنها جاءت یهودیة فاستطعمت علی بابی فقالت اطعمونی أعاذكم اللہ من فتنة الدجال ومن فتنة عذاب القبر، فلم ازل احبسها حتی اتی رسول اللہ ﷺ فقلت یا رسول اللہ ﷺ ماتقول هذه الیهودیة قال وما تقول قلت تقول أعاذكم اللہ من فتنة الدجال ومن فتنة عذاب القبر قالت عائشة

۲۲۳ـ اخرجه البزار والطبرانی والبیهقی (منه)۔

رضی اللہ عنہا فقال رسول اللہ ﷺ فرفع یدیہ مدا یستعیذ باللہ من فتنۃ الدجال ومن فتنۃ عذاب القبر ثم قال أما فتنۃ الدجال فإنہ لم یکن نبی إلا وقد حذر أمتہ وسأحذر کموہ بحدیث لم یحذرہ نبی أمتہ إنہ أعور واللہ لیس بأعور مکتوب بین عینیہ کافر یقرؤہ کل مؤمن، فأما فتنۃ القبر فبی تفتنون وعنی تسألون فإذا کان الرجل الصالح أجلس فی قبرہ غیر فزع ولا مشعوف ثم یقال لہ فیم کنت؟ فیقول فی الإسلام فیقال ما ھذا الرجل الذی کان فیکم فیقول محمد رسول اللہ جاء نا بالبینات من عند اللہ فصدقناہ فیفرج لہ فرجۃ قبل النار فینظر إلیھا یحطم بعضھا بعضا فیقال لہ انظر إلی ما وقاک اللہ ثم یفرج لہ فرجۃ إلی الجنۃ فینظر إلی زھرتھا وما فیھا فیقال لہ ھذا مقعدک منھا ویقال علی الیقین کنت وعلیہ مت وعلیہ تبعث إن شاء اللہ وإذا کان الرجل السوء اجلس فی قبرہ فزعا مشعوفا فیقال لہ فیم کنت؟ فیقول لا أدری فیقال ما ھذا الرجل الذی کان فیکم فیقول سمعت الناس یقولون قولا فقلت کما قالوا فیفرج لہ فرجۃ قبل الجنۃ فینظر إلی زھرتھا وما فیھا فیقال لہ انظر إلی ما صرف اللہ عنک ثم یفرج لہ فرجۃ قبل النار فینظر إلیھا یحطم بعضھا بعضا ویقال لہ ھذا مقعدک منھا علی الشک کنت وعلیہ مت وعلیہ تبعث إن شاء اللہ ثم یعذب ۔ ۲۲۳

(ترجمہ) روایت ہے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ میرے پاس ایک یہودی عورت بھیک مانگتی ہوئی آئی اور کہا کہ مجھے کچھ کھانا دو اللہ تم کو دجال کے فتنہ اور عذاب قبر سے بچائے میں نے اس کو روک رکھا یہاں تک

---

۲۲۳ ۔ أخرجہ أحمد والبیہقی بسند صحیح المشعوف بشین معجمۃ ثم عین مہملہ قال أھل اللغۃ الشعف ھو الفزع حتی یذھب بالقلب (منہ) مسند أحمد بن حنبل ۶: ۱۴۰ – الدر المنثور للسیوطی ۴: ۸۳ – اتحاف السادۃ المتقین ۱۰: ۴۶۸ ۔

کہ نبی ﷺ تشریف لائے تو میں نے کہا یا رسول اللہ ﷺ یہ کہتی ہے کہ اللہ تم کو دجال کے فتنہ اور عذاب قبر سے بچائے آپ نے دونوں ہاتھ اٹھا کر اللہ سے پناہ مانگی دجال کے فتنہ اور عذاب قبر سے پھر آپ نے فرمایا دجال کا ایسا فتنہ ہے کہ سب پیغمبروں نے اپنی امت کو اس سے ڈرایا ہے اب میں بھی اس سے ڈراتا ہوں اور وہ بات بتاتا ہوں کہ کسی پیغمبر نے نہیں بتائی وہ داہنی آنکھ کا کانا ہے اس کی پیشانی پر لکھا ہے ک ف ر کل مومن اس کو دیکھ کر پڑھ لے گا۔ اور قبر کا فتنہ یہ ہے کہ اس میں سب مومنوں کا امتحان ہوگا اور میرے متعلق بھی سوال ہوگا جو مرد نیک ہوگا اطمینان سے قبر میں اٹھے گا پھر اس سے پوچھا جائے گا کہ تو کس دین پر تھا وہ جواب دے گا کہ میں اسلام پر تھا پھر پوچھیں گے یہ کون شخص ہیں جو تمہارے پاس تھے وہ جواب دے گا محمد رسول اللہ ﷺ ہیں جو ہمارے پاس اللہ تعالیٰ کی طرف سے واضح نشانیاں لائے تو ہم نے ان کی تصدیق کی۔ پھر اس کے لئے جہنم کی طرف ایک کھڑکی کھولی جائے گی وہ اس کو دیکھے گا کہ جہنم کا ایک حصہ دوسرے کو توڑ رہا ہے۔ تو اسے کہا جائے گا اس کو دیکھ جس سے اللہ تعالیٰ نے تجھ کو بچا لیا ہے۔ پھر اس کے لئے جنت کی طرف کھڑکی کھولی جائے گی تو اس کے گلزار وغیرہ کو دیکھے گا تو اس سے کہا جائے گا یہ اس میں تیرا مقام ہے اور کہا جائے گا تو یقین پر تھا اور اسی پر مرا اور اسی پر تجھے اٹھایا جائے گا ان شاء اللہ۔ اور جب آدمی برا ہوگا تو وہ اپنی قبر میں نہایت گھبراہٹ سے اٹھے گا پھر اس سے کہا جائے گا تو کس حالت میں تھا؟ وہ جواب دے گا میں نہیں جانتا پھر پوچھا جائے گا یہ آدمی کون ہے جو تم میں آیا تھا؟ جواب دے گا میں نے لوگوں کو ایک بات کہتے ہوئے سنا تو میں نے اسی طرح کہا۔ پھر اس کے لئے جنت کی کھڑکی کھولی جائے گی تو وہ اس گل و گلزار وغیرہ کی طرف دیکھے گا۔ اسے کہا جائے گا دیکھ اس کی طرف جس سے اللہ تعالیٰ نے تجھے پھیر دیا۔ پھر اس کے لئے جہنم کی طرف ایک کھڑکی کھولی جائے گی وہ اسے دیکھے گا ایک دوسرے کو توڑ رہی ہے اور اسے کہا جائے گا یہ تیرا مقام ہے تو شک پر تھا اور اسی پر تو مرا اور اسی پر تو اٹھایا جائے گا ان شاء اللہ تم کو اس

عذاب دیا جائے گا۔

شیطان قبر میں بھی آزمائش کرتا ہے

روایت ہے سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ سے کہ جب میت سے سوال کیا جاتا ہے کہ تیرا رب کون ہے اس وقت شیطان ایک طرف سے آکر اپنی طرف اشارہ کرتا ہے کہ میں تیرا رب ہوں جیسا کہ نبی ﷺ نے میت کے دفن کے وقت دعا کی ہے اللھم اعوذہ من الشیطان یعنی اے اللہ اس کو پناہ دے شیطان سے اگر اس وقت اس کے پاس شیطان نہ آتا تو آپ ایسی دعا نہ کرتے۔ ۲۲۵۔

قبر کے جواب سیکھا کرو

(حدیث) عن راشد قال کان النبی ﷺ یقول تعلموا حجتکم فانکم مسئولون حتی ان کان اھل البیت من الانصار یحضر الرجل منھم الموت فیوصونه والغلام اذا عقل فیقولون له اذا سالوك من ربك فقل الله ربی وما دینك فقل الاسلام دینی ومن نبیك فقل محمد رسول اللہ ﷺ ۲۲۶۔

(ترجمہ) راشد رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی ﷺ فرماتے تھے کہ قبر کی دلیل اچھی طرح سیکھو تم سے اس کا سوال کیا جائے گا اور انصار کا یہ طریقہ تھا کہ جب کوئی مرنے کے قریب ہوتا تو قبر کی دلیل سکھاتے تھے اور جب لڑکا عقل والا ہوتا تو اس کو بھی یاد کراتے تھے اور کہتے تھے تجھ سے جب کوئی پوچھے کہ تیرا رب کون ہے تو کہو اللہ میرا رب ہے اور جب کوئی تجھ سے پوچھے کہ تیرا دین کیا ہے تو کہو اسلام میرا دین ہے اور جب کوئی پوچھے تمہارا نبی کون ہے تو کہو محمد ﷺ میرے نبی ہیں۔

اے فرشتو! ہم سے بھی سوال کرتے ہو؟

روایت ہے حسن بن عمار رحمۃ اللہ علیہ سے کہ انہوں نے (محدث) یزید بن ہارون کو

۲۲۵۔ اخرجه الحکیم فی نوادر الاصول (ص۸)۔

۲۲۶۔ اخرجه ابن شاهین فی المسند (منه) اتحاف السادة المتقین ۱۰: ۴۰۲ والدر المنثور للسیوطی ۴: ۸۳ – الحاوی للفتاوی للسیوطی ۲: ۳۶۴۔

ان کی موت کے بعد خواب میں دیکھا اور پوچھا کہ اللہ تعالیٰ نے تمہارے ساتھ کیسا معاملہ کیا کہا میری قبر میں دو فرشتے ہوئے سخت دل خوفناک صورت کے آئے اور سوال کیا تیرا رب کون ہے اور تیرا دین کیا ہے اور تیرا نبی کون ہے تو میں نے اپنی سفید داڑھی پکڑ کر کہا کہ ہم سے ایسا سوال کرتے ہو اس کا جواب تو اسی برس تک لوگوں کو ہم نے سکھایا ہے تب وہ دونوں فرشتے چلے گئے۔ ۲۲۷ ؎

حالت قبر کے کشف کی کرامت

روایت ہے علاء بن عبدالکریم سے کہ ایک شخص مرا اور اس کا ایک بھائی تھا جو آنکھ سے بہت کم دیکھتا تھا اس کے بھائی نے بیان کیا کہ ہم نے اس کو دفن کیا جب سب لوگ چلے گئے تو میں نے اپنا سر قبر پر رکھ کر کان لگایا اندر سے آواز سنی کوئی پوچھتا ہے تیرا رب کون ہے تیرا دین کیا ہے تیرا نبی کون ہے میں نے اپنے بھائی کی آواز سنی اور خوب پہچانا کہ یہ آواز میرے بھائی کی ہے کہتا تھا کہ میرا رب اللہ ہے دین میرا اسلام ہے اور نبی میرے محمد ﷺ ہیں پھر مجھ کو ایسا معلوم ہوا کہ قبر سے دو آدمی نکلے اس وقت میرے بدن کے تمام بال کھڑے ہو گئے اور میں اپنے گھر لوٹ آیا۔ ۲۲۸ ؎

تمہیں ابوبکر رضی اللہ عنہ و عمر رضی اللہ عنہ کا واسطہ مجھے چھوڑ دو

روایت کی ابن نجار نے اپنی تاریخ میں ابوالقاسم سے کہ ہم لوگوں کے استاد تھے جن سے ہم لوگ پڑھا کرتے تھے استاد کے ایک دوست کا انتقال ہوا استاد نے ان کو خواب میں دیکھا اور پوچھا کہ منکر و نکیر کے ساتھ کیسی گذری تو کہا کہ مجھ کو بٹھایا اور پوچھا کہ تیرا رب کون ہے اور تیرا دین کیا ہے اور تیرے نبی کون ہیں میرے دل میں اللہ تعالیٰ نے یہ بات ڈالی کہ میں نے کہا کہ ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہ کا واسطہ دیتا ہوں کہ مجھے چھوڑ دو اس وقت ایک فرشتہ نے دوسرے سے کہا کہ اس نے بڑا واسطہ دیا اس کو چھوڑ دو پھر دونوں مجھے چھوڑ کر چلے گئے اس روایت کو

---

۲۲۷ ؎ اخرجہ السلفی فی الطیوریات۔ (منہ)

۲۲۸ ؎ اخرجہ ابن ابی الدنیا فی کتاب القبور و ابن جریر فی تھذیبہ۔ (منہ)

ابن جریر نے تہذیب الآثار میں لکھا ہے۔

کشف قبر کی کرامت

روایت ہے محمد بن نصر رحمۃ اللہ علیہ سے کہ میرے باپ نماز جنازہ پڑھنے کے
بہت شائق تھے جو کوئی ملاقاتی یا غیر ملاقاتی انتقال کرتا اس کی نماز پڑھتے انہوں
نے مجھ سے بیان کیا کہ ایک بار ایک میت کے جنازہ کے واسطے میں گیا جب اس کو
دفن کرنے لگے دو روشنیں قبر میں داخل ہوئیں پھر ایک تو نکل کر چلی گئی اور
دوسری رہ گئی اور سب لوگ قبر میں مٹی ڈالنے لگے میں نے کہا اے لوگو مردہ
کے ساتھ زندہ کو بھی دفن کرتے ہو لوگوں نے کہا اس میں کوئی زندہ نہیں ہے
میں نے کہا شاید مجھے شبہ ہو گیا ہے پھر میں نے کہا کہ یقیناً میں نے دیکھا کہ دو
روشنیاں آئیں ایک چلی گئی دوسری رہ گئی جب دفن کرکے سب لوگ چلے گئے تو
میں ٹھہر گیا کہ شاید اللہ تعالیٰ اس کا بھید مجھ پر کھولے میں نے دس بار سورۃ یٰس
اور دس بار سورۃ تبارک الذی پڑھ کر اللہ کے دربار میں عاجزی کی اور دعا کی کہ یا
رب اس کا بھید مجھ پر ظاہر کر دے میری عقل حیران ہے مجھے اپنے دین میں بھی
شبہ پڑ گیا ناگاہ قبر پھٹ گئی اس سے ایک شخص نکل کر تیزی سے چلا میں نے کہا
اے شخص میں تجھ کو خدا کی قسم دیتا ہوں کہ ذرا ٹھہر جا مجھے تجھ سے کچھ پوچھنا ہے
اس نے کچھ خیال نہ کیا یہاں تک کہ میں نے دوبار اور تین بار کہا تب اس نے کہا
تیرا نام نصر ہے میں نے کہا ہاں اس نے کہا تو مجھے نہیں پہچانتا ہے میں نے کہا نہیں
کہا ہم دونوں رحمت کے فرشتے ہیں ہم کو اللہ نے اس شخص کے واسطے مقرر کیا
ہے جو کہ نبی ﷺ کی سنت پر عمل کرے اور مر جائے تو ہم دونوں اس کی قبر میں
جاتے ہیں اور قبر کی رونق اس کو بتاتے ہیں یہ کہہ کر غائب ہو گیا۔ ۲۲۹

(فائدہ) اکثر روایتوں میں آیا ہے کہ قبر میں دو فرشتے سوال کرتے ہیں اور
بعض روایت میں ہے کہ ایک فرشتہ سوال کرتا ہے اور بعض روایت میں آیا ہے کہ
بعد دفن کے جب سب لوگ واپس جاتے ہیں تو سوال کرتے ہیں اور بعض میں

۲۲۹۔ اخرجہ اللالکائی فی السنۃ (منہ)

ہے کہ ان سے پہلے سوال کرتے ہیں سو یہ اختلاف تو میوں کے مختلف احوال پر
موقوف ہے جس نے گناہ زیادہ کیا ہے ان سب کے چلے جانے کے بعد
سوال کرتے ہیں تاکہ تنہائی کے سبب سے اس پر خوف اور سختی زیادہ ہو اور چلے
جانے سے پہلے اس واسطے سوال کرتے ہیں کہ لوگوں کے موجود رہنے سے
خوف اور سختی کم ہو اور جس نے نیک اعمال زیادہ کئے ہیں اس کی آسانی کے
واسطے صرف ایک فرشتہ آتا ہے اور بعض علماء نے فرمایا ہے کہ دو فرشتے آتے ہیں
مگر سوال ایک ہی کرتا ہے۔

(فائدہ) جو آدمی جنگل یا میدان میں مر گیا اور دفن نہیں ہوا اس سے بھی
سوال کیا جاتا ہے اور اس پر عذاب کیا جاتا ہے یا اس کو ثواب دیا جاتا ہے لیکن اللہ
تعالیٰ نے انسان کی آنکھوں پر پردہ ڈال دیا ہے کہ دیکھ نہیں سکتے جس طرح فرشتہ
اور شیطان کے دیکھنے سے آنکھوں پر پردہ ڈالا ہے اس کے بدن میں روح ڈالی جاتی
ہے مگر ہم اس کے زندہ ہونے کو نہیں جان سکتے جیسے بے ہوش اور سکتہ کی
بیماری والا آدمی زندہ ہوتا ہے مگر ہم اس کی زندگی کو نہیں جان سکتے اور اس کو
ضغطہ قبر بھی ہوتا ہے زمین و آسمان کے درمیان کی ہوا اسکی گور بنی ہے اور ہم کو خبر
نہیں ہوتی جس کے دل میں ایمان ہے وہ ان سب کو سچ جانتا ہے اور تصدیق کرتا
ہے اللہ تعالیٰ نے روز میثاق میں حضرت آدم علیہ السلام کی پیٹھ سے تمام ارواح کو
نکالا اور سب سے اپنے رب ہونے کا اقرار لیا اور سب نے اقرار کیا کہ تو ہمارا رب
ہے جس طرح اس پر ایمان لانے اسی طرح اس پر بھی ایمان لانا فرض ہے۔

(فائدہ) منکر و نکیر کی صورت سب جانداروں کی صورت سے علیحدہ ہے نہ
آدمی سے مشابہ ہیں نہ فرشتے سے نہ جانور سے نہ چوپایہ سے بلکہ ان کی شکل نئی قسم
کی ہے جو کسی سے مشابہت نہیں رکھتی ان میں محبت نہیں جو کوئی ان کو دیکھے تا
اپنے حواس میں نہ رہے گا مگر مومن کے ایمان کے سامنے یہ فرشتے نرم ہو
جاتے ہیں اور مومن کو خوف نہیں ہوتا۔

(فائدہ) جب قبر میں سوال کے واسطے روح بدن میں ڈالتے ہیں تو مردہ زندہ

ہوتا ہے مگر یہ زندگی ایسی نہیں ہوتی جیسے ہم لوگوں کی ہوتی ہے کہ چلنے پھرنے کھانے کی حاجت ہو بلکہ یہ دوسری قسم کی زندگی ہے جو اس زندگی کے مثل نہیں ہے اسی زندگی میں منکر و نکیر کا سوال اور امتحان ہوتا ہے اس زندگی کی مثال یوں سمجھنا چاہئے کہ جاگتے ہوئے آدمی کی حیات ہے اور سوتے ہوئے آدمی کی بھی حیات ہے اس حیات کو موت نہیں کہہ سکتے اسی طرح میت میں روح ڈالنے کے بعد ایک حیات ہے اور یہ حیات دنیوی حیات کے درمیان کی ایک چیز ہے جیسے نیند حیات موت کے درمیان کی چیز ہے اب اگر بدن موجود رہے یا سڑ گل جائے یا ریزہ ریزہ ہو جائے یا ٹکڑہ ٹکڑہ کر کے اڑا دیا جائے ہر صورت میں یہ حیات باقی رہتی ہے۔

(فائدہ) جس نے نشہ پیا اور نشہ کی حالت میں مر گیا تو قبر میں بھی نشہ کی حالت میں داخل ہوگا اور نشہ کی حالت میں نکیرین کو دیکھے گا اور جب عقل و سمجھ ٹھکانے نہ ہوگی تو نکیرین کا سوال نہ سمجھے گا اور جواب بھی نہ دے گا۔

باب
وہ لوگ جن سے قبر میں سوال نہیں کیا جائے گا

ابو القاسم سعدی نے کتاب الروح میں لکھا ہے کہ صحیح احادیث میں آیا ہے کہ بعض میت کو قبر میں عذاب نہ ہوگا اور نہ ان کے پاس منکر و نکیر آئیں گے اور یہ تین قسم کے ہیں۔

ایک وہ کہ ایسے نیک عمل کئے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے ان سے عذاب قبر اور سوال منکر نکیر کا موقوف کر دیا ہے (مثلاً جہاد میں شہید ہو گئے)

دوسرے وہ ہیں کہ موت کے وقت ان پر ایسی سختی کی گئی کہ اس کے عوض میں عذاب و سوال اٹھا دیا جائے گا۔

تیسرے وہ ہیں کہ ایسے دن (مثلاً جمعہ کے دن یا جمعہ کی رات) دنیا سے گذرے کہ اس دن عذاب و سوال نہیں ہے۔

مجاہدین قبر میں سوالوں سے محفوظ

(حدیث) عن أبي أيوب قال قال رسول الله ﷺ من لقي العدو فصبر حتى يقتل أو يغلب لم يفتن في قبره۔ ۲۳۰۔

(ترجمہ) روایت ہے ابو ایوب رضی اللہ عنہ سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے جس نے جہاد میں دشمن سے مقابلہ کیا اور مضبوط دل ہو کر لڑا یہاں تک کہ وہ قتل کیا گیا یا دشمن پر غالب ہوا وہ قبر میں عذاب نہ کیا جائے گا۔

دار السلام کی سرحد پر چوکیدار کی موت کا اجر

(حدیث) عن سلمان سمعت رسول الله ﷺ يقول رباط يوم وليلة خير من صيام شهر وقيامه وإن مات جرى عليه عمله الذي كان يعمله وأجري عليه رزقه وأمن من الفتان۔ ۲۳۱۔

(ترجمہ) روایت ہے سلمان رضی اللہ عنہ سے کہ میں نے سنا رسول اللہ ﷺ کو فرماتے تھے جہاد میں دشمن کے مقابلہ کے واسطے دار الاسلام کی سرحد پر ایک دن ٹھہرنا ایک مہینہ کے روزہ اور ایک مہینہ کی رات کی عبادت سے افضل ہے اگر وہ اس درمیان میں مر گیا تو جو نیک عمل کرتا تھا اس کا ثواب ہمیشہ اس کے نامہ اعمال میں لکھتے رہیں گے اور اس کی روزی اللہ تعالیٰ کے یہاں سے اس کو برابر ملا کرے گی اور منکر نکیر کے سوال سے محفوظ رہے گا۔

سرحدوں کا محافظ چوکیدار قیامت تک ثواب لیتا رہے گا

(حديث) عن فضالة بن عبيد عن رسول الله ﷺ قال كل ميت يختم عمله إلا الذي مات مرابطًا في سبيل الله فإنه ينمو عمله إلى يوم القيامة ويأمن من فتنة القبر۔ ۲۳۲۔

۲۳۰۔ أخرجه النسائي والطبراني في الأوسط (منه) المعجم الكبير للطبراني

۲۳۱۔ مجمع الزوائد للهيثمي ۵: ۲۷۷ — كنز العمال ۱۰۴۹۶، ۱۰۶۶۲

۲۳۱۔ أخرجه مسلم (منه)

۲۳۲۔ أخرجه الترمذي وصححه (منه) صحيح مسلم (الإمارة) باب ۵۰ رقم ۱۶۳

روزہ رکھے گا وہ عذاب قبر سے محفوظ رہے گا۔

جمعہ کے دن یا رات میں مرنے والا عذاب قبر سے محفوظ

(حدیث) عن ابن عمرو رضی اللہ عنہما قال قال رسول اللہ ﷺ ما من مسلم یموت یوم الجمعة أو لیلة الجمعة إلا وقاه اللہ فتنة القبر۔ ۲۳۵؎

(ترجمہ) روایت ہے ابن عمرو رضی اللہ عنہما سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے جو مسلمان جمعہ کے دن یا جمعہ کی رات میں مرے گا تو اللہ تعالیٰ اس کو عذاب قبر سے نجات دے گا۔

جمعہ کے دن میں مرنے کے انعامات

(حدیث) عن عطاء بن یسار قال قال رسول اللہ ﷺ ما من مسلم او مسلمة یموت لیلة الجمعة أو یوم الجمعة إلا وقی عذاب القبر و فتنة القبر ولقی اللہ ولا حساب علیه وجاء یوم القیامة ومعه شهود یشهدون له بالجنة أو طابع ۲۳۶؎

(ترجمہ) عطاء بن یسار سے روایت ہے کہ فرمایا نبی علیہ السلام نے جو مسلمان مرد یا عورت جمعہ کے دن یا جمعہ کی رات میں مرے گا وہ عذاب قبر اور منکر نکیر کے سوال سے امن میں ہوگا اور قیامت کے دن اس سے حساب نہیں لیا جائے گا اور اس کے اعمال اس کے جنتی ہونے پر گواہی دیں گے۔

چھوٹے بچوں سے سوال ہوگا؟

(فائدہ) چھوٹے بچے مرتے ہیں ان سے سوال قبر ہونے میں اختلاف ہے بعض علماء نے فرمایا ہے کہ نہیں ان سے سوال نہیں کئے جاتے اور بعض نے کہا ہے

۲۳۵؎ أخرجه أحمد والترمذی وحسنه وابن أبی الدنیا والبیهقی (منه) سنن الترمذی ۱۰۷٤ مسند أحمد بن حنبل ۲ ۱٦۹- مشكاة المصابیح ۱۳٦۷- الترغیب والترهیب للمنذری ٤۔۳۷۳- مشكل الآثار للطحاوی ۱۰۸۰۹ ۱۰۹- كنز العمال ۲۱۰٤٥ - كشف الخفاء ۲۔۲۹٤۔

۲۳٦؎ أخرجه حمید فی ترغیبه من طریق ابن جریج وهذا الحدیث لطیف حسن صرح فیه بنفی الفتنة والعذاب معا (منه)

ہوسکتی ہے کہ یہ بعد جمعہ کے دن وہی مومن مرے کا انتقال ہے ہاں ٹھیک
وقت ہے فرمایا رسول اللہ ﷺ نے جو مومن جمعہ کے دن یا جمعہ کی رات میں
مرے گا اس کو شہید کا ثواب ملے گا اور شہید ہی مرے گا۔

باب
قبر کی سختی اور مومن کی آسانی

قبر آخرت کی پہلی منزل ہے

(حدیث) عن هانئ مولى عثمان قال كان عثمان إذا وقف على قبر بكى حتى يبل لحيته فيقال له تذكر الجنة والنار فلا تبكي وتبكي من هذا فيقول إن رسول الله ﷺ قال إن القبر أول منازل الآخرة فإن نجا منه فما بعده أيسر منه وإن لم ينج منه فما بعده أشد منه وقال رسول الله ﷺ ما رأيت منظرا إلا والقبر أفظع منه۔ ؎۲۳۲

(ترجمہ) روایت ہے ہانی سے کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ جب کسی قبر کے پاس ہوتے تو اس قدر روتے کہ داڑھی تر ہو جاتی، کسی نے پوچھا کہ جنت اور دوزخ کا ذکر ہوتا ہے تو آپ نہیں روتے اور قبر کو دیکھ کر اس قدر روتے ہیں فرمایا کہ میں نے سنا رسول اللہ ﷺ سے آپ فرماتے تھے کہ قبر آخرت کی منزلوں میں سے پہلی منزل ہے جس نے اس سے نجات پائی اس کے بعد اس سے زیادہ آسان منزل ہے اور جس سے نجات نہ ہوئی اس کے بعد کی منزل زیادہ سخت منزل ہے اور فرمایا رسول اللہ ﷺ نے جو کچھ میں نے دیکھا مگر قبر کو سب سے زیادہ سخت پایا۔

وطن سے دور مرنے والے کا اجر

(حدیث) عن ابن عمرو قال توفي رجل بالمدينة فصلى عليه رسول الله ﷺ فقال يا ليته مات في غير مولده فقال رجل من الناس لم يا

؎۲۳۲ أخرجه الحاكم وابن ماجه والبيهقي وهناد في الزهد وعبد بن ... سنن ابن ماجه ۴۲۶۷ - سنن الترمذي ۲۳۰۸ - مستدرك الحاكم ۱/ ۳۷۱

رسول اللہ قال یا الرجل اذا توفی فی غیر مولدہ قیس لہ من مولدہ الی منقطع اثرہ فی الجنۃ۔ ۲۳۸ ۔

(ترجمہ) روایت ہے ابن عمرو رضی اللہ عنہ سے کہ ایک شخص نے مدینہ میں انتقال کیا اور نماز جنازہ رسول اللہ ﷺ نے پڑھائی اور فرمایا کیا خوب ہوتا اگر یہ شخص سفر میں مرا ہوتا ایک صحابی نے عرض کی یا رسول اللہ ﷺ اس کی کیا وجہ آپ نے جواب دیا جو آدمی اپنے گھر سے جتنی دور مرے گا اتنی ہی دور تک حساب سے جنت میں اس کو زیادہ جگہ دی جائے گی۔

ایسی ہی روایت ابن مسعود سے بھی کی ہے۔

قبر جنت کا باغ ہے یا دوزخ کا گڑھا

(حدیث) عن ابی سعید الخدری قال قال رسول اللہ ﷺ انما القبر روضۃ من ریاض الجنۃ او حفرۃ من حفر النار وعن ابن عمر ایضا۔ ۲۳۹ ۔

(ترجمہ) روایت ہے ابو سعید خدری اور ابن عمر رضی اللہ عنہما سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے قبر جہنم کی خندقوں سے ایک خندق ہے یا جنت کے باغوں سے ایک باغ ہے (یعنی کافر اور بدکار کے حق میں جہنم کی خندق ہے کہ طرح طرح کا عذاب ہوگا اور مومن نیک کار کے حق میں جنت کا باغ ہے کہ طرح طرح کا آرام اور ثواب ملے گا۔)

روزانہ تین بار قبر کی پکار

حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے روایت ہے کہ ہر روز تین بار قبر کہتی ہے کہ میں کیڑے مکوڑے کا گھر ہوں میں اندھیری کوٹھری ہوں میں تنہائی کا گھر ہوں۔ ۲۴۰ ۔

---

۲۳۸ ۔ اخرجہ احمد والنسائی وابن ماجہ (منہ) کنز العمال ۴۲۶۶۹ ۔ تفسیر ابن کثیر ۶: ۵۵۴۔

۲۳۹ ۔ اخرجہ ابن مندہ عن ابی سعید و اخرجہ البیہقی فی عذاب القبر وابن ابی الدنیا عن ابن عمر (منہ) سنن الترمذی ۲۴۶۰ ۔ الترغیب والترہیب للمنذری ۴: ۲۳۸ ۔ اتحاف السادۃ المتقین ۱۰: ۳۹۷ ۔

۲۴۰ ۔ اخرجہ ابن ابی شیبۃ فی المصنف والصابونی فی المائتین وابن مندہ

مومن کی قبر

روایت ہے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ مومن قبر میں سرسبز باغ میں رہتا ہے اس کی قبر ستر گز چوڑی کی جاتی ہے اور اس میں ایسی روشنی ہوتی ہے جیسے چودھویں رات کا چاند۔ ۲۳۱۔

قبر کی لمبائی چوڑائی

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ قبر چالیس ۴۰ گز لمبی اور چالیس ۴۰ گز چوڑی کی جاتی ہے۔ ۲۳۲۔

ایک قبر کی عجیب حالت

روایت ہے شریک بن عبداللہ سے کہ میں نے کوفہ میں ایک میت پر نماز جنازہ پڑھی اور قبر میں بھی داخل ہوا اور اس کو لحد پر رکھنے لگا اتفاقاً ایک اینٹ گر پڑی میں نے اپنے کو دیکھا کہ کعبہ میں ہوں اور طواف کر رہا ہوں اور کعبہ اور حجر اسود کی صورت میرے سامنے موجود ہے۔ ۲۳۳۔

قبر کی مختلف وسعتیں (حکایت)

روایت ہے عمرو بن مسلم رحمۃ اللہ علیہ سے کہ ایک مرد قبر کھودنے والے نے مجھ سے بیان کیا کہ میں نے دو قبروں کو کھود کر تیار کیا اور تیسری قبر کھود رہا تھا کہ مجھ آفتاب کی گرمی معلوم ہوئی میں نے قبر کے اوپر اپنی چادر پھیلا دی اور اس کے سایہ میں کھودنے لگا اتفاقاً میں نے دیکھا کہ دو شخص گھوڑے پر سوار آئے اور پہلی قبر پر کھڑے ہو کر ایک نے دوسرے سے کہا لکھو اس نے پوچھا کیا لکھوں کہا تین میل لمبی اور تین میل چوڑی پھر دوسری قبر پر آئے اور کہا لکھو اس نے پوچھا کیا لکھوں کہا جہاں تک نگاہ پہنچتی ہے پھر تیسری قبر پر آئے میں وہیں کھود

۲۳۱۔ أخرجه ابن منده (منه)

۲۳۲۔ أخرجه علي بن معبد (منه)

۲۳۳۔ أخرجه ابن أبي الدنيا (منه)

يعلى قلت نعم قال فانه يعذب في يسير من الأمر قلت وما هو قال كان يمشي بين
يمشي بين الناس بالنميمة وكان لا يتنزه البول ثم ذكر قصة الجريدة ۲۵۹ـ

(ترجمہ) یعلیٰ بن مرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نبی ﷺ کے ساتھ
ایک قبرستان میں گیا اور قبر سے عذاب میں مبتلا ہونے کی آواز سنی میں نے
عرض کی یا رسول اللہ میں نے فلاں قبر کی آواز سنی ہے آپ نے فرمایا تم نے سنا
میں نے کہا ہاں یا رسول اللہ آپ نے فرمایا یہ مردہ لوگوں کی چغلخوری کرتا تھا اور
پیشاب سے حفاظت نہ کرتا تھا۔

اس کا سر آگ میں گھرا ہوا تھا

روایت ہے کہ حویرث رحمۃ اللہ علیہ سے کہ میں ایک بار مقام اثایہ کی طرف گزرا
دیکھا کہ ایک شخص قبر سے نکل کر میری طرف چلا اس کا چہرہ اور سر آگ سے
گھرا تھا اور تمام بدن زنجیر سے جکڑا تھا اس نے فریاد کی کہ اے اللہ کے بندے مجھے
پانی پلا اس درمیان میں اسی قبر سے دوسرا آدمی نکل آیا اور کہنے لگا اس کافر کو پانی نہ
پلانا اور اس کو کھینچ کے گھسیٹ کر لے چلا یہاں تک کہ دونوں اس قبر میں چلے
گئے۔ حویرث کہتے ہیں یہ حال دیکھ کر میری سواری کی اونٹنی بھاگی اور میں اس کو
سنبھال نہ سکا اور مقام عرق الظبیہ میں پہنچ کر میں نے اونٹنی بٹھائی اور مغرب و
عشاء کی نماز پڑھ کر روانہ ہوا صبح ہوتے ہی مدینہ پہنچا اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ
کی خدمت میں حاضر ہو کر اس واقعہ کو بیان کیا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے
بوڑھے آدمیوں کو بلا کر مردے کا حال دریافت کیا ایک بوڑھے نے کہا اے امیر
المؤمنین میں جانتا ہوں وہ قبیلہ بنو غفار کا آدمی تھا جاہلیت کے زمانہ میں مر گیا یہ
مہمانوں کا حق بھی ادا نہ کرتا تھا۔ ۲۶۰ـ

۲۵۹ـ أخرجه البيهقي في دلائل النبوة –يعلى بن مرة– وهو يعلي بن سيابة
وسيابة أمه (عنه) دلائل النبوة للبيهقي ۷: ۴۲.
۲۶۰ـ أخرجه ابن أبي الدنيا في القبور (عنه)

ایک دو جرموں کی سزا

(حدیث) عن ابن مسعود رضی اللہ عنہ عن النبی ﷺ قال أمر بعبد من عباد اللہ أن یضرب فی قبرہ مائة جلدة فلم یزل یسئل اللہ ویدعوہ حتی صارت واحدة فامتلأ قبرہ علیہ نارا فلما ارتفع عنہ أفاق فقال علی ما جلدتمونی قالوا إنک صلیت صلوة بغیر طہور و مررت علی مظلوم فلم تنصرہ. ٢٩١ ـ

(ترجمہ) روایت ہے ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے ایک شخص متقی اور پرہیزگار تھا جب اس کا انتقال ہوا اور دفن کر کے سب لوگ روانہ ہوئے تو اللہ تعالیٰ نے عذاب کے فرشتہ کو حکم دیا کہ اس کو درے مارو فرشتہ نے درہ مارنے کا ارادہ کیا تو اس نے کہا میں اللہ تعالیٰ کا تابعدار اور عبادت گزار بندہ ہوں پھر اللہ تعالیٰ سے دعا کی حکم ہوا کہ اس کو پچاس درے مارو پھر دعا کی اور روتے کی ہوئی یہاں تک کہ حکم ہوا کہ ایک درہ مارو فرشتے نے ایک درہ مارا کہ اس کی قبر آگ سے بھر گئی اور عذاب قبر میں مبتلا ہوا جب کچھ افاقہ ہوا تو فرشتے سے پوچھا کہ مجھ کو کس گناہ کے عوض میں درہ مارا گیا فرشتے نے جواب دیا کہ ایک دن تو نے بغیر وضو کے نماز پڑھی تھی اور تو ایک مظلوم کے پاس سے گزرا وہ فریاد کرتا تھا تو نے اس کی مدد نہ کی۔

آگ کی مقراضوں سے چمڑے کاٹے جا رہے تھے

(حدیث) عن أبی موسی الاشعری أن رسول اللہ ﷺ قال رأیت رجالا تقرض جلود ہم بمقاریض من نار قلت ما شأن ہؤلاء قال ہؤلاء الذین یتزینون إلی ما لایحل لہم ورأیت جبا خبیث الریح فیہ صیاح قلت ما ہذا قال ہن نساء یتزین إلی ما لایحل لہن ورأیت قوما اغتسلوا فی ماء الحیات قلت ما ہؤلاء قال ہم قوم خلطوا عملا صالحا و آخر سیئا. ٢٩٢ ـ

---

٢٩١ ـ أخرجہ البخاری و أبو الشیخ فی کتاب التوبیخ

٢٩٢ ـ أخرجہ الخطیب و ابن عساکر من حدیث أبی موسی الاشعری رضی اللہ عنہ ودتہ بالدر المنثور للسیوطی ٣ـ٤/٢٧٤ ـ کنز العمال ٣٩٥٥٩.

(ترجمہ) روایت ہے ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کہ میں نے خواب میں چند مردوں کو دیکھا کہ ملائکہ ان کے گوشت کو آگ کی قینچی سے کاٹتے ہیں میں نے پوچھا یہ کون لوگ ہیں کہا یہ وہ لوگ ہیں جو اپنے اچھے کپڑے پہن کر ناجائز کام میں جاتے تھے۔ اور میں نے دیکھا ایک کنواں سخت بدبودار نہایت گندگی والا ہے اس میں سے شور و فریاد کی آواز آتی ہے میں نے پوچھا یہ کون لوگ ہیں کہا یہ وہ عورتیں ہیں کہ اچھے اچھے کپڑے پہنتی تھیں ناجائز کام کے واسطے اور میں نے دیکھا کچھ لوگوں کو (کہ آدھا بدن ان کا خوبصورت ہے اور آدھا بدن انتہا درجہ کا بدصورت) ان لوگوں نے آب حیات میں غسل کیا (تمام بدن ان کا خوبصورت ہو گیا اور بدصورتی جاتی رہی) میں نے پوچھا یہ کون لوگ ہیں کہا یہ وہ لوگ ہیں کہ دنیا میں اچھے کام کرتے تھے اور کچھ برے کام بھی (اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے ان کو بخش دیا۔)

حضورؐ کے مشاہداتِ عذاب

(حدیث) عن علی ابن ابی طالب رضی اللہ عنہ قال صلی بنا رسول اللہ ﷺ صلاة الفجر فلما قضی الصلوة التفت الینا وقال رأیت ملکین أتیانی اللیلة فأخذا بضبعی فانطلقا بی إلی السماء الدنیا فمررت بملک وأمامه آدمی وبیده صخرة یضرب بها هامة الآدمی فیقع دماغه جانبا وتقع الصخرة جانبا قلت ما هذا قالا لی امضه فمضیت فإذا أنا بملک وأمامه آدمی وبید الملک کلوب من حدید فیضعه فی شدقه الأیمن فیشقه حتی ینتهی إلی أذنه ثم یأخذ فی الأیسر فیلتئم الأیمن قلت ما هذا قالا لی امضه فمضیت فإذا أنا بنهر من دم یمور کمور المرجل علی فیه قوم عراة وعلی حافة النهر ملائکة بأیدیهم مدرتان کلما طلع قذفوه بمدرة فتقع فی فیه ویتسفل الی أسفل ذلک النهر قلت ما هذا قالا لی امضه فمضیت فإذا أنا ببیت أسفله أضیق من أعلاه

فيه قوم عراة توقد من تحتهم النار إذا أمسكت على أنفي من نتن ما أجد من ريحهم قلت من هؤلاء قالا لي امضه فمضيت فإذا أنا بتل أسود عليه قوم مخبلون تنفخ النار في أدبارهم فتخرج من أفواههم ومناخرهم وآذانهم وأعينهم قلت ما هذا قالا لي امضه فمضيت فإذا أنا بنار مطبقة موكل بها ملك لا يخرج منها شيء إلا أتبعه حتى يعيده فيها قلت ما هذا قالا لي امضه فمضيت فإذا أنا بروضة وإذا فيها شيخ جميل لا أجمل منه وإذا حوله الولدان وإذا شجرة ورقها كآذان الفيلة فصعدت ما شاء الله من تلك الشجرة وإذا أنا بمنازل لا أحسن منها من درة جوفاء وزبرجدة خضراء وياقوتة حمراء قلت ما هذا قالا لي امضه فمضيت فإذا بنهر عليه جسران من ذهب وفضة على حافتي النهر منازل لا منازل أحسن منها من درة جوفاء وزبرجدة خضراء وياقوتة حمراء وفيها قدحان أباريق تطرد قلت ما هذا قالا لي انزل فنزلت فضربت بيدي إلى إناء منها فغرفت ثم شربت فإذا هو أحلى من العسل وأشد بياضا من اللبن وألين من الزبد فقال لي أما صاحب الصخرة الذي رأيت يضرب بها هامة الآدمي فيقع دماغه جانبا وتقع الصخرة جانبا فأولئك الذين كانوا ينامون عن صلاة العشاء الآخرة ويصلون الصلوات لغير مواقيتها يضربون بها حتى يصيروا إلى النار وأما صاحب الكلوب الذي رأيت فأولئك الذين كانوا يمشون بين المسلمين بالنميمة فيفسدون بينهم فهم يعذبون بها حتى يصيروا إلى النار وأما الذين يقذفون بمدرة فأولئك أكلة الربا يعذبون حتى يصيروا إلى النار وأما القوم العراة فأولئك الزناة وذلك نتن فروجهم يعذبون حتى يصيروا إلى النار وأما القوم المخبلون فأولئك الذين يعملون عمل قوم الفاعل والمفعول به فهم يعذبون حتى يصيروا إلى النار وأما النار المطبقة فتلك جهنم وأما الروضة فتلك جنة المأوى

وأما الشيخ الذي رأيت فهو ابراهيم وحوله ولدان المسلمين وأما الشجرة فهي سدرة المنتهى والمنازل التي فيها فتلك منازل أهل عليين من النبين والصديقين والشهداء والصالحين وأما النهر فهو الكوثر الذي أعطاك الله وهذه منازلك و منازل أهل بيتك. ۲۶۳ـ

(ترجمہ) روایت ہے حضرت علی کرم اللہ وجہ سے کہ نبی ﷺ نے ایک دن نماز فجر سے فارغ ہو کر فرمایا رات میں نے خواب دیکھا کہ دو فرشتے میرے پاس آئے اور میرے دونوں بازو پکڑ کر آسمان دنیا پر لے گئے یہاں ایک فرشتہ کو دیکھا کہ اس کے ہاتھ میں ایک بھاری پتھر ہے اور ایک آدمی کے سر پر وہ پتھر مارتا ہے ایسی سخت مار کہ اس کا دماغ اور دونوں طرف کا کلہ دور جا کر گرتا ہے جب فرشتہ پتھر اٹھانے جاتا ہے تب تک اس کا دماغ اور کلہ درست ہو جاتا ہے اور پھر پتھر مارتا ہے میں نے اپنے ساتھ والے فرشتوں سے پوچھا یہ کیسا آدمی ہے اس نے کہا آگے چلئے میں آگے بڑھا ایک فرشتہ کو دیکھا کہ اس کے ہاتھ میں لوہے کی سیخ ہے جس کا سر ٹیڑھا ہے ایک آدمی اس کے سامنے ہے اس کے منہ میں داہنی طرف سے سیخ ڈال کر کان تک پھاڑتا ہے پھر بائیں طرف جاتا ہے اور سیخ منہ میں ڈال کر کان تک پھاڑتا ہے اتنے عرصہ میں داہنا منہ درست ہو جاتا ہے میں نے فرشتوں سے پوچھا یہ کیسا آدمی ہے کہا آگے چلئے میں آگے بڑھا ایک نہر خون کی دیکھی وہ ایسے جوش و خروش سے جاری ہے جیسے دیگ چولہے پر جوش مارتی ہوا س نہر میں آدمیوں کی ایک جماعت ہے جو ننگے بدن ہیں اور نہر کے کنارے فرشتے ہیں ان کے ہاتھ میں پتھر ہے جب وہ جماعت تیرتی ہوئی کنارے آتی ہے فرشتے پتھر مارتے ہیں وہ پتھر ان کے منہ میں گھس جاتا ہے پتھر کے صدمہ سے لوگ نہر میں نیچے اور بہت دور جا رہتے ہیں میں نے پوچھا یہ کیسے ہیں کہا آگے چلئے۔

میں آگے بڑھا ایک مکان دیکھا جس کے نیچے کا حصہ کشادہ اور اوپر کا حصہ تنگ

۲۶۳ـ أخرجه ابن عساكر في تاريخه ۶:۹۸ (منه) — الدر المنثور ۶: ۱۸۸۔

ہے مثل تنور کے اور آگ سے بھرا ہے اس میں ایک جماعت آدمیوں کی ہے ننگی اور بے ستر ہے اور شور و فریاد کرتی ہے ان سے سخت بدبو آتی ہے میں نے پوچھا یہ کیسے لوگ ہیں کہا آگے چلئے۔ میں آگے بڑھا ایک سیاہ ٹیلہ دیکھا اس پر ایسے آدمی ہیں جن کے نیچے سے آگ بھڑکتی ہے اور ان کے منہ اور ناک اور کان اور آنکھ سے آگ کا شعلہ نکلتا ہے میں نے پوچھا یہ کیسے لوگ ہیں کہا آگے چلئے۔ میں آگے بڑھا دیکھا کہ یہاں آگ دور تک جلتی ہے اس پر ایک فرشتہ خوفناک مقرر ہے کوئی شعلہ اڑ کر باہر جاتا ہے وہ فوراً جمع کرتا ہے میں نے پوچھا یہ کون ہے کہا آگے چلئے میں آگے بڑھا ایک باغ نہایت سبز دیکھا طرح طرح کے پھول کھلے ہیں اس میں نہایت خوبصورت ایک بوڑھے آدمی بیٹھے ہیں ایسا خوبصورت کوئی نہیں ہو سکتا ان کے آس پاس بہت سے لڑکے ہیں اس باغ میں ایک درخت ہے اس کے پتے بڑے بڑے ہاتھی کے کان کے مثل ہیں میں اوپر گیا جہاں تک اللہ نے چاہا وہاں میں نے مکانات دیکھے اچھے اچھے عمدہ خوبصورت جو موتی اور زبرجد سبز اور یاقوت سرخ کے بنے تھے پوچھا یہ کیسے مکانات ہیں کہا آگے چلئے۔ جب آگے بڑھا تو ایک نہر ملی اس پر دو پل سونے اور چاندی کے تھے اور دونوں کنارے پر اچھے اچھے محل تھے ان سے اچھا کوئی محل نہیں ہو سکتا موتی اور زبرجد سبز اور یاقوت سرخ کے بنے تھے کنارے پر پیالے اور لوٹے رکھے تھے میں نے پوچھا یہ کیا ہے کہا اس میں جا کر دیکھئے میں اس کے کنارہ پر گیا اور ایک پیالہ نہر سے پانی نکالا اور پیا شہد سے زیادہ میٹھا اور دودھ سے زیادہ سفید تھا اور مکھن سے زیادہ ملائم اور پاکیزہ تھا۔ (اب میں نے فرشتوں سے کہا آج کے جو عجائبات ہم نے دیکھے ہیں اس کو بیان کرو) انہوں نے کہا جن کے سر کچلے جاتے تھے اور دماغ اور گلے دور جا کر گرتے تھے یہ وہ لوگ ہیں جو عشاء کی نماز نہ پڑھتے تھے اور باقی نمازوں کو بے وقت پڑھتے تھے یہ عذاب ان پر قیامت تک کرتے رہیں گے۔ اور جس کا منہ تیز سے پھاڑتے تھے یہ وہ لوگ ہیں جو مسلمانوں کے درمیان چغلخوری کرتے تھے اور جھوٹ اور غیبت سے مسلمانوں میں تفرقہ ڈالتے اور فساد کرتے تھے یہ عذاب ان کو قیامت تک

کرتے رہیں گے۔ اور جو خون کی نہر میں غوطہ لگاتے تھے اور ان کے منہ میں پتھر لقمہ دیتے تھے یہ وہ لوگ ہیں جو سود کھاتے تھے یہ عذاب ان کو قیامت تک کرتے رہیں گے۔ اور جو مرد عورتیں ننگی آگ کے تنور میں تھے یہ وہ لوگ ہیں جو زنا کرتے تھے یہ عذاب ان کو قیامت تک کرتے رہیں گے اور جو سیاہ ٹیلے پر ہیں اور ان کے منہ اور ناک اور کان اور آنکھ سے آگ کا شعلہ نکلتا ہے یہ وہ لوگ ہیں جو عمل قوم لوط کا کرتے تھے فاعل اور مفعول دونوں یہ عذاب ان کو قیامت تک کرتے رہیں گے اور جو آگ دور تک چلتی ہے وہ جہنم ہے اور جو باغ سرسبز ہے وہ جنت عدن ہے۔ اور بوڑھے آدمی حضرت ابراہیم خلیل اللہ ہیں۔ اور جو لڑکے ان کے گرد ہیں وہ مسلمانوں کے بچے ہیں جو بچپن میں مر گئے اور وہ درخت سدرۃ المنتہی ہے اور نہر کے کنارے جو محل ہیں وہ انبیاء اور صدیقین اور صلحاء اور صالحین کے محل ہیں اور وہ نہر حوض کوثر ہے جسے اللہ تعالیٰ نے آپ کو عنایت کی ہے اور وہ محل آپ کا محل ہے اور آپ کے اہل بیت کا۔

(فائدہ) علماء نے فرمایا ہے کہ یہ حدیث دلالت کرتی ہے کہ عذاب قبر حق ہے ہر شخص کو اپنے عمل کے موافق عذاب قبر کا مزہ چکھنا ہے اس واسطے کہ انبیاء کا خواب بھی وحی ہے اللہ تعالیٰ کی طرف سے اور حق ہے اور آپ نے فرمایا ہے کہ یہ عذاب قیامت تک ان پر کیا جائے گا۔

ایسی خطرناک سزائیں

(حدیث) عن ابی امامة قال خرج علینا رسول اللہ ﷺ بعد صلوٰۃ الصبح فقال إني رأيت رؤيا وهي حق فاعقلوها اتاني رجل فاخذ بيدي فاستتبعني حتى أتى جبلا وعرا طويلا فقال لي ارقه قلت لا أستطيع فقال إني سأسهله لك فجعلت كلما رفعت قدمي وضعتها على درجة حتى استوينا على سواء الجبل فانطلقنا فاذا نحن برجال ونساء مشققة أشداقهم قلت ماهؤلاء قال هؤلاء الذين يقولون مالايفعلون ثم

انطلقنا فإذا نحن برجال ونساء مسمرة أعينهم وآذانهم قلت ماهؤلاء
الذين يرون أعينهم مالاترى ويسمعون آذانهم مالايسمعون ثم
انطلقنا فإذا نحن بنساء معلقات بعراقيبهن مصوبة رؤسهن تنهش
أثداءهن الحيات قلت ماهؤلاء قال هؤلاء اللتي يمنعن أولادهن
ألبانهن ثم انطلقنا فإذا نحن برجال ونساء معلقين بعراقيبهن مصوبة
رؤوسهم يلحسون من ماء قليل وحمأة قلت ماهؤلاء قال هؤلاء الذين
يصومون ثم يفطرون قبل تحلة صومهم ثم انطلقنا فإذا نحن برجال
ونساء أقبح شيء منظرا وأقبحه لبوسا وأنتنه ريحا كأنما ريحهم
ريح المراحيض قلت من هؤلاء قال هؤلاء الزانيات والزناة ثم انطلقنا
فإذا نحن بموتى أشد شيء انتفاخا وأقبحه ريحا قلت ماهؤلاء قال
هؤلاء موتى الكفار ثم انطلقنا فإذا نحن برجال تحت ظلال الشجرة
قلت ماهؤلاء قال هؤلاء موتى المسلمين ثم انطلقنا فإذا نحن بغلمان
وجوار يلعبون بين نهرين قلت ماهؤلاء قال هؤلاء ذرية المؤمنين ثم
انطلقنا فإذا نحن برجال أحسن شيء وجوها وأحسنه ثوبا وأطيبه
ريحا كأن وجوههم القراطيس قلت ماهؤلاء قال هؤلاء الصديقون
والشهداء والصالحون ۲۶۳ .

(ترجمہ) روایت ہے ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے کہ متوجہ ہوئے آپ دن
رسول اللہ ﷺ ہم لوگوں کی طرف بعد نماز کے اور فرمایا میں نے خواب دیکھا
ہے یہ حق اور سچا ہے اس کو سمجھو پس آیا ایک شخص میرے پاس اور میرا
ہاتھ پکڑ کر لے چلا راستہ میں بہت اونچا ایک پہاڑ ملا مجھ سے کہا اس پر چڑھو میں
نے کہا میں چڑھ نہیں سکتا کہا میں آپ کے واسطے پہاڑ کو نرم کر دیتا ہوں پھر جب
نرم کر دیا تو میں نہایت آسانی سے اس کے اوپر چڑھ گیا میں نے دیکھا کہ پہاڑ

۲۶۳ - أخرجه ابن خزيمة وابن حبان والحاكم والطبراني وابن مردويه في
تفسيره والبيهقي . قوله مصرية أي مشقوقة إلى أسفل (منه) فتح الباري ج
صفحہ ۱۲ ، ۴۴۱

لواطت کی سزا

(حدیث) عن انس مرفوعا قال من مات من امتی یعمل عمل قوم لوط نقله الله إليهم حتى يحشر معهم۔ ۲۶۵

(ترجمہ) روایت ہے انس رضی اللہ عنہ سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے میری امت میں سے جو شخص قوم لوط کا عمل کرے گا اس کو گھسیٹ کر اس کی قبر قوم لوط کی طرف پہنچا دے گی اور قیامت کے دن اس کا حشر بھی انھیں کے ساتھ ہوگا۔

چنانچہ تاریخ ابن عساکر میں لکھا ہے کہ ایک شخص سرحد میں مرا اور اسی جگہ دفن کیا گیا تیسرے دن اس کی قبر کھودی گئی لحد کے کل تختے درست تھے اور میت غائب تھی پھر ہم لوگوں نے دیکھ کر جراح سے اس کا حال دریافت کیا انھوں نے جواب دیا کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے جو شخص عمل قوم لوط کا کرتا ہے اس کی قبر کھینچ کر قوم لوط کے ساتھ کر دی جاتی ہے اسی کے ساتھ اس کا حشر ہوگا۔

قبر سے گدھے کا سر نکلتا تھا

روایت کی ہے اصفہانی نے ترغیب میں عوام بن حوشب سے کہ میں ایک قبیلہ میں گیا وہاں ایک قبر تھی عصر کے بعد وہ قبر پھٹ گئی اور اس میں سے ایک آدمی نکلا اس کا سر گدھے کا تھا اور بدن آدمی کا اس نے تین بار گدھے کے مثل آواز کی اور قبر میں چلا گیا اور قبر برابر ہوگئی میں نے لوگوں سے اس کا حال دریافت کیا تو بیان کیا کہ یہ شخص شراب پیتا تھا جب نشہ سے ہوش میں آتا تو اس کی ماں نصیحت کرتی اور کہتی اے میرے بچے خدا تعالیٰ کا خوف کر وہ جواب دیتا تو کیا گدھی کے مانند بکتی ہے وہ شخص بعد عصر کے مرا اس وقت سے ہمیشہ بعد عصر کے یہ قبر پھٹتی ہے اور وہ شراب خوار نکل کر تین بار گدھے کے مانند چیختا ہے پھر قبر برابر ہو جاتی ہے۔

---

۲۶۵ - الفردوس للدیلمی ۵۹ کنز العمال ۱۳۴۲۰ - الحاوی للفتاوی للسیوطی ۱۱۰۲ - الدرر المنتثرة في الأحاديث المشتهرة للسيوطي ۱۶۱

دشمن صحابہ کو سانپ لپٹا ہوا تھا

روایت کی ابو اسحاق رحمۃ اللہ علیہ نے کہ مجھے ایک میت کے غسل دینے کو بلایا گیا جب میں نے اس کا کپڑا اٹھایا تو دیکھا کہ اس کے گردن میں ایک سانپ لپٹا ہے مجھے تعجب ہوا لوگوں نے بیان کیا کہ یہ شخص اصحاب رسول اللہ ﷺ کو برا کہتا تھا۔

عبید اللہ بن زیاد قاتل حسینؓ کی عبرتناک سزا

روایت ہے کہ عبید اللہ بن زیاد کے سر میں ناک کے سوراخ سے ایک سانپ داخل ہو کر منہ سے نکلا پھر منہ میں داخل ہو کر ناک کے دوسرے سوراخ سے باہر نکلا اسی طرح کئی بار داخل ہوا اور نکلا پھر ایک طرف چلا گیا اور لوٹ آیا پھر اسی طرح داخل ہوتا اور نکلتا رہا کسی کو یہ معلوم نہ ہوا کہ یہ سانپ کہاں سے آیا اور کہاں گیا۔

عبدالرحمٰن بن ملجم قاتل حضرت علی کی عبرتناک سزا

روایت ہے عصمت عبادانی سے کہ میں ایک میدان میں جاتا تھا ایک گرجا دیکھا اس کے حجرہ میں ایک پادری بیٹھا تھا میں نے اس سے کہا تم وہ عجیب چیز جس کو یہاں دیکھا ہے بیان کرو اس نے کہا ایک دن میں نے دیکھا کہ ایک سفید چڑیا شتر مرغ کے برابر اس پتھر کی چٹان پر بیٹھی اس نے قے کیا ایک سر پھر پاؤں پھر پنڈلی نکلی اور جب قے کرتی تھی کسی عضو کو تو وہ عضو فوراً دوسرے عضو سے مل جاتا تھا یہاں تک کہ ان اعضاء سے ایک مرد بیٹھا ہوا تیار ہو گیا۔ جب اٹھنے کا قصد کیا چڑیا نے چونچ ماری اور ایک ایک عضو کر کے اس کے تمام اعضاء کو کھا گئی یہ واقعہ کئی دن تک برابر ہوتا رہا مجھ کو بہت تعجب ہوا اور اللہ تعالیٰ کی قدرت کا پورا یقین ہوا اور یقین ہوا کہ اس بدن کو اللہ تعالیٰ مرنے کے بعد زندہ کرتا ہے ایک دن میں نے اس کی طرف متوجہ ہو کر کہا اے طائر میں تجھ کو اللہ تعالیٰ کا واسطہ دیتا ہوں کہ تو ذرا ٹھہر جا میں اس آدمی سے اس کا حال پوچھوں اور وہ اپنا قصہ مجھ سے بیان کرے چڑیا نے نہایت فصیح زبان سے عرض کی کہ سارا عالم میرے رب کا ملک

سے فوراً تختہ لگا کر قبر کو برابر کر دیا اور اپنی ماں کے پاس جا کر پوچھا کہ میری بہن کس حال سے دنیا سے گزری تھی ماں نے کہا وہ نماز آخر وقت میں پڑھتی تھی اور کبھی بے وضو بھی پڑھ لیتی تھی اور جب ہمسایہ لوگ سو جاتے تو ان کے دروازوں پر جاتی اور کان لگا کر ان کی باتیں سنتی اور لوگوں سے بیان کرتی۔ ٢٦٨ء

جنابت کا غسل نہ کرنے والے کی قبر میں خوفناک آواز

روایت ہے ابان بن عبد اللہ سے کہ میرا ہمسایہ مر گیا میں اس کے غسل اور کفن دفن میں شریک ہوا جب قبر میں میت کے اتارنے کا قصد کیا تو ایک جانور بلی کے مثل دیکھا ہر چند کہ اس کے دفع کرنے کی کوشش کی مگر وہ دفع نہ ہوا ناچار دوسری قبر میں دفن کرنے کا ارادہ کیا اس میں بھی اسی جانور کو دیکھا اس جگہ سے بھی وہ دفع نہ ہو سکا پھر تیسری قبر میں دفن کرنا چاہا یہاں بھی اسی جانور کو دیکھا اور کسی طرح دفع نہ ہو سکا ناچار اسی میں دفن کیا جب مٹی کو برابر کیا تو ایک آواز خوفناک قبر سے سنی لوگوں نے اس کی بی بی سے اس واقعہ کو بیان کیا اور دریافت کیا کہ وہ کیا عمل کرتا تھا اس نے جواب دیا کہ وہ جنابت کا غسل نہ کرتا تھا۔ ٢٦٩ء

قبر کے عذاب کی میخوں پر آگ نے بھی اثر نہ کیا

ابن قیم نے کتاب الروح میں ذکر کیا ہے کہ بغداد میں ایک شخص لوہاروں کی بازار میں لوہے کی میخیں بیچنے کو لے گیا ایک لوہار نے خریدا جب بھٹی میں ڈال کر دھونکا تو آگ نے اس پر کچھ اثر نہ کیا اور نہ وہ میخیں سرخ ہوئیں نہ نرم ہوئیں اور ہتوڑے کا بھی اس پر اثر نہ ہوا یہاں تک کہ لوہار عاجز ہو گیا ناچار ہو کر اس سے دریافت کیا کہ یہ میخیں تجھ کو کہاں ملیں اس نے حیلے حوالے کی باتیں کیں جب زیادہ اصرار کیا تو کہا کہ میں نے ایک پرانی قبر کھلی ہوئی دیکھی اور میت کی ہڈیوں میں میخیں لگی تھیں میں نے نکالنے کی بڑی تدبیر کی مگر کسی طرح نکل نہ سکیں

---

٢٦٨ - أخرجه ابن أبي الدنيا (منه)

٢٦٩ - نقله الحافظ ابن رجب من رواية الهيثم ابن عدي. (منه)

یہاں تک کہ ہڈیوں کو ریزہ ریزہ کر کے میں نے نکالا۔

میت آگ کے درمیان میں تھی

ابن قیم نے ذکر کیا ہے کہ مجھ سے بیان کیا ابو عبداللہ نے کہ میں بچے عمر سے بعد عصر کے نکلا ایک باغ میں پہنچا اور قبل غروب آفتاب کے چند قبریں دیکھیں ان میں سے ایک قبر میں آگ بھڑک رہی ہے اور نہایت تیز شعلہ نکلتا ہے جیسے شیشہ گر کی بھٹی اور میت آگ کے درمیان میں ہے میں نے دریافت کیا کہ یہ کس کی قبر ہے معلوم ہوا کہ یہ شخص سودا بیچنے میں لوگوں کو دھوکہ دیتا تھا آج اس کا انتقال ہوا ہے۔

اس مردہ کا عمل سیاہ رنگ کا تھا

عبدالکافی بیان کرتے ہیں کہ میں ایک جنازہ میں شریک ہوا وہاں سیاہ رنگ کا ایک آدمی تھا جب سب لوگ نماز جنازہ کے لئے کھڑے ہوتے وہ علیحدہ چلا گیا اور دفن کے وقت اس نے میری طرف دیکھا اور کہا کہ میں اس کا عمل ہوں اور قبر میں میت کے ساتھ داخل ہو گیا اور نظر سے چھپ گیا۔ ۲۰۶

قبر اور برزخ کیا ہیں

(فائدہ) علماء نے فرمایا ہے عذاب برزخ کو عذاب قبر کہتے ہیں اور برزخ کہتے ہیں دنیا و آخرت کے درمیانی مدت کو جو کوئی میت ہو دنیا سے جاتا آخرت میں پہنچنے تک عالم برزخ میں ہے اور جس میت کو اللہ تعالیٰ عذاب کرنے کا ارادہ کرتا ہے اس کو اسی عالم برزخ میں عذاب کرتا ہے چاہے میت کو دفن کریں یا جانور کو کھلا دیں یا سولی پر چڑھا دیں یا جلا کر خاک کر دیں یا ریزہ ریزہ کر کے ہوا میں اڑا دیں یا دریا میں غرق کر دیں اللہ تعالیٰ اس کے عذاب کرنے پر ہر طرح قادر ہے جس طرح چاہے عذاب کرے اور عذاب برزخ کو اسی واسطے عذاب قبر کہتے ہیں کہ اکثر یہ عذاب قبر میں ہوتا ہے اور یہ عذاب ہلکا ہلکا قیامت تک ہوتا رہتا ہے قیامت میں

۲۰۶ - ذکرہ الحافظ ابو محمد المقدسی البرزلی فی ترجمۃ (۲۸۶)

ظلمة وخلفه ظلمة وعن يمينه ظلمة وعن يساره ظلمة ومن فوقه ظلمة ومن تحته ظلمة فهو متحير فيها فجاءه حجه وعمرته فاستخرجاه من الظلمة وادخلاه النور ورأيت رجلاً من امتي يكلم المؤمنين ولا يكلمونه فجاءته صلة الرحم فقالت يا معشر المؤمنين كلموه فكلموه ورأيت رجلاً من أمتي يتقي وهج النار وشررها بيده عن وجهه فجاءته صدقته فصارت ستراً على وجهه وظلاً على رأسه ورأيت رجلاً من امتي أخذته الزبانية من كل مكان فجاءه امره بالمعروف ونهيه عن المنكر فاستنقذاه من أيديهم وادخلاه مع ملائكة الرحمة ورأيت رجلاً من أمتي جاثياً على ركبتيه بينه وبين الله حجاب فجاءه حسن خلقه فأخذ بيده فادخله على الله ورأيت رجلاً من أمتي قد هوت به صحيفته من قبل شماله فجاءه خوفه من الله فأخذ صحيفته فجعلها في يمينه ورأيت رجلاً من أمتي قد خف ميزانه فجاءه افراطه فثقلوا ميزانه ورأيت رجلاً من أمتي قائماً على شفير جهنم فجاءه وجله من الله فاستنقذه من ذلك ومضى ورأيت رجلاً من أمتي هوى في النار فجاءته دموعه التي بكى بها من خشية الله في الدنيا فاستخلصته من النار ورأيت رجلاً من امتي قائماً على الصراط يرعد كما ترعد السعفة فجاءه حسن ظنه بالله فسكن رعدته ومضى ورأيت رجلاً من أمتي على الصراط يزحف أحياناً ويحبو أحياناً فجاءته صلوته عليّ فأخذت بيده فاقامه ومضى على الصراط ورأيت رجلاً من أمتي انتهى الى أبواب الجنة فغلقت الأبواب دونه فجاءته شهادة أن لاإله إلا الله ففتحت له الابواب وادخلته الجنة ورأيت ناساً تقرض شفاههم فقلت يا جبرئيل من هؤلاء قال المشاؤن بين الناس بالنميمة ورأيت رجالاً معلقين بألسنتهم فقلت من هؤلاء يا جبرئيل قال

هؤلاء الذين يرمون المؤمنين والمؤمنات بغير ما اكتسبوا. ۱۷۲ -

(ترجمہ) روایت ہے عبد الرحمن بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے کہ رسول اللہ ﷺ ایک دن ہم لوگوں کے پاس تشریف لائے اور فرمایا کہ میں نے آج کی رات عجیب خواب دیکھا ہے ایک شخص کو دیکھا جو میری امت میں سے ہے کہ اس کے پاس ملک الموت آئے تاکہ اس کی روح قبض کریں اس وقت اس کا احسان جو اپنے ماں باپ کے ساتھ کیا تھا آیا اور ملک الموت کو رخصت کیا۔ اور ایک شخص کو اپنی امت میں سے دیکھا کہ جب اس کو رخصت کرکے واپس ہوئے تو عذاب قبر اس پر نازل ہوا اس نے وضو نے آکر عذاب سے چھڑا لیا اور ایک شخص کو اپنی امت میں سے دیکھا کہ جو تنگی کی حالت میں ہے شیاطین نے اس کو رنج و مشقت میں ڈالا ہے پس اللہ کا ذکر آیا اور اس کو شیاطین سے نجات دلائی۔ اور ایک شخص کو اپنی امت میں سے دیکھا کہ ملائکہ عذاب نے اس کو تسکین اور خوف زدہ کر دیا ہے پس اس کی نماز آئی اور چھڑا لیا۔ اور ایک شخص کو اپنی امت میں سے دیکھا کہ مارے پیاس کے زبان نکالے ہوئے ہے جب پانی پینا چاہتا ہے روک دیا جاتا ہے پس اس کا روزہ آیا اور پانی پلایا اور سیراب کیا۔ اور ایک شخص کو اپنی امت میں سے دیکھا کہ اس سے کچھ دور انبیاء حلقہ کئے بیٹھے ہیں جب وہ ان کے پاس آنے کا قصد کرتا ہے تو منع کیا جاتا ہے پس اس کا غسل جنابت آیا اور اس کا ہاتھ پکڑ کر میرے پہلو میں بٹھا دیا۔ اور ایک شخص کو اپنی امت سے دیکھا کہ اس کے چاروں طرف نہایت اندھیرا ہے وہ پریشان ہے کہ کدھر جاؤں کیا تدبیر کروں پس اس کا حج اور عمرہ آیا اور اندھیرے سے نکال کر نور کی روشنی میں لئے۔ اور ایک شخص کو اپنی امت سے دیکھا کہ وہ مومنوں سے بات کرتا ہے مگر وہ اس کی بات نہیں سنتے اور نہ جواب

۱۷۲ـ اخرجه الطبراني في الكبير والحكيم الترمذي في نوادر الاصول والاصبهاني في الترغيب قال القرطبي هذا حديث عظيم ذكر فيه اعمالا خاصة تنجي من اهوال خاصة ... مجمع الزوائد ۷:۱۷۹ – تفسير ابن كثير ۴:۲۶۱ اتحاف السادة المتقين ۷:۲۲۳، ۸:۱۱۹ – تهذيب تاريخ دمشق لابن عساكر ۳:۵

دیتے ہیں پس اس کا سلوک جو قرابت داروں کے ساتھ کیا تھا آیا اور پکار کر کہا
اے ایمان والو اس سے گفتگو کرو پس سب نے گفتگو کی اور ایک شخص کو اپنی امت
سے دیکھا کہ دوزخ کے شعلہ اور گرمی سے بچنے کے واسطے دونوں ہاتھ اپنے منہ پر
رکھے ہوئے ہے پس اس کا صدقہ آیا اور دیوار بن کر اس کو گرمی سے بچایا اور اس پر
سایہ کر دیا۔ اور ایک شخص کو اپنی امت سے دیکھا کہ ملائکہ عذاب نے ہر طرف
سے اس کو گھیرا ہے پس اس نے دنیا میں جو نیکی کرنے کا حکم اور برائی سے بچنے کا
حکم لوگوں کو سنایا تھا وہ آیا اور فرشتوں سے چھڑا لیا اور ملائکہ رحمت کے حوالے کیا
اور ایک شخص کو اپنی امت سے دیکھا کہ گھٹنوں کے بل اللہ تعالیٰ کے دربار میں
جاتا ہے لیکن درمیان میں ایک پردہ پڑا ہے پس اس کی اچھی خصلت آئی اور ہاتھ
پکڑ کر اللہ تعالیٰ کے دربار میں پہنچا دیا۔ اور ایک شخص کو اپنی امت سے دیکھا کہ
اس کا نامہ اعمال بائیں طرف سے آیا پس اللہ تعالیٰ کا خوف جو دنیا میں اس کے دل
میں تھا وہ آیا اور اس کا نامہ اعمال داہنے ہاتھ میں دے دیا۔ اور ایک شخص کو اپنی
امت سے دیکھا کہ حساب کے وقت اس کی نیکی کا وزن ہلکا ہو گیا پس اس کا فرط آیا
اور وزن کو بھاری کر دیا۔ (فرط ان بچوں کو کہتے ہیں جو بچپن میں مر گئے اور ماں باپ
نے ثواب کی امید سے ان پر صبر کیا۔) اور ایک شخص کو اپنی امت سے دیکھا کہ
جہنم کے کنارہ پر کھڑا ہے پس اس کا خوف جو اللہ تعالیٰ سے دنیا میں رکھتا تھا آیا اور
اس کو نجات دلائی اور ایک شخص کو اپنی امت سے دیکھا کہ جہنم میں گر جانے کے
قریب ہو گیا ہے پس اس کا آنسو جو دنیا میں اللہ تعالیٰ کے خوف سے رویا کرتا تھا آیا
اور جہنم سے اس کو بچا لیا۔ ایک شخص کو اپنی امت سے دیکھا کہ پلصراط پر کھڑا
خوف سے کانپتا تھرتھراتا ہے پس اس کا نیک گمان جو اللہ تعالیٰ کے ساتھ رکھتا تھا
آیا اور خوف نکل گیا اور پلصراط سے پار اتر گیا۔ اور ایک شخص کو اپنی امت سے
دیکھا کہ پلصراط پر کبھی گھٹنوں کے بل چلتا ہے اور کبھی سرین کے بل پس اس کی
نماز آئی اور اس کا ہاتھ پکڑ کر کھڑا کر دیا اور پلصراط سے گزر گیا۔ اور ایک شخص کو
اپنی امت سے دیکھا کہ جنت کے دروازہ تک پہنچا تھا کہ دروازہ بند ہو گیا پس اس کی

کلمہ شہادت لاالہ الا اللہ آیا اور دروازہ کھول کر اس کو جنت میں داخل کیا۔ اس کے بعد میں نے کچھ آدمیوں کو دیکھا کہ ان کے دونوں لب قینچی سے کاٹتے ہیں میں نے پوچھا اے جبریل یہ کون ہیں کہا یہ وہ لوگ ہیں کہ مسلمانوں میں چغلخوری کرتے تھے۔ اور میں نے کچھ آدمیوں کو دیکھا کہ ان کی زبان اوپر کو کھینچی ہے اور وہ لوگ لٹکتے ہیں میں نے پوچھا اے جبرئیل یہ کون ہیں کہا یہ وہ لوگ ہیں کہ مومن مرد اور مومنہ عورتوں پر جھوٹی تہمت زنا کی لگاتے تھے۔

شہید کے چھ انعامات

(حدیث) عن المقدام بن معدیکرب قال قال رسول اللہ ﷺ للشہید عند اللہ ست خصال یغفرلہ أول دفعۃ من دمہ ویری مقعدہ من الجنۃ ویجار من عذاب القبر و یأمن من الفزع الأکبر ویوضع علی رأسہ تاج الوقار الیاقوتۃ منہ خیر من الدنیا وما فیہا ویزوج اثنتین وسبعین زوجۃ من الحور العین ویشفع فی سبعین من أقاربہ۔ ۲۷۲ء

(ترجمہ) روایت ہے مقدام بن معدیکرب سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے جو جہاد میں شہید ہوگا اللہ تعالیٰ اس کو چھ کرامات عطا فرمائے گا اول یہ کہ اس کے خون کا پہلا قطرہ زمین پر گرنے میں کل گناہ اس کے معاف ہو جاتے ہیں اور اپنی جگہ جنت میں دیکھتا ہے۔ دوسری یہ کہ عذاب قبر سے اس کی نجات ہوتی ہے تیسری یہ کہ روز قیامت کے صدمہ سے بے خوف و خطر ہوگا چوتھی یہ کہ اس کے سر پر عزت کا تاج رکھا جائے گا ہر ایک دانہ اس کے یاقوت کا دنیا وما فیہا سے بہتر ہے پانچویں یہ کہ جنت کی بہتر (۷۲) حوروں سے اس کا نکاح ہوگا چھٹی یہ کہ اپنے خاندان کے ستر آدمی کی شفاعت کرے گا۔

استسقاء اور اسہال والے پر عذاب قبر نہیں ہوگا

(حدیث) عن سلمان بن صرد وخالد بن عرفطۃ قالا قال رسول

۲۷۲ء اخرجہ الترمذی (۱۰٦٤) وابن ماجہ (منہ)

اللہ ﷺ من قتلہ بطنہ لم یعذب فی قبرہ۔ ۲۷۳ـ

(ترجمہ) روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے جو شخص شکم کی بیماری میں مرے گا وہ قبر میں عذاب قبر سے نجات پائے گا (مراد شکم کی بیماری سے مرض استسقاء اور اسہال ہے۔)

نماز میں طول قیام اور طول سجدہ کے فائدے

روایت ہے سلمان فارسی رضی اللہ عنہ سے کہ مجھ کو خبر دی بعض اہل کتاب نے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے فرمایا ہے نماز میں طول قیام امان ہے پل صراط کی سختی سے اور طول سجدہ امان ہے عذاب قبر سے۔ ۲۷۴ـ

سورۂ ملک عذاب قبر سے محفوظ رکھے گی

روایت ہے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہ انھوں نے ایک مرد سے کہا کیا میں تم کو ایسا تحفہ نہ دوں کہ تم خوش ہو جاؤ کہا ضرور دیجئے فرمایا سورۂ تبارک الذی پڑھو اور اپنی بیوی بچے اور گھر کے سب لوگوں کو اور اپنے ہمسایہ کو بھی سکھاؤ اس سورۃ کا نام منجیہ ہے یعنی عذاب قبر سے نجات دینے والی اور مجادلہ ہے یعنی پروردگار کے پاس کوشش کر کے سفارش کرنے والی اور عذاب دوزخ سے پناہ دلانے والی اور عذاب قبر سے نجات دلانے والی۔ ۲۷۵ـ

عذاب کے سامنے سورۂ ملک کی ڈھال

ابن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ قبر میں عذاب سر کی طرف سے آئے گا تو

۲۷۳ـ أخرجه الترمذی وحسنه و بن ماجة والبیهقی (منه) مسند احمد بن حنبل ٤: ٢٦٢ـ المعجم الكبير للطبراني ٤: ٢٢٦، ٧: ١١٥ـ موارد الظمآن للهيثمي ٧٢٨ـ المعجم الصغير للطبراني ١: ١٠٨ـ الترغيب والترهيب للمنذري ٢: ٣٣٩ـ مشكاة المصابيح ١٥٧٣ـ التاريخ الكبير للبخاري ٥: ٢٣٤ـ كنز العمال ٤: ١١٢٠٤۔

۲۷۴ـ أخرجه ابو نعيم. (منه)

۲۷۵ـ أخرجه عبد بن حميد فی مسنده. (منه)

سر جو ب دے گا اور سر سے تیرا راستہ نہیں ہے اس میں سورۃ ملک ہے پھر پاؤں کی طرف سے آئے گا تو پاؤں جواب دے گا اور ہمارے سے تیرا راستہ نہیں ہے اس پاؤں سے کھڑے ہو کر اس نے سورۃ ملک پڑھی ہے۔ ۲۷۶

سورۃ ملک کا بارگاہ الٰہی میں احتجاج

(حدیث) عن انس رضی اللّٰہ عنہ قال قال رسول اللّٰہ ﷺ إن رجلا مات وليس معه شيء من كتاب اللّٰه إلا تبارك الملك فلما وضع في حفرته اتاه الملك فثارت السورة في وجهه فقال لها إنك من كتاب اللّٰه وأنا أكره مساء تك واني لا أملك لك ولا له ولا لنفسي ضرا ولا نفعا فإن أردت هذا به فانطلقي إلى الرب تعالى فاشفعي له فتنطلق إلى ربه فتقول يا رب إن فلانا عمد إلي من بين كتابك فتعلمني و تلاني أفتحرقه أنت بالنار و تعذبه وأنا في جوفه فإن كنت فاعلا ذلك به فامحني من كتابك فيقول لأراك غضبت فتقول وحق لي أن أغضب فيقول إذهبي فقد وهبته لك وشفعتك فيه فتجيء فتزبر الملك فيخرج كاسف البال لم يحل منه بشيء فتجيء فتضع فاها على فيه فتقول مرحبا بهذا الفم فربما تلاني ومرحبا بهذا الصدر فربما وعاني ومرحبا بهاتين القدمين فربما قامتا بي وتؤنسه في قبره مخافة الوحشة عليه. قال فلما حدث رسول اللّٰه ﷺ بهذا الحديث لم يبق صغير ولا كبير ولا حر ولا عبد إلا تعلمها وسماها رسول اللّٰه ﷺ المنجية. ۲۷۷

(ترجمہ) روایت ہے انس رضی اللہ عنہ سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے ایک آدمی مر گیا اس نے قرآن سے سوائے سورۃ تبارک الذی کے اور کچھ یاد نہ کیا تھا جب وہ قبر میں اتارا گیا عذاب کے فرشتے آئے اس سورۃ نے فرشتوں کو عذاب کرنے سے منع کیا فرشتوں نے کہا تو قرآن میں سے ہے ہم تجھ کو رنج دینا

---

۲۷۶ - أخرجه جلت من مسنده في فضائل القرآن والحاكم وصححه والبيهقي۔

۲۷۷ - أخرجه ابن عساكر في تاريخه بسند ضعيف قال في الصحاح رجل [illegible] مسند [illegible] أي عابس [illegible] لم يحل [illegible] فائدة ولا يتكلم [illegible] المنجية [illegible] الزبر [illegible] ورد الزجر والانتهار [illegible]

ناپسند کرتے ہیں ہم کو قدرت نہیں کہ تجھ کو یا مردہ کو یا اپنے کو نفع و نقصان پہنچائیں اگر تو اس مردہ کو عذاب سے بچانا چاہتی ہے تو پروردگار کے دربار میں جا کر اس کی سفارش کر یہ سورۃ پروردگار کے دربار میں جا کر کہے گی یا رب یہ مردہ دنیا میں مجھ کو پڑھا کرتا تھا میں اس کے دل میں ہوں اگر تو عذاب کرنا چاہتا ہے تو مجھ کو قرآن پاک سے مٹا دے پروردگار فرمائے گا تو غصہ میں آئی ہے سورۃ کہے گی اس کے بارے میں مجھے غصہ میں آنے کا حق ہے حکم ہوگا کہ جا میں نے میت کو تیرے حوالہ کیا اور تیری شفاعت قبول کی سو وہ فرشتہ کے پاس آئے گی اور اس کو دفع کرے گی فرشتہ ناامید ہو کر چلا جائے گا تو یہ میت کے پاس آ کر خوشخبری دے گی کہ مبارک ہو تیرا منہ جس سے مجھ کو پڑھا اور مبارک ہو تیرا سینہ جس میں میں ہوں اور مبارک ہوں تیرے دونوں پاؤں جس سے کھڑے ہو کر مجھ کو نماز میں پڑھا پھر یہ سورۃ اس کی قبر میں رہا کرے گی تاکہ کبھی خوف نہ کرے۔ جب حضور ﷺ نے یہ حدیث ارشاد فرمائی تو تمام صحابہ چھوٹے بڑے غلام آزاد سب اس کو یاد کرنے لگے اور اس سورۃ کا نام آپ ﷺ نے منجیہ (نجات دینے والی) رکھا۔

سیاہ کتے کو سورۂ یٰس اور سورۂ سجدہ نے مار بھگایا

امام یافعی نے ذکر کیا ہے کہ یمن میں ایک بزرگ تھے وہ کہتے ہیں کہ ایک بار میں نے ایک میت کو دفن کیا جب فارغ ہوا تو قبر سے مارنے کی سخت آواز آئی اور قبر سے ایک سیاہ کتا نکل کر بھاگا میں نے پوچھا تو کون ہے کہا میں میت کا عمل ہوں پھر میں نے پوچھا مار تجھ پر پڑتی ہے یا میت پر کہا مجھ پر اور کہا اس کے پاس سورۃ یٰس اور سورۃ سجدہ تھے اس نے مجھ کو مار کر دفع کیا۔ ۴۷۸

آپ ﷺ سورۃ الم تنزیل اور ملک پڑھ کر سوتے تھے

(حدیث) عن جابر رضی اللہ عنہ قال کان النبی ﷺ لاینام حتی یقرء الم تنزیل السجدۃ و تبارک الملک۔ ۴۷۹

۴۷۸- ذکرہ فی کتابہ روض الریاحین۔ (منہ)

۴۷۹- اخرجہ الدارمی والترمذی۔ (منہ)

(ترجمہ) روایت ہے کہ نبی ﷺ بوقت موت تبارک الذی اور سورۃ سجدہ پڑھا کرتے تھے۔

سکرات موت، عذاب قبر اور پل صراط پر آسانی

(حدیث) عن ابن عباس رضی الله عنهما قال قال رسول الله ﷺ من صلى بعد المغرب ركعتين في ليلة الجمعة يقرء في كل ركعة منهما بفاتحة الكتاب مرة اذا زلزلت خمس عشرة مرة هون الله عليه سكرات الموت واعاذه الله من عذاب القبر ويسر له الجواز على الصراط يوم القيمة۔ (۲۸۰)

(ترجمہ) روایت ہے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے جو شخص جمعہ کی رات بعد مغرب دو رکعت نماز ادا کرے ہر رکعت میں سورۃ فاتحہ کے بعد سورۃ اذا زلزلت پندرہ بار پڑھے تو اللہ تعالیٰ موت کی سختی اس پر آسان کرے گا اور عذاب قبر سے بچا دے گا اور پل صراط پر گزرنا آسان کرے گا۔

جمعہ اور شب جمعہ کو وفات کی برکت

روایت ہے عکرمہ بن خالد مخزومی سے کہ جو شخص جمعہ کے دن یا جمعہ کی رات کو مرے تو وہ ایمان کے ساتھ مرے گا اور عذاب قبر سے بچا لیا جائے گا۔ (۲۸۱)

ماہ رمضان میں وفات عذاب سے نجات کا سبب ہے

روایت ہے انس رضی اللہ عنہ سے کہ جو شخص ماہ رمضان میں مرے گا وہ عذاب قبر سے محفوظ رہتا ہے۔ (۲۸۲)

۲۸۰۔ اخرجه الاصبهانی فی الترغیب (منه)
۲۸۱۔ اخرجه البیهقی (منه)
۲۸۲۔ اخرجه الدیلمی (منه)

باب
قبر میں مردے آپس میں محبت رکھتے ہیں، نماز و قرآن پڑھتے ہیں اور ملاقات کرتے اور آرام پاتے ہیں

کلمہ طیبہ مؤمن کے لئے اُنس ہے

(حدیث) عن ابن عباس رضی اللہ عنہما ان رسول اللہ ﷺ قال اخبرنی جبریل ان لاالہ الااللّٰہ انس للمسلم عند موتہ وفی قبرہ وحین یخرج من قبرہ۔ ۲۸۳۔

(ترجمہ) روایت ہے حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کہ جبریل نے مجھ کو خبر دی کہ لاالٰہ الا اللّٰہ مومن کی دوست ہے موت کے وقت اور قبر میں اور قبر سے اٹھنے کے دن۔

یعنی جس نے صدق دل سے کلمہ لاالٰہ الا اللّٰہ پڑھا اور اس پر عمل کیا اور کفر و شرک سے بچا اور اللہ تعالیٰ کے حکم کی تابعداری کی اور جس کام سے منع کیا اس سے باز رہا تو بے شک یہ کلمہ ان تین جگہوں میں مدد کرے گا یہ تین جگہیں آخرت میں سب سے زیادہ مشکل اور سختی کی جگہ ہے۔

موسیٰ علیہ السلام قبر میں نماز پڑھ رہے تھے

(حدیث) عن ابن عباسؓ ان النبی ﷺ مر بقبر موسی صلوات اللہ علیہ وھو قائم یصلی فیہ۔ ۲۸۴۔

(ترجمہ) روایت ہے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہ نبی ﷺ ایک بار حضرت موسیٰ علیہ السلام کی قبر کے پاس گزرے آپ نے دیکھا کہ وہ قبر میں نماز پڑھتے ہیں۔

انبیاء کرام اپنی قبروں میں زندہ ہیں

اور فرمایا کہ سب انبیاءؑ اپنی قبروں میں زندہ ہیں اور نماز پڑھتے ہیں یہ الفاظ حضرت

۲۸۳۔ أخرجہ ابو القاسم الجبلی فی الدیباج (منہ).
۲۸۴۔ أخرجہ ابو نعیم فی الحلیۃ (منہ).

انس رضی اللہ عنہ کی روایت سے ہیں جیسے ابو یعلی دمشقی اور ابن مندہ نے نقل کیا ہے۔

حضرت ثابت بنانیؒ قبر میں نماز پڑھ رہے تھے

روایت ہے کہ ثابت بنانی ہمیشہ دعا کرتے تھے کہ یا اللہ اگر تو قبر میں کسی میت کو نماز پڑھنے کی اجازت دیتا ہے تو مجھ کو بھی اس نماز کی اجازت دے جبیر رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ ثابت بنانی کا جب انتقال ہوا میں نے غسل وکفن دیکر لحد میں رکھا اور تختے برابر کرنے لگا اتفاقاً ایک تختہ گر پڑا میں نے دیکھا کہ وہ قبر میں نماز پڑھ رہے ہیں۔ ۲۸۵۔

ہم ثابت بنانی کی قبر سے قرآن کی تلاوت سنتے ہیں

ابراہیم مہلبی کہتے ہیں کہ میرے پاس آنے جانے والوں نے بیان کیا کہ جب ہم لوگ ثابت بنانی کی قبر کی طرف گزرتے ہیں تو قبر سے قرآن شریف پڑھنے کی آواز سنا کرتے ہیں۔ ۲۸۶۔

قبر سے ایک صحابی نے سورۃ ملک پڑھنے کی آواز سنی

(حدیث) عن ابن عباس رضی اللہ عنهما قال ضرب بعض أصحاب النبی ﷺ خبائه علی قبر وهولا يحسب أنه قبر وإذا فيه إنسان يقرأ سورة الملك حتی ختمها فأتی النبی ﷺ فأخبره فقال رسول اللہ ﷺ هی المنجية هی المانعة تنجيه من عذاب القبر. ۲۸۷۔

روایت ہے ابن عباسؓ سے کہ ایک صحابی نے قبر پر خیمہ قائم کیا ان کو معلوم نہ تھا کہ یہاں قبر ہے سنا کہ ایک شخص زمین کے اندر سورۃ ملک پڑھتا ہے وہ نبی ﷺ کے پاس آئے اور یہ واقعہ بیان کیا آپ نے اس کی تصدیق کی اور فرمایا یہ سورۃ عذاب قبر سے نجات دیتی ہے۔

۲۸۵۔ أخرجه ابو نعيم. (منه)

۲۸۶۔ أخرجه ابن جرير فی تهذيب الآثار وأبو نعيم. (منه)

۲۸۷۔ أخرجه الترمذی وحسنه والحاكم والبيهقی (منه) دلائل النبوة للبيهقی ٧: ٤١

جب صبح ہوئی تو ان کو اسی جگہ پایا گیا ہے۔ ۲۹۱ ـ

فرشتہ قبر میں حفظ کی تکمیل کراتا ہے

(حدیث) قال رسول اللہ ﷺ من قرء القرآن ثم مات قبل أن یستظھرہ اتاہ ملک یعلمہ فی قبرہ ویلقی اللہ وقد استظھرہ۔ ۲۹۲ ـ

(ترجمہ) روایت ہے فرمایا رسول اللہ ﷺ نے جو شخص قرآن شریف یاد کرتا ہے اور ختم کرنے سے پہلے انتقال کر جاتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کے لئے قبر میں فرشتہ مقرر کرتا ہے کہ پورا قرآن شریف اس کو حفظ کرا دے یہاں تک کہ قیامت کے دن حافظ قرآن ہو کر اپنی قبر سے اٹھے گا۔

بوڑھا مردہ قبر میں تلاوت کرتا تھا

روایت ہے عاصم سقطی سے کہ شیخ بلخ میں ہم نے ایک میت کے واسطے قبر کھودی ایک طرف دیوار میں سوراخ ہو گیا اس سے ہم نے دیکھا کہ پرانی قبر ہے اس میں بوڑھا آدمی سبز لباس پہنے قبلہ رخ بیٹھا ہے قبر کی دیواریں اور زمین اور چھت بالکل سبز ہے وہ قرآن شریف تلاوت کرتا ہے۔ ۲۹۳ ـ

پوچھا کیا قیامت آگئی

روایت ہے ابو الفتح نیشاپوری سے جو بڑے متقی پرہیزگار تھے اور قبر کھودا کرتے تھے کہ میں نے ایک بار قبر کھودی اتفاقاً ایک قبر نکل آئی میں نے دیکھا کہ اس میں ایک نوجوان خوبصورت سبز لباس پہنے بیٹھا ہے اور اس سے نہایت اچھی خوشبو آتی ہے اس کے ہاتھ میں قرآن شریف ہے اور سبز حرفوں سے لکھا ہے کل حروف نہایت خوبصورت ہیں وہ نوجوان تلاوت میں مصروف ہے جب اس نے

---

۲۹۱ ـ أخرجه ابن منده وابن أحمد والحاكم في الكنى بسند ضعيف.

۲۹۲ ـ أخرجه الديلمي في الفردوس ولم يسنده ولده من حديث أبي سعيد الخدري مرفوعا مثله قال السيوطي ثم وقفت عليه مسندا في الجزء الأول من فوائد أبي الحسين بن مشران فأخرجه من طريق عطية العوفي (منه) كنز العمال ۴۴۰۹ ـ الحبائك في اخبار الملائك للسيوطي ۱۴۶.

۲۹۳ ـ أخرجه ابن منده (منه)

مجھ کو دیکھا تو پوچھا کیا قیامت آگئی میں نے کہا نہیں کہا اس سوراخ کو بند کر دو میں نے بند کر دیا۔ ۲۹۴۔

بوڑھا قرآن اٹھا کر پڑھ رہا تھا

اس واقعہ کو ابن عماد نے تاریخ اخداد میں بھی روایت کیا ہے اور کہا ہے میں نے کسی کتاب میں اصبہانی طالب علموں سے کسی کے ہاتھ کی یہ تحریر دیکھی ہے جس میں اس نے کہا کہ میں نے خطلع بن عبداللہ جو الراشد باللہ کے آزاد کردہ غلام تھے سے سنا وہ کہتے تھے میں نے مصعب بن عبداللہ گورکن سے کہا کیا تو نے گورکنی کرتے ہوئے کبھی کوئی عجیب چیز بھی دیکھی ہے؟ اس نے کہا میں نے تو نہیں دیکھی البتہ میں نے اپنے والد صاحب سے فرماتے ہوئے سنا کہ میں نے ایک قبر کھودی جب میں لحد تک پہنچا اور میں نے اینٹ اٹھائی تو میں نے دیکھا نیچے ایک آدمی بیٹھا ہے اور اس کے ہاتھ میں قرآن پاک ہے جس کی وہ تلاوت کر رہا ہے اس نے مجھے کہا کیا قیامت قائم ہو گئی ہے؟ میں نے کہا نہیں اور پھر میں نے اس سوراخ کو بند کر دیا۔

مردوں کو عمدہ کفن دیا کرو

(روایت) حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے ارشاد فرمایا۔

﴿حسنوا اکفان موتا کم فانهم یتباهون ویتزاورون فی قبورهم﴾ ۲۹۵۔

(ترجمہ) میت کو اچھا کفن پہناؤ کیونکہ وہ آپس میں فخر کرتے ہیں اور ایک دوسرے کی زیارت کرتے ہیں۔

(فائدہ) علماء نے فرمایا ہے اچھے کفن سے مراد یہ ہے کہ سفید رنگ کا اور پاک وصاف ہو اور پورا ہو کم نہ ہو اور کپڑا موٹا ہو باریک نہ ہو۔ قیمتی کفن مراد نہیں۔

حضرت حذیفہ بن یمانؓ کی وصیت

روایت ہے حذیفہ بن یمان سے کہ انہوں نے اپنی موت کے وقت کہا کہ میرے

۲۹۴۔ أخرجه ابن منده. (منه)

۲۹۵۔ أخرجه الحارث بن أبي أسامة في مسنده والعقيلي والوابلي في الابانة وفي صحيح مسلم من حديثه إذا ولي أحدكم أخاه فليحسن كفنه(منه) الفوائد

تنگ کفن دینے میں اپنی ساتھیوں میں شرمندہ ہوں

(حکایت) علامہ ابن جوزی نے عیون الحکایات میں فرمایا ہے روایت کی ہے کہ شہر قیساریہ میں ایک عورت نے انتقال کیا اس کی لڑکی نے خواب میں دیکھا کہ وہ کہتی ہے کہ تم لوگوں نے مجھ کو تنگ کفن دیا میں اپنی ساتھیوں میں شرمندہ ہوں گھر میں فلاں جگہ دینار رکھے ہیں اس سے میرے واسطے کفن خرید کر فلاں عورت فلاں روز ہمارے پاس آئے گی اس کے ساتھ وہ کفن بھیجو، وہ لڑکی کہتی ہے کہ صبح کو میں گھر میں اس جگہ گئی دیکھا تو چار دینار موجود ہیں اس کے بعد لڑکی اس عورت کے پاس گئی دیکھا کہ وہ صحیح و سالم ہے لڑکی نے اس سے کہا کہ آج تیری موت آئے تو مجھ کو خبر دینا تیرے ذریعہ سے ماں کے پاس مجھ کو کچھ بھیجنا ہے یہ عورت اس روز مر گئی لڑکی نے کفن خرید کر اس کے کفن میں رکھ دیا رات کو لڑکی نے خواب دیکھا کہ ماں کہتی ہے کہ فلاں عورت نے تیرا کفن مجھ کو دیا اللہ تعالیٰ تجھ کو جزائے خیر دے۔

پرانے مردے نئے مردے سے آکر حالات پوچھتے ہیں

روایت ہے شعبی رحمۃ اللہ علیہ سے کہ میت کو جب قبر کے حوالہ کر دیتے ہیں تو میت کے لڑکے اور اس کے گھر کے آدمی جو گزر گئے ہیں اس کے پاس آتے ہیں اور زندہ لوگوں کا حال پوچھتے ہیں کہ فلاں کیا کرتا ہے۔ ۳۰۰

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کے ساتھ ان کا نیک عمل

روایت ہے سعید بن جبیر رحمۃ اللہ علیہ سے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے طائف میں انتقال کیا کہ میں ان کے جنازہ میں حاضر تھا دیکھا کہ آسمان سے ایک چڑیا آئی اور کفن کے اندر داخل ہوگئی ہم لوگوں نے اس کو تلاش کیا مگر نہ پایا حاضرین نے یقین کیا کہ یہ ان کا نیک عمل تھا جب دفن سے فارغ ہوئے تو قبر سے یہ آواز آئی یاایتھا النفس المطمئنۃ ارجعی الی ربک راضیۃ

---

۳۰۰ - اخرجہ ابن ابی الدنیا والمروزی

مرضیة فادخلی فی عبادی وادخلی جنتی ﴿یعنی اے روح آرام پانے والی تو چل اپنے پروردگار کی طرف تو اس سے راضی وہ تجھ سے راضی پس داخل ہو میرے بندوں میں اور داخل ہو میری جنت میں۔ ۳۰۱۔

لاش جنت میں چلی گئی تھی

روایت ہے کہ طاؤس نے اپنے لڑکے سے وصیت کی کہ میرے دفن کے بعد تختہ اٹھا کر دیکھنا اگر میں قبر میں نہ ہوں تو اللہ کی تعریف کرنا یہ دلیل ہوگی میرے جنت میں پہنچنے کی اور اگر میں رہوں تو انا للہ وانا الیہ راجعون پڑھنا جب لڑکے نے تختہ اٹھا کر دیکھا تو لاش کو نہ پایا اور اللہ کی تعریف کی۔ ۳۰۲۔

لاش قبر میں نہ تھی

روایت ہے ابوبکر ابن مقری سے کہ ایک شخص نے مجھ سے بیان کیا کہ میں نے ایک میت کو دفن کیا پھر ایک غلطی کی وجہ سے دوبارہ قبر کھودی تو میت کو ہم نے نہ پایا۔ ۳۰۳۔

قبر میں سارا میدان نور بھرا ہوا ہے

روایت ہے ابوہریرہ اور انس ابن مالک رضی اللہ عنہما سے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے جہاد کے واسطے لشکر روانہ کیا میں اس میں تھا جب ہم واپس ہوئے تو راستہ میں ہمارا ایک ساتھی فوت ہو گیا جب دفن سے فارغ ہوئے تو وہاں کے ایک شخص نے بیان کیا کہ یہ زمین مردہ کو قبول نہیں کرتی اور باہر پھینک دیتی ہے اگر دو میل دور لے جا کر دفن کرو تو خوب ہے جب ہم نے قبر کھودی اور تختہ ہٹایا تو میت کو نہ پایا اور دیکھا کہ جہاں تک نظر پڑتی ہے میدان ہے اور کل میدان نور سے بھرا ہے۔ ۳۰۴۔

۳۰۱۔ ... ابن عساکر (منہ)

۳۰۲۔ اخرجہ ابو نعیم (منہ)

۳۰۳۔ اخرجہ ابن ابی الدنیا فی القبور (منہ)

۳۰۴۔ اخرجہ البیہقی فی الدلائل (منہ)

بارہ ہزار تسبیح کا اثر

روایت ہے عبدالعزیز بن ابی رواد رحمۃ اللہ علیہ سے کہ مکہ معظمہ میں ایک عورت ہر روز بارہ ہزار مرتبہ سبحان اللہ پڑھا کرتی تھی جب اس کا انتقال ہوا اس کی لاش قبر تک لے گئے اور قبر میں اتارنے کا قصد کیا تو لاش خود بخود ہاتھ سے علیحدہ ہو کر لحد میں اتر گئی۔ ۳۰۵۔

قبر میں ریحان کے پھولوں کا فرش بچھا تھا

روایت ہے کہ ورد کو مجلی کا جب انتقال ہوا اور لاش قبر تک لے گئے تو چند آدمی قبر میں اترے دیکھا کہ ریحان کے پھول کا فرش بچھا ہے اور خوشبو سے قبر معطر ہے بعض لوگوں نے ایک پھول لے لیا سات روز تک تروتازہ رہا دیکھنے والے آتے اور دیکھتے تھے پھر اس پھول کو حاکم نے لے لیا اور اس کے یہاں سے غائب ہو گیا۔ ۳۰۶۔

مردے کے سینے پر چنبیلی کے پھولوں کا دستہ رکھا تھا

روایت ہے محمد بن مخلد سے کہ میری ماں نے انتقال کیا جب میں قبر میں اترا تو قبر کی دیوار میں ایک سوراخ ظاہر ہوا دیکھا کہ ایک قبر ہے اور مردہ نیا کفن پہنے ہے اور اس کے سینے پر چنبیلی کے پھولوں کا ایک گلدستہ ہے میں نے گلدستہ اٹھا کر سونگھا اور حاضرین کو بھی سونگھایا اس کی خوشبو مشک کی خوشبو سے بھی اچھی تھی پھر گلدستہ کو اس کے سینہ پر رکھ کر سوراخ بند کر دیا۔ ۳۰۷۔

سینے پر ریحان کے پھولوں کا دستہ

بزرگوں سے منقول ہے کہ امام احمد بن حنبل رضی اللہ عنہ کے قریب ایک پرانی قبر نکلی اور میت کے سینہ پر ریحان کے پھولوں کا گلدستہ تھا۔ ۳۰۸۔

۳۰۵۔ نقل من الجزء الاول من فوائد ابی الحسن بن بشران. (منہ)
۳۰۶۔ اخرجہ ابن ابی الدنیا فی کتاب الرقۃ والبکاء. (منہ)
۳۰۷۔ اخرجہ الحافظ ابوبکر الخطیب. (منہ)
۳۰۸۔ ذکرہ الحافظ ابو الفرج بن الجوزی من طریق جعفر السراج عن بعض شیوخہ

حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ کی قبر سے مشک کی خوشبو

روایت ہے کہ سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ کی قبر کھودتے وقت مشک کی خوشبو آتی تھی ایک شخص نے قبر کی مٹی ہاتھ میں لی تو وہ مشک تھی۔ ۳۰۹؎

قبر سے تلاوت قرآن اور روزہ کی بھوک کی خوشبو

روایت ہے کہ ایک میت کو کسی نے خواب میں دیکھا پوچھا کہ تمہاری قبر سے مشک کی خوشبو کیوں آتی ہے جواب دیا کہ تلاوت قرآن مجید اور روزہ کی بھوک پیاس کی یہ خوشبو ہے۔ ۳۱۰؎

صحابہ کے مقامات عالیہ

(حدیث) عن ابن عباس رضی اللّٰہ عنہما قال قال رسول اللّٰہ ﷺ دخلت الجنة البارحة فنظرت فیها فاذا جعفر یطیر مع الملائکة واذا حمزة متکیء علی سریر و ذکر ناسا من أصحابه. ۳۱۱؎

(ترجمہ) روایت ہے ابن عباس رضی اللہ عنہ سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے میں نے رات کو خواب دیکھا ہے کہ میں جنت میں داخل ہوا جعفر طیار کو دیکھا کہ ملائکہ کے ساتھ اڑتے ہیں اور حضرت حمزہ کو دیکھا کہ مسند لگائے بیٹھے ہیں اور بھی چند اصحاب کا ذکر فرمایا۔

۳۰۹؎ - أخرجه ابن سعد في الطبقات. (صد)

۳۱۰؎ - أخرجه ابن أبي الدنيا (صد)

۳۱۱؎ - أخرجه الحاكم (صد) المستدرك للحاكم ۳/۱۹۶، ۲۰۹ - المعجم الكبير للطبراني ۲/۱۰۶۲ شرح السنة للبغوي ۱۳/۷ کنز العمال ۳۳۱۹۲۔

باب
زیارت قبر اور اس بیان میں کہ مردے زیارت کرنے والوں کو پہچانتے اور دیکھتے ہیں

مردہ زندہ کو پہچانتا اور سلام کا جواب دیتا ہے

(حدیث) عن ابن عباس رضی اللہ عنہما قال قال رسول اللہ ﷺ مامن احد یمر بقبر اخیہ المؤمن کان یعرفہ فی الدنیا فیسلم علیہ الا عرفہ ورد علیہ السلام۔ ۳۱۲

(ترجمہ) روایت ہے ابن عباس رضی اللہ عنہم سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے جب کوئی شخص اپنے جان پہچان والے مسلمان بھائی کی قبر کے پاس جاتا ہے اور سلام کرتا ہے تو مردہ اس کو پہچانتا ہے اور سلام کا جواب دیتا ہے۔

قبر کے مردے سلام سنتے اور جواب دیتے ہیں

(حدیث) عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ قال قال ابو رزین رضی اللہ عنہ یا رسول اللہ ان طریقی علی الموتی فھل من کلام اتکلم بہ اذا مررت علیہم قال قل السلام علیکم یا اھل القبور من المسلمین والمؤمنین انتم لنا سلف ونحن لکم تبع وانا ان شاء اللہ بکم لاحقون قال ابو رزین یا رسول اللہ یسمعون قال یسمعون ولکن لایستطیعون ان یجیبوا قال یا ابا رزین الا ترضی ان یرد علیک بعددھم من الملائکۃ۔ ۳۱۳

(ترجمہ) روایت ہے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ ابو رزین نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ میرا آنا جانا مُردوں کی طرف سے ہوتا ہے تو جب میں ان پر گزروں تو

---

۳۱۲ اخرجہ ابن ابی الدنیا عن عائشۃ والبیہقی فی الشعب عن ابی ہریرۃ وابن عبد البر فی الاستذکار والتمہید عن ابن عباس وصححہ عبد الحق واللفظ لہ بعونہ تحفۃ الساجد للمتقی ۱: ۵۰۳ الحاوی للفتاوی ۲: ۳۰۲۔

۳۱۳ اخرجہ العقیلی قولہ لایستطیعون ان یجیبوا ای جوابا یسمعہ الحی والانس وھم یردون حیث لایسمع

جب کوئی شخص میت کی زیارت کرتا ہے جمعہ کو یا ایک دن اس سے پہلے یا ایک دن اس کے بعد تو میت پہچانتی ہے زیارت کرنے والے کو۔

شہید نے شہادت کے بعد اپنی زندگی کا خود ثبوت دیدیا

(حکایت) زین الدین بوشی کہتے ہیں کہ عبدالرحمن فقیہ مقام منصورہ میں رہتے تھے اس وقت اہل فرنگ نے کتنے مسلمانوں کو قید کیا اور کتنوں کو شہید کیا تھا عبدالرحمن فقیہ قرآن شریف تلاوت کرتے تھے یہ آیت پڑھی ﴿وَلَا تَحْسَبَنَّ الَّذِيْنَ قُتِلُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اَمْوَاتًا بَلْ اَحْيَاءٌ عِنْدَ رَبِّهِمْ يُرْزَقُوْنَ﴾ یعنی جو لوگ اللہ کی راہ میں قتل ہوئے ان کو مردہ خیال نہ کرو وہ زندہ ہیں اپنے رب کے پاس روزی پاتے ہیں پھر جب عبدالرحمن فقیہ قتل کئے گئے تو ایک فرنگی آیا اس کے ہاتھ میں نیزہ تھا اس نے نیزہ سے ان کو کونچا اور طعنہ سے کہا اے مسلمانوں کے پیشوا تم کہتے تھے کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ تم لوگ زندہ ہو اور روزی پاتے ہو اب یہ بات کہاں ہے فقیہ نے سر اٹھا کر دوبار کہا حیٌّ وربِّ الکعبۃ یعنی وہ زندہ ہیں قسم ہے رب کعبہ کی۔ یہ سن کر فرنگی گھوڑے سے اتر پڑا اور ان کے سر کو بوسہ دیا اور اپنے غلام کو حکم دیا کہ ان کی لاش ہمارے شہر میں لے چلو۔

نیک عورت کا جنازہ پڑھنے سے کفن چور کی بخشش

(حکایت) رسالہ قشیریہ میں ہے کہ ایک آدمی کفن چور تھا، اتفاقاً ایک نیک بخت عورت نے انتقال کیا لوگوں نے نماز جنازہ پڑھی کفن چور بھی نماز میں شریک ہوا تاکہ قبر کی جگہ معلوم کرے جب دفن سے فارغ ہوئے اور رات آئی اس نے قبر کھودی عورت نے کہا سبحان اللہ جس کے گناہ اللہ نے بخش دیئے وہ کفن چوری کرتا ہے اس عورت کی جس کے گناہ اللہ نے بخش دیئے اس نے پوچھا میرے گناہ بھی بخش دیئے عورت نے جواب دیا کہ اللہ تعالیٰ نے مجھ کو بخشا اور ان سب لوگوں کو جنہوں نے میرے جنازہ کی نماز پڑھی اور تو نے بھی میرے جنازہ کی نماز پڑھی ہے یہ سن کر اس نے قبر برابر کردی اور اس فعل سے توبہ کی۔

وأن من زارهم وسلم عليهم إلى يوم القيامة ردوا عليه۔
قال العطاف وحدثتني خالتي انها زارت قبور الشهداء قالت وليس معي إلا غلامان يحفظان على الدابة فسلمت عليهم فسمعت رد السلام وقالوا واللّٰه انا نعرفكم كما يعرف بعضنا بعضا قالت فاقشعررت وقلت يا غلام أدني بغلي فركبت ۔ ۳۱۷ –

(ترجمہ) روایت ہے عبداللہ سے کہ نبی ﷺ نے شہداء احد کی زیارت کی اور فرمایا اے اللہ تیرا بندہ اور تیرا نبی گواہی دیتا ہے کہ یہ لوگ شہید ہیں اور جو شخص ان کی زیارت کرے گا تو یہ اس کے سلام کا جواب دیں گے قیامت تک۔
عطاف کہتے ہیں کہ میری خالہ نے شہداء احد کی زیارت کی ان کے ساتھ دو غلام سواری کے جانور کی خدمت کے لئے تھے انہوں نے دو رکعت نماز پڑھی اور شہداء احد کو سلام کیا اور سلام کا جواب شہیدوں سے سنا اور یہ بھی کہتے ہوئے سنا کہ ہم لوگ تم کو پہچانتے ہیں جس طرح آپس میں ایک دوسرے کو پہچانتے ہیں کہتی ہیں کہ میرے بال کھڑے ہو گئے اور میں نے غلام سے کہا سواری قریب کر پھر میں سوار ہو گئی۔

آنحضرت اور خلفاء ثلاثؓ ہر سال شہداء احد کی زیارت کو جاتے تھے

(حدیث) قال كان النبي ﷺ يزور الشهداء باحد في كل حول واذا بلغ الشعب رفع صوته فيقول سلام عليكم بما صبرتم فنعم عقبى الدار ثم أبو بكر رضي اللّٰه عنه كل حول يفعل مثل ذلك ثم عمر بن الخطاب رضي اللّٰه عنه ثم عثمان وكانت فاطمة بنت رسول اللّٰه ﷺ تأتيهم وتدعو وكان سعد بن أبي وقاص رضي اللّٰه عنه يسلم عليهم ثم يقبل على أصحابه فيقول ألا تسلمون على قوم يردون عليكم السلام ۔ ۳۱۸ –

۳۱۷ – أخرجه الحاكم وصححه والبيهقي في الدلائل انصاص طريق العطاف بن خالد المخزومي (منه) المستدرك للحاكم ۳ ۲۹ – كنز العمال ۲۹۸۹۷ – جمع الجوامع للسيوطي ۹۹۷۰ – دلائل النبوة للبيهقي ۳۰۷۰۳
۳۱۸ – أخرجه البيهقي عن الواقدي (منه)

إذا مسهم طائف من الشيطان تذكروا فإذا هم مبصرون یعنی جو لوگ
پرہیزگار ہیں جب ان کو شیطان کی طرف سے کوئی خطرہ ڈالنے والا پہنچ
جاتا ہے تو یاد کر لیتے ہیں اور دیکھنے لگتے ہیں (حقیقت امر کو) اس وقت اللہ تعالیٰ کا
خوف اس کے دل پر اس قدر غالب ہوا کہ زمین پر گرا اور بے ہوش ہو گیا جب
بہت وقت گزرا تو اس کا باپ تلاش کرنے کو گھر سے نکلا دیکھا کہ بے ہوش پڑا
ہے اس کو گھر اٹھا لایا جب ہوش ہوا تو پوچھا کہ سچ بیان کر جو تجھ پر گزرا ہے
جوان نے وہ آیت پڑھی اور چیخ مار کر زمین پر گرا اور جان نکل گئی لوگوں نے
غسل و کفن کیا۔ صبح کو یہ واقعہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے کسی نے بیان کیا
آپ اس جوان کے باپ کے پاس غمخواری کے واسطے گئے اور فرمایا کہ مجھ کو اس
وقت خبر کیوں نہ دی کہا امیر المؤمنین رات کا وقت تھا تکلیف کے خیال سے آپ
کو خبر نہ دی آپ نے فرمایا مجھ کو اس کی قبر کے پاس لے چلو جب آپ اپنے
اصحاب کے ساتھ قبر تک پہنچے تو فرمایا ولمن خاف مقام ربه جنتان یعنی جو
شخص اپنے رب کے پاس کھڑے ہونے سے ڈرے گا اس کو دو جنتیں ملیں گی
نوجوان نے قبر سے دوبار جواب دیا اے عمر رضی اللہ عنہ بے شک میرے رب
نے مجھ کو دو جنتیں دیں۔ ٣٢١ ؎

سب شہید عمر بن عبد العزیزؒ کے جنازہ میں شریک ہوئے

روایت کی ابن عساکر نے عمیر بن حباب سلمی رحمۃ اللہ علیہ سے کہ بنی امیہ
کی لڑائی کے زمانہ میں ہم سب نو آدمی کو گرفتار کر کے روم کے بادشاہ کے پاس
لے گئے اس نے سب کی گردن مارنے کا حکم دیا چنانچہ آٹھ آدمی کی گردن ماری
گئی جب میری نوبت آئی تو ایک چوبدار نے بادشاہ کا سر اور پیر چوم کر عرض کی کہ
اس کو مجھ کو دے دیجئے بادشاہ نے مجھے اس کے حوالہ کیا وہ مجھے اپنے گھر لے گیا
اس کی ایک لڑکی نہایت خوبصورت تھی اس کو بلایا اور مجھ سے کہا تو جانتا ہے کہ
بادشاہ کے نزدیک میرا کیسا مرتبہ ہے اگر تو میرا دین قبول کرے تو میں اس

---

٣٢١ ؎ أخرجه ابن عساكر. (منه)

لڑکی سے تیری شادی کر دوں اور اپنا مال دولت تیرے حوالے کر دوں میں نے جواب دیا بیوی کے لئے میں اپنا دین نہیں بدلوں گا اور نہ دنیا کی دولت کے واسطے اپنا مذہب چھوڑوں گا کتنے دنوں تک میں اس کے یہاں رہا اور وہ ہر روز مجھ کو سمجھاتا تھا ایک رات اس کی لڑکی اپنے باغ میں مجھ کو لے گئی اور کہا میرے باپ کی بات تم کیوں نہیں سنتے میں نے کہا بیوی اور دولت کے لئے میں اپنا دین ہرگز نہیں چھوڑوں گا پھر اس نے کہا تم یہاں رہنا پسند کرتے ہو یا اپنے شہر جانے کو میں نے کہا اپنے شہر جانے کو میں پسند کرتا ہوں اور میرا شہر یہاں سے بہت دنوں کے راستہ کا تھا اس نے مجھے آسمان کا ایک ستارہ دکھایا اور کہا اسی ستارہ کے سیدھ میں جانا تمام رات جانا جب صبح ہو تو کہیں چھپ رہنا پھر جب رات آوے تو راستہ چلنا اسی شمار سے تم اپنے شہر میں پہنچ جاؤ گے میں یہاں سے روانہ ہوا تمام رات چلتا اور صبح ہوتے چھپ رہتا چوتھے دن ایک جگہ چھپا تھا دیکھا کہ چند سوار آئے میں ڈرا کہ شاید دشمن میری تلاش میں آپہنچے جب میرے قریب آئے تو یہ وہی میرے ساتھی تھے جن کو شاہ روم نے قتل کیا تھا کچھ اور سوار بھی ان کے ساتھ سفید گھوڑے پر سوار تھے ان لوگوں نے مجھ کو پکارا اے عمیر میں نے کہا ہاں میں عمیر ہوں تم تو قتل کئے گئے تھے پھر کیونکر آئے کہا ہاں ہم لوگ قتل کئے گئے لیکن اللہ تعالیٰ نے شہیدوں کو زندہ رکھا ہے اور ان کو حکم دیا ہے کہ وہ عمر بن عبدالعزیز کے جنازہ میں شریک ہوں پھر ان میں سے ایک نے کہا اے عمیر اپنا ہاتھ دو میں نے اپنا ہاتھ بڑھایا اس نے اپنے گھوڑے پر مجھ کو سوار کر لیا تھوڑی دور جا کر اتار دیا تو میں اپنے مکان کے پاس تھا۔

بہادر پہلوان مجاہدوں کی شہادت (حکایت)

روایت کی ابن جوزی نے عیون الحکایات میں ابو علی ضریر سے کہ ملک شام میں تین بھائی اپنے وقت کے بڑے بہادر اور پہلوان تھے کفار کے ساتھ ہمیشہ جہاد کرتے تھے شاہ روم نے ان لوگوں کو گرفتار کیا اور کہا اگر تم لوگ دین نصاریٰ

اپنے باپ دادا کے پاس رہیں تو اچھا ہے جوان نے اس سے پوچھا کہ کس حیلہ سے ہم لوگ یہاں سے نکل سکتے ہیں عورت ایک گھوڑا پکڑ لائی دونوں اس پر سوار ہو کر تمام رات چلتے اور تمام دن چھپے رہتے ایک رات یہ دونوں جا رہے تھے کہ چند سواروں کی آواز سنی دیکھا تو اس جوان کے دونوں بھائی ہیں اور ان کے ساتھ فرشتے بھی ہیں جوان نے سلام کیا اور پوچھا کہ تم انتقال کر چکے تھے اب یہاں کیسے آئے جواب دیا کہ ہماری موت صرف اس قدر تھی کہ دیکھتے ہی ایک گولی لگی اور جنت الفردوس میں پہنچ گئے اب اللہ تعالیٰ نے ہم کو تمہارے پاس بھیجا ہے تاکہ اس عورت کا نکاح تم سے کر دیں پھر انہوں نے ان دونوں کا نکاح کر دیا اور جہاں سے آئے تھے وہاں چلے گئے یہ جوان اپنی بیوی کو لے کر اپنے وطن ملک شام پہنچا اور ان کا یہ واقعہ تمام ملک میں مشہور ہوا اور ایک عربی شاعر نے کہا۔ شعر

سيعطي الصادقين بفضل صدقهم

نجاة في الحياة وفي الممات

یعنی اللہ تعالیٰ سچے لوگوں کو ان کی سچائی کی برکت سے زندگی میں بھی نجات دیتا ہے اور مرنے کے بعد بھی۔

تسبیح پڑھنے والی انگلیاں تختہ غسل پر بھی چلتی رہیں

روایت ہے خالد بن معدان تلاوت قرآن کے علاوہ روزانہ چالیس ہزار بار سبحان اللہ پڑھا کرتے تھے اور انگلیوں پر گنتے تھے اس زمانہ میں تسبیح کا رواج نہ تھا جب ان کا انتقال ہوا اور غسل کے لئے تختہ پر رکھے گئے تو ان کی انگلیاں ہلتی تھیں جس طرح تسبیح پڑھتے وقت ہلتی تھیں۔

مردوں کیلئے روزانہ مغفرت کی دعا کرتا رہا

روایت کی بیہقی نے طریق منصور سے کہ ایک آدمی قبرستان میں رہتا اور جب جنازہ آتا اس کی نماز پڑھتا تھا شام کو قبرستان کے دروازے پر کھڑے ہو کر

مردوں کی مغفرت کی دعا کر کے مکان روانہ ہو جاتا تھا ایک دن بغیر دعا کئے
مکان کو چلا گیا رات کو سویا تو خواب دیکھا کہ ایک گروہ اس کے پاس آیا میں نے
پوچھا تم کون ہو اور کس لئے آئے انھوں نے کہا ہم لوگ قبرستان کے مردے
ہیں تم شام کو ہر روز ہم کو تحفہ دیتے تھے آج تم نے محروم کیا میں نے پوچھا وہ کیا
تحفہ ہے کہا کہ تمہاری دعائے مغفرت یہ سن کر عہد کیا کہ ہر روز تم کو یہ تحفہ
بھیجا کروں گا پھر ناغہ کبھی نہیں کیا۔

دشمن کے قتل میں شہید نے مدد کی

روایت ہے ابو عبداللہ شامی رحمۃ اللہ علیہ سے کہ ہم لوگ جہاد کے لئے ملک
روم میں گئے دو آدمی ہمارے ایک طرف دشمن کی تلاش میں نکلے ایک رومی ملا
اس سے یہ دونوں لڑے ایک ان میں سے شہید ہو گیا دوسرے نے واپس آنا چاہا
پھر دل میں خیال کیا کہ میرا ساتھی تو جنت میں گیا اگر میں لوٹ جاؤں تو افسوس
و شرم کی بات ہے میں نے اس سے مقابلہ کیا اور تلوار ماری مگر وار خالی گیا رومی
نے مجھ کو زمین پر پچھاڑا اور سینے پر چڑھ کر قصد کیا کہ مجھے ذبح کرے فوراً میرا
ساتھی شہید کھڑا ہوا اور اس کی گردن پکڑ کر زمین پر دے مارا اور ہم دونوں نے
مل کر اس کو قتل کیا پھر ہم دونوں بات کرتے ہوئے چلے میرا ساتھی ایک
درخت کے نیچے جا کر جس طرح شہید ہوئے گرا تھا اسی طرح گرا۔

میت کا کلام اور سماع درست اور ثابت ہے

(فائدہ) معتبر کتابوں میں میت اور زندوں کی گفتگو کے بارے میں اور ارواح
سے ملاقات ہونے کے متعلق بہت سی روایات لکھی ہیں نیک اور پرہیزگار
لوگوں سے کبھی کبھی ارواح ملاقات کرتی ہیں اور بات چیت کرتی ہیں۔ زید بن
خارجہ انصاری رضی اللہ عنہ نے مرنے کے بعد صحابہ کے سامنے کلمہ طیبہ پڑھا
رسول اللہ ﷺ کی تصدیق کی چاروں خلیفہ کے برحق ہونے کی شہادت دی
اور ان کی خوبیاں بیان کیں اور بہت سے حالات اور واقعات آئندہ ہونے والے

بیان کیے۔ اسی طرح خارجہ بن زید اور ثابت بن قیس بن شماس نے بھی مرنے کے بعد گفتگو کی اور شہیدوں نے بھی باتیں کیں اور اپنے ساتھیوں کی مدد کی۔ امام بیہقی نے لکھا ہے کہ میت کی گفتگو کو محدثین کی جماعت نے صحیح طریقہ سے روایت کیا ہے اور اس کے صحیح ہونے کو مانا ہے اور دین کے اماموں نے بھی ان حالات کو صحیح روایتوں سے اپنی کتابوں میں نقل کیا ہے۔

حیات اموات پر کلام

(فی کمیہ) امام یافعی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے کہ اللہ تعالیٰ ارواح میت کو اچھی حالت میں ہوں یا بری حالت میں کبھی ظاہر کر دیتا ہے کہ دیکھنے والے کو اطمینان اور خوشی ہو اور اس سے نصیحت حاصل کرے اور میت کو فائدہ پہنچانے دعائے مغفرت یا تلاوت قرآن شریف سے یا صدقات سے اور فرمایا ہے کہ میت کی زیارت اکثر خواب میں ہوتی ہے۔ مگر یہ خاص ہے اولیاء اللہ کے واسطے اور یہ ان کی کرامت ہے اہل سنت والجماعت کا مذہب ہے کہ روحیں اگر نیک ہیں تو علیین میں اور اگر بد ہیں تو سجین میں رہتی ہیں اور کبھی کبھی اللہ تعالیٰ ان ارواح کو قبر میں ڈالتا ہے خصوصاً جمعہ کے دن اور اس کی رات میں تو یہ روحیں بیٹھ کر آپس میں باتیں کرتی ہیں نیک روحوں کو ثواب ملتا ہے اور بد روحوں کو عذاب ہوتا ہے اور جب یہ روحیں علیین یا سجین میں رہتی ہیں تو صرف روح پر ثواب و عذاب ہوتا ہے اور جب قبر میں آتی ہیں تو روح اور بدن دونوں پر ثواب و عذاب ہوتا ہے۔

حیات اور سماع صحیح ہے

(فائدہ) ابن قیم نے لکھا ہے کہ احادیث اور اقوال اصحاب سے ظاہر ہوتا ہے کہ جب کوئی شخص زیارت قبر کے لئے جاتا ہے تو مردہ کو خبر ہوتی ہے اور سلام سنتا ہے اور جواب دیتا ہے چاہے جمعہ کا دن اور رات ہو یا دوسرا دن اور رات ہو چاہے میت شہید ہو یا غیر شہید ہو اور رسول اللہ ﷺ کا دستور تھا جب قبرستان کی

طرف ہوتا تو سلام کرتے اور ان کی مغفرت کی دعا کرتے اور اپنے اصحاب کو بھی زیارت قبر اور دعائے مغفرت کا حکم دیتے تھے حسن سے روایت کی ہے کہ جو شخص قبرستان میں جائے اور یہ دعا پڑھے۔ اَللّٰھُمَّ رَبَّ الْاَجْسَادِ الْبَالِیَۃِ وَالْعِظَامِ النَّخِرَۃِ الَّتِیْ خَرَجَتْ مِنَ الدُّنْیَا وَھِیَ بِکَ مُؤْمِنَۃٌ اَدْخِلْ عَلَیْھَا رَوْحًا مِّنْ عِنْدِکَ وَسَلَامًا مِّنِّیْ تو حضرت آدم سے اس وقت تک جتنے مسلمان مرے ہیں سب اس کی مغفرت کے لئے اللہ تعالیٰ سے دعا کرتے ہیں اور ابن ابی الدنیا کی روایت میں ہے کہ حضرت آدم سے اس وقت تک جتنے مسلمان مرے ہیں اور مریں گے سب کے عدد کے موافق اس کو نیکی ملے گی۔

باب
ارواح کی جگہ کا بیان

ارواح کے رہنے کی جگہ

ارواح کے رہنے کی جگہ میں روایتیں مختلف ہیں اور سب صحیح ہیں اور علماء کے بھی اقوال اس بارے میں کئی طرح کے ہیں لیکن تحقیق کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ حقیقت میں ان روایتوں میں کوئی اختلاف نہیں ہے سب روایتیں اپنی اپنی جگہ پر صحیح اور درست ہیں علامہ ابن قیمؒ نے اس مسئلہ کو خوب سمجھا ہے اور بہت تفصیل سے بیان کیا ہے جس سے روایتوں کی صحت اور موافقت ظاہر ہو گئی جاننا چاہئے۔ عالم برزخ آخرت سے پہلے ایک عالم ہے جس کا دائرہ بہت بڑا ہے یہی ارواح کے رہنے کی جگہ ہے۔ دنیا سے بہت بڑا اور آخرت سے بہت چھوٹا ہے اس کے درجے اور طبقے بہت ہیں روحیں اعمال کے موافق درجات کے بھی مختلف درجے ہیں یہ ارواح اپنے اپنے اعمال کے موافق ان درجوں اور طبقوں میں رہتی ہیں۔

روح کا جسم سے تعلق

اور یہ بھی جاننا چاہئے کہ روح کا تعلق بدن کے ساتھ پانچ قسم کا ہے پہلا تعلق

ماں کے شکم میں اور یہ تعلق ضعیف ہے۔ دوسرا تعلق بعد پیدا ہونے کے عمر بھر تک یہ تعلق پہلے سے قوی ہے تیسرا تعلق نیند کی حالت میں یہ تعلق بہت کمزور اور ضعیف ہے کیونکہ خواب میں روح کا تعلق عارضی طور سے ہو جاتا ہے اس لئے بدن کا تعلق ضعیف ہو جاتا ہے اور خواب جو جو انسان دیکھتا ہے وہ اسی عالم برزخ کی سیر کا نتیجہ ہے چوتھا تعلق برزخ کا جو موت کے بعد ہوتا ہے اس میں موت کے سبب سے اگرچہ روح بدن کو چھوڑ دیتی ہے لیکن روح اور بدن میں بالکل جدائی نہیں ہوتی بلکہ بدن کے ساتھ روح کو ایک قسم کا تعلق اور واسطہ باقی رہتا ہے اور روح کے ایک جگہ سے دوسری جگہ آنے جانے میں ایک عالم سے دوسرے عالم میں آنے جانے میں کچھ دیر نہیں ہوتی پلک مارنے میں آتی اور چلی جاتی ہے جس طرح سوتا ہوا آدمی خواب دیکھتا ہے کہ آن کی آن میں اس کی روح عالم دنیا کی سیر کر لیتی ہے بلکہ کبھی ساتوں آسمان کے اوپر تک کی بھی سیر کرتی ہے اور عجائبات دیکھتی ہے اور پھر ایک دم میں آ جاتی ہے اس تعلق کی وجہ سے قبر کی زیارت مسنون ہوئی زیارت کرنے والوں کا سلام روح سنتی ہے اور جواب دیتی ہے یہ تعلق قیامت تک باقی رہتا ہے۔ پانچواں تعلق قیامت کے دن کا جب قبر سے اٹھائے جائیں گے یہ تعلق نہایت قوی اور کامل ہے کہ کمزور نہیں ہو سکتا اور نہ زائل ہو سکتا ہے پہلے تعلقات سے اس تعلق کو کوئی نسبت نہیں کیونکہ اب بدن مرنے گلنے کا نہیں اور نہ اب نیند ہے نہ موت۔

اقسام ارواح اور مقام ارواح

اور جاننا چاہئے کہ ارواح چار قسم کی ہیں ایک ارواح انبیاء علیہم السلام کی دوسری ارواح نیک کار مومنوں کی تیسری ارواح بدکار مومنوں کی چوتھی ارواح کفار و مشرکین کی۔ اور جاننا چاہئے کہ موت کے بعد جہاں ارواح رہتی ہیں اس جگہ کو جیسے پیغمبر ﷺ نے [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] ہے آنحضرت ﷺ نے شب معراج میں دونوں عالموں کی سیر کی اور ارواح سے ملاقات کی اور انہ

میں عذاب کی جائیں گی اور بعض خون کی نہر میں جیسا کہ عذاب قبر میں بیان ہوا۔ پیغمبر اور شہید جنت میں رہتے ہیں اور اللہ تعالیٰ کے حکم و اجازت سے جہاں چاہیں جاتے ہیں ان کے سوا اور لوگوں کی روحیں برزخ میں رہتی ہیں اور ان کا تعلق قبر سے رہتا ہے اور ثواب ملتا ہے یا عذاب ہوتا ہے اسی کو ثواب قبر یا عذاب قبر کہتے ہیں۔

مستقر ارواح کی مزید وضاحت

صاحب افصاح نے لکھا ہے کہ ارواح مومنین مختلف حالتوں میں رہتی ہیں بعض چڑیوں کی شکل میں جنت کے درختوں پر رہتی ہیں اور سبز چڑیوں کے اندر اور بعض سفید چڑیوں کے اندر اور قندیلوں میں جو عرش کے نیچے لٹکتی ہیں اور بعض جنتی آدمی کی صورت میں اور بعض صورت نئی طرح کی بنائی جائے گی ان کے نیک اعمال کے مناسب اور بعض دنیا میں سیر کرتی ہیں اور اپنے بدن میں بھی آجاتی ہیں اور میت کی ارواح سے ملاقات کرتی پھرتی ہیں اور بعض ارواح حضرت میکائیل علیہ السلام کی ذمہ داری میں رہتی ہیں اور بعض حضرت آدم علیہ السلام کی ذمہ داری میں اور بعض حضرت ابراہیم علیہ السلام کی ذمہ داری میں حکیم ترمذی نے لکھا ہے کہ ارواح برزخ میں کسی جگہ مقید نہیں رہتی ہیں بلکہ اس میں چلتی پھرتی ہیں دنیا کے احوال اور ملائکہ کے حالات بھی دیکھتی ہیں اور بعض ارواح کو عرش کے نیچے جگہ دی جاتی ہے اور بعض کو ایسی قدرت دی جاتی ہے کہ جنت میں جہاں چاہیں اڑ کر چلی جاتی ہیں۔ ارواح کے رہنے کی جگہ میں حدیثیں اور اصحاب کے اقوال بہت ہیں مگر ہم ایک ایک حدیث اور قول اس جگہ بیان کرتے ہیں۔

ارواح شہداء جنت کی سیر کرتی ہیں

(حدیث) عن ابن عباس رضی اللہ عنہما ان النبی ﷺ قال لما اصیب اصحابکم باحد جعل اللہ ارواحھم فی اجواف طیر خضر

ترد انهار الجنة وتاكل من ثمارها وتأوي الى قناديل من ذهب معلقة في ظل العرش. ۳۲۲ـ

(ترجمہ) روایت ہے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے شہیدوں کی روحیں سبز پرندوں میں رہتی ہیں جنت میں نہروں پر جاتی ہیں اور ان کے پھل کھاتی پھرتی ہیں پھر سونے کی قندیلوں میں قیام کرتی ہیں جو عرش کے نیچے لٹکی ہیں۔

سبز پرندوں میں رہنے کے معنی بعض علماء نے یہ بیان کئے ہیں کہ سبز پرندوں پر سوار ہو کر جہاں چاہیں گی سیر کریں گی اور بعض علماء نے فرمایا ہے کہ ان کی صورت عالم برزخ میں سبز پرندوں کے مثل خوشنما بنادی جاتی ہے جس طرح فرشتے بھی انسان کی صورت بن جاتے ہیں لیکن آخرت میں وہ روحیں انسانی صورت میں کردی جائیں گی۔ ایسی ہی روایت ہے ابن مسعود اور ابن عمر اور کعب رضی اللہ عنہم سے۔

شہداء کی تمنا

(حدیث) عن ابي سعيد الخدري رضي الله عنه قال قال رسول الله ﷺ الشهداء يغدون ويروحون ثم مأواهم إلى قناديل معلقة بالعرش فيقول لهم الرب تعالى هل تعلمون كرامة أفضل من كرامة أكرمتكموها؟ فيقولون: لا غير انا وددنا انك أعدت أرواحنا إلى أجسادنا حتى نقاتل مرة أخرى فنقتل في سبيلك. ۳۲۳ـ

(ترجمہ) روایت ہے ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کہ شہداء صبح کو اور شام کو سیر کرتے ہیں پھر ان قندیلوں میں قیام کرتے ہیں جو عرش سے لٹکی ہیں تو اللہ تعالیٰ ان سے پوچھتا ہے کہ کیا تم اس سے بہتر بزرگی کو جانتے ہو جو بزرگی تم کو دی ہے اس سے بڑھ کر کوئی بزرگی تم جانتے ہو کہ میں تم کو عنایت کروں

۳۲۲ـ أخرجه احمد وابو داود والحاكم والبيهقي (منه)

۳۲۳ـ أخرجه بقي بن مخلد (منه)

وہ کہیں گے نہیں لیکن ہماری تمنا ہے کہ تو ہم کو پھر زندہ کر دے تاکہ ہم دنیا میں جا کر تیری راہ میں جہاد کریں اور شہید ہوں۔

مومنین جنت کی سیر کرتے ہیں

(حدیث) عن عبدالرحمن بن کعب بن مالک قال لما حضرت کعبا الوفاة اتته ام بشر بنت البراء فقالت یا ابا عبدالرحمن ان لقیت فلانا فاقرئه منی السلام فقال لها یغفر اللّٰه لك یا ام بشر نحن اشغل من ذلك فقالت اما سمعت رسول اللّٰه ﷺ یقول ان نسمة المومن تسرح فی الجنة حیث شاء ت و نسمة الکافر فی سجین قال قالت بلی هو ذاك ۔ ۳۲۴

(ترجمہ) روایت ہے عبدالرحمن سے کہ جب کعب رحمۃ اللہ علیہ کی وفات کا وقت آیا تو ام بشر ان کے پاس گئیں اور کہا کہ فلاں شخص سے ملاقات ہو تو اس کو میرا سلام کہنا کعب نے جواب دیا اے ام بشر ہم کو اتنی فرصت کہاں ملے گی کہ شہدا سلام پہنچائیں ام بشر نے کہا کیا تم نے نہیں سنا کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے مومن کی روح جنت میں جہاں چاہے سیر کرتی ہے اور کافر کی روح سجین میں رہتی ہے کہا بے شک میں نے سنا ہے کہا اسی وجہ سے یہ پیام میں نے تم سے کہا۔

ارواح مومنین جنت کے ایک پہاڑ میں رہتی ہیں

(حدیث) عن ابی هریرة رضی اللّٰه عنه قال قال رسول اللّٰه اولاد المؤمنین فی جبل فی الجنة یکفلهم ابراهیم وسارة حتی یردهم الی آباء هم یوم القیامة ۔ ۳۲۵

۳۲۴۔ اخرجه ابن ماجة والطبرانی والبیهقی فی البعث بسند حسن۔

۳۲۵۔ اخرجه احمد والحاکم وصححه والبیهقی وابن ابی داؤد فی البعث وابن ابی الدنیا فی العزاء من طرق (منه) المستدرك للحاکم ۱: ۳۸۴ ۔ اتحاف السادة المتقین ۸: ۶۵۷ ۔ الدر المنثور ۱: ۱۸۸، ۳: ۳۴ ۔ کنزالعمال ۳۹۱۰ ۔ کشف الخفاء للعجلونی ۱: ۳۱۰۔

دے گا جب وہ جواب دے تو اشرفیوں کا حال پوچھنا تین رات تک ورثاء لڑکوں نے پکارا مگر جواب نہ ملا پھر علماء کے پاس جا کر حال بیان کیا علماء نے کہا انا للہ وانا الیہ راجعون تمہارا باپ دوزخی ہو گیا تم یمن کے اس میدان میں جاؤ جس کو برہوت کہتے ہیں اس میں ایک کنواں ہے اس کا نام بھی برہوت ہے اس میں دوزخیوں کی ارواح رہتی ہیں جب آدھی رات گزرے تو برہوت کے قریب جا کر پکارو جب لڑکوں نے یہاں پکارا اس نے فوراً جواب دیا۔

یہودی کی روح برہوت میں

روایت کی ابن ابی الدنیا نے کتاب القبور میں عمرو بن سلیمان سے کہ ایک یہودی مر گیا اس کے پاس ایک مسلمان کی امانت تھی اس کا لڑکا مسلمان ہو گیا جب اس نے امانت طلب کی تو لڑکے نے تلاش کی مگر نہ پایا شعیب جبائی کے پاس جا کر حال بیان کیا انہوں نے کہا تم سنیچر کے دن برہوت کے نزدیک جا کر اپنے باپ کو پکارو وہ تم کو جواب دے گا پھر اس سے امانت کا حال پوچھو لڑکے نے برہوت کے قریب جا کر دوبار پکارا یہودی نے جواب دیا اس نے پوچھا تو نے امانت کہاں رکھی ہے جواب دیا کہ دروازہ کی چوکھٹ کے نیچے دفن ہے وہاں سے نکال کر دے دو اور تم نے جو دین قبول کیا ہے اس پر قائم رہنا۔

حضرت عامر بن فہیرہ رضی اللہ عنہ کا جسم اوپر اٹھا لیا گیا

(حدیث) عن عروة أن عامر بن فهيرة قتل يوم بئر معونة فيمن قتل وأسر عمرو بن امية الضمرى فقال له عامر بن الطفيل هل تعرف أصحابك؟ قال نعم فطاف فيهم يعني في القتلى وجعل يسأله عن أنسابهم قال هل تفقد منهم من أحد؟ قال أفقد مولى لأبي بكر يقال له عامر بن فهيرة قال كيف كان فيكم؟ قال كان من افضلنا قال ألا أخبرك خبره هذا طعنه برمح ثم انتزع رمحه فذهب بالرجل علوا في السماء حتى والله ماأراه وكان الذى قتله رجل من كلاب يقال له جبار بن سلمى فأتى الضحاك بن سفيان الكلابى فاسلم وقال دعاني

کے کنارے ایک جنگل میں پہنچا چار مہینے تک جنگل میں گھومتا پھرتا رہا اور درخت کے پتے اور گھاس کھاتا رہا ایک دن میں نے خیال کیا کہ کسی ایک طرف کا راستہ اختیار کروں تاکہ آبادی کی صورت دیکھوں یا چلتے چلتے میرا کام تمام ہو جائے پھر میں ایک طرف کو روانہ ہوا راستہ میں ایک مکان عالی شان خوبصورت دیکھا دروازہ کھول کر اس کے اندر گیا اور دیکھا کہ اس میں بڑے بڑے چبوترے بنے ہیں ہر چبوترے پر موتی کا صندوق رکھا ہے اور قفل سے بند ہیں ہوئی کنجیاں سامنے رکھی ہیں میں نے ایک صندوق کھولا اس کے اندر سے نہایت عمدہ خوشبو نکلی اور دیکھا کہ اس میں آدمی حریر لپیٹے ہوئے سوئے ہیں ایک آدمی کو میں نے ہلایا تو وہ مردہ تھا پھر میں نے صندوق بند کیا اور مکان سے باہر آکر دروازہ بند کیا اور روانہ ہوا راستہ میں دو سواروں سے ملاقات ہوئی ایسے خوبصورت سوار میں نے کبھی نہ دیکھے تھے ان کے گھوڑے کی پیشانی اور پیر سفید تھے سواروں نے مجھ سے پوچھا کہ تو کون ہے اور کہاں سے آرہا ہے میں نے اپنا واقعہ پورا بیان کیا میرا حال سن کر کہا کہ آگے چلو ایک باغ ملے گا اس میں ایک خوبصورت آدمی نماز پڑھتا ہوا ملے گا اس سے اپنا حال بیان کرنا وہ تم کو راستہ بتا دے گا میں آگے بڑھا اس آدمی سے ملاقات ہوئی میں نے سلام کیا اس نے سلام کا جواب دیا اور میرا واقعہ پوچھا میں نے اپنا حال بیان کیا جب اس مکان میں جانے کا حال سنا تو بہت گھبرائے اور پوچھا پھر تم نے کیا کیا جب میں نے کہا کہ صندوق بند کر کے دروازہ بند کر دیا اور روانہ ہو گیا تب ان کی گھبراہٹ دور ہوئی اور کہا بیٹھ جا ؤ میں بیٹھ گیا اور دیکھا کہ ایک بدلی آئی اور کہا السلام علیک یا ولی اللہ انہوں نے بدلی سے کہا تو کہاں جاتی ہے کہا فلاں شہر میں اسی طرح بدلیاں برابر آتی تھیں اور ہر ایک سے پوچھتے کہ کہاں جاتی ہے یہاں تک کہ ایک بدلی نے کہا میں بصرہ جاتی ہوں فرمایا اتر آ بدلی زمین پر آ گئی فرمایا اس آدمی کو اپنے اوپر سوار کر کے اس کے مکان پر صحیح و سالم پہنچا دے میں نے بدلی پر سوار ہوتے وقت کہا جس خدا نے آپ کو یہ مرتبہ بخشا اس کی قسم دیتا ہوں فرمایئے وہ مکان کیسا ہے اور وہ دونوں سوار کون تھے اور آپ کون ہیں

فرمایا یہ مکان دریا کے شہیدوں کا ہے اللہ تعالیٰ نے فرشتوں کو مقرر کیا ہے جو لوگ دریا میں غرق ہوں ان کی نعش نکال لائیں اور حریر کے کفن میں لپیٹ کر اس صندوق میں رکھیں اور وہ سوار وہ فرشتے ہیں جو اللہ تعالیٰ کا سلام صبح و شام ان کو پہنچاتے ہیں اور میں خضر ہوں میں نے اللہ تعالیٰ سے دعا کی تمہارے پیغمبر کی امت کے ساتھ مجھ کو رکھے۔ پھر اس آدمی نے کہا جب میں بغلی پر سوار ہو کر چلا تو اس قدر خوف مجھ پر غالب ہوا کہ میری آنکھیں بند ہو گئیں۔ اس قصہ کو شیخ الاسلام ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی کتاب الاصابۃ فی معرفۃ الصحابہ میں حضرت خضر کے حال میں بیان کیا ہے۔

حضرت خضر کی درازی عمر کی وجہ

تفسیر درمنثور کی چوتھی جلد میں ہے کہ حضرت آدم علیہ السلام کو جب طوفان نوح کی خبر دی گئی تو آپ نے اللہ تعالیٰ سے دعا کی کہ جو شخص بعد طوفان کے مجھ کو دفن کرے اس کی عمر قیامت تک دراز کر۔ حضرت خضر علیہ السلام نے بعد طوفان کے آپ کو دوبارہ دفن کیا اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام کی دعا قبول فرمائی اور خضر کی عمر قیامت تک دراز کی۔

(فائدہ) قبر میں روحیں اپنے اعمال کے موافق ثواب و عذاب پاتی ہیں اور ہر دن دو بار صبح اور شام اگر وہ جنتی ہیں تو ان کو جنت دکھائی جاتی ہے اور فرشتہ کہتا ہے کہ یہ تمہارا اصلی ٹھکانہ ہے یہ روایت بخاری مسلم نے کی ہے۔

فرعون والوں کا عذاب

ایک روایت میں ہے کہ فرعون کے خاندان کی ارواح کو سیاہ چڑیوں کے اندر رکھ کر صبح و شام دوزخ کے پاس لے جاتے ہیں اور عذاب کرتے ہیں اور کہتے ہیں۔ یہ تمہارا اصلی ٹھکانہ ہے۔

قبر کی آواز اور تنبیہ

روایت ہے شعب الایمان میں ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ قبر ہر دن صبح و شام

قال رسول اللهﷺ تعرض الأعمال يوم الإثنين والخميس على الله و تعرض على الأنبياء وعلى الآباء والأمهات يوم الجمعة فيفرحون بحسناتهم وتزداد وجوههم بياضا وإشراقا فاتقوا الله ولاتؤذوا موتاكم ۔ ۳۳۲۔

(ترجمہ) روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے بندوں کے اعمال سوموار اور جمعرات کو اللہ تعالیٰ کے سامنے پیش کیے جاتے ہیں اور جمعہ کو انبیاء اور ان کے ماں باپ کے سامنے پیش کرتے ہیں نیکیوں کو دیکھ کر یہ سب لوگ خوش ہوتے ہیں۔ اور ان کے چہرے روشن ہو جاتے ہیں پس اے لوگو اللہ سے ڈرو اور مردوں کو تکلیف مت دو یعنی بُرے کام نہ کرو کہ اس کو دیکھ کر ان کو صدمہ اور رنج پہنچے۔

باب
روح کو جنت میں جانے سے کون سی چیز روکتی ہے

والدین کی وفات کے بعد والدین کے حقوق

(حدیث) عن أبي أسيد الساعدي قال جاء رجل إلى النبي ﷺ فقال يا رسول اللهﷺ هل بقي علي من بر والدي شي أبرهما به بعد موتهما؟ قال نعم أربع خصال بقين عليك الدعاء وإنفاذ عهديهما وإكرام صديقهما وصلة الرحم التي لارحم لك إلامن قبلهما۔ ۳۳۳۔

۳۳۲۔ أخرجه الحكيم الترمذي في نوادره (منه)

۳۳۳۔ أخرجه أبو داؤد وابن حبان (منه) سنن الترمذي ۱۰۷۹،۱۰۷۸، سنن ابن ماجه ۳۴۱۳ - السنن الكبرى للبيهقي ۶: ۴۹۰، ۲۵:۹،۷۶- المستدرك للحاكم ۲: ۲۷۰،۲۶- بدائع المنن للساعاتي ۱۳۸۹،۵۴۸- المعجم الصغير للطبراني ۲: ۱۳۳- مسند الشافعي ۳۶۲- الترغيب والترهيب للمنذري ۲: ۶۰۶- كنز العمال ۱۵۴۸۸- شرح السنة للبغوي ۲۰۲:۲- مشكاة المصابيح ۲۹۱۵- حلية الأولياء لأبي نعيم ۱۵:۹- كشف الخفاء للعجلوني ۴۴۷:۲- الفوائد المجموعة ۲۶۸- الكامل في الضعفاء لابن عدى ۵: ۱۶۹۸۔

کا قرض ہے لوگوں نے کہا ہاں آپؐ نے فرمایا اس کی روح قرض کے قید میں ہے آسمان تک نہیں جا سکتی میری نماز سے اس کو فائدہ نہ پہنچے گا البتہ اگر کوئی اس کے قرض ادا کرنے کا ذمہ دار بنے تو میں نماز پڑھوں اور میری نماز اس کو نفع دے۔

قرضہ کی وجہ سے میت عذاب میں چلی گئی

(حدیث) عن سمرة بن جندب رضي الله عنه أن النبي ﷺ صلى صلاة الصبح فقال أههنا أحد من بني فلان فإن صاحبكم قد أحتبس عند باب الجنة بدين عليه فإن شئتم فافدوه وإن شئتم فأسلموه إلى عذاب الله. ۳۳۶۔

(ترجمہ) روایت ہے سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ سے کہ نبی ﷺ نے ایک دن نماز صبح کے بعد فرمایا کہ فلاں قبیلہ کا کوئی آدمی یہاں موجود ہے اس کا مردہ قرض کی وجہ سے جنت کے دروازہ پر روکا گیا ہے اور وہ تمہارے قبضہ میں ہے اگر اس کا قرض ادا کرو گے تو اس کی نجات ہے ورنہ اس پر عذاب ہو گا۔

مقروض کا حضور ﷺ نے جنازہ نہ پڑھایا

(حدیث) عن جابر رضي الله عنه ان رجلامات وعليه دين ديناران فلم يصل عليه النبي ﷺ فتحملهما أبو قتادة فصلى عليه ثم قال له بعدذلك بيوم مافعل الدينا ران ؟ قال إنما مات أمس فعاد عليه من الغد فقال قد قضيتهما فقال الآن بردت عليه جلدته. ۳۳۷۔

(ترجمہ) روایت ہے جابر رضی اللہ عنہ سے کہ ایک شخص نے وفات پائی اس پر کسی کے دو دینار قرض تھے نبی ﷺ نے اس پر نماز جنازہ نہ پڑھی جب ابو قتادہ رضی اللہ عنہ نے اس کا قرض اپنے ذمہ لیا تو آپ نے نماز پڑھی پھر دوسرے دن آپ نے ابو قتادہ رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ تم نے قرض ادا کیا یا نہیں کہا ابھی کل

۳۳۶۔ أخرجه الطبراني في الأوسط (منه) مصنف عبدالرزاق ۱۵۲۶۳۔

۳۳۷۔ أخرجه احمد والبيهقي (منه) مسند احمد بن حنبل ۳: ۳۳۰ مصنف ابن ابي شيبه ۳: ۳۷۲ ـ مجمع الزوائد للهيثمي ۳: ۳۶، ٤: ۱۲۷ (منه).

تو وہ فوت ہوا تو آپ ﷺ نے اگلے دن پھر پوچھا پھر ابو قتادہ نے بتلایا کہ آپ نے فرمایا اب اس کی روح کو خوشی ہوئی۔

وارث مقروض میت کا پہلے قرضہ اتاریں

(حدیث) عن سعید بن الأطول قال مات أخونا وترك ثلاثمائة درهم وعيالا و دينا فأردت أن أنفق على عياله فقال رسول الله ﷺ إن أباك محبوس بدينه فاقض عنه. ۳۴۸

(ترجمہ) روایت ہے سعید ابن اطول رضی اللہ عنہ سے کہ میرے باپ کا انتقال ہو گیا اور تین سو درہم اور اولاد اور قرض چھوڑا میں نے ارادہ کیا کہ درہم کو اولاد پر خرچ کروں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تیرا باپ قرض میں مقید ہے اس کا قرض ادا کرو۔

بغیر قرض اتارے جنت میں داخلہ مشکل ہے

روایت ہے کتاب من عاش بعد الموت میں شیبان بن حسن رحمۃ اللہ علیہ سے کہ میرے باپ اور عبدالواحد جہاد کے واسطے گھر سے روانہ ہوئے راستہ میں ایک کنواں ملا جو چوڑا اور بہت گہرا تھا اس میں سے آواز کھڑکھڑاہٹ کی آئی ان میں سے ایک آدمی کنوئیں میں اترا دیکھا کہ ایک شخص پانی کے اوپر تختہ پر بیٹھا ہے انہوں نے پوچھا تو کون ہے جن ہے یا انسان ہے کہا میں انسان ہوں پھر پوچھا تو یہاں کیوں بیٹھا ہے اس نے جواب دیا کہ میں شہر انطاکیہ کا رہنے والا ہوں میں دنیا سے انتقال کر چکا ہوں مجھ پر قرض ہے اس کے عوض میں اللہ تعالیٰ نے مجھ کو قید کیا ہے میرے لڑکے انطاکیہ میں ہیں انہوں نے مجھ کو اپنے دل سے بھلا دیا اور میرا قرض ادا نہ کیا یہ سن کر وہ آدمی کنوئیں سے نکلا اور اپنے ساتھی سے کہا کہ چلو پہلے اس کا قرض ادا کریں اس کے بعد جہاد کریں گے غرض کہ دونوں آدمی انطاکیہ کی طرف گئے اور قرض ادا کر کے لوٹے جب اس کنوئیں کے پاس آئے تو نہ کنواں دیکھا نہ کنوئیں کا کوئی نشان پایا رات کو یہاں سو رہے خواب میں وہ آدمی آیا

۳۴۸۔ اخرجہ احمد۔ (منہ)

کہنے لگا اللہ تعالیٰ تم لوگوں کو نیک بدلہ دے کہ تم نے میرا قرض ادا کیا اب اللہ تعالیٰ نے مجھ کو جنت میں جگہ دی اور اجازت دی کہ میں جہاں چاہوں سیر کروں۔

بغیر وصیت کے مرنے والے کی سزا

(حدیث) عن جابر رضی اللہ عنہ مرفوعا امن مات علی غیر وصیة لم یؤذن له فی الکلام إلی یوم القیامة قالوا یا رسول اللہ ویتکلمون قبل یوم القیامة؟ قال نعم ویزور بعضهم بعضا۔ ۳۲۹۔

(ترجمہ) روایت ہے جابر رضی اللہ عنہ سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے جو شخص بغیر وصیت کے مرے گا اس کو دوسرے مردوں سے کلام کرنے کی اجازت نہیں دی جائے گی (یعنی مانند گونگے کے قیامت تک رہے گا) اصحاب نے پوچھا یا رسول اللہ ﷺ مردے بھی آپس میں کلام کرتے ہیں فرمایا ہاں کلام کرتے ہیں اور ملاقات کرنے بھی جاتے ہیں۔

باب
زندہ کی روح مردوں کی ارواح سے ملاقات کرتی ہے

زندوں اور مردوں کی ارواح ملاقات کرتی ہیں

علامہ ابن قیم نے کتاب الروح میں لکھا ہے کہ خواب میں زندے اور مردوں کی ارواح کی ملاقات کے بارے میں بے شمار دلیلیں موجود ہیں اور اس ملاقات کے متعلق واقعات وروایات ایسے معتبر اور پرہیزگار لوگوں نے بیان کی ہیں کہ اس کے تسلیم کرنے اور مان لینے کے بغیر کوئی چارہ نہیں پس جس طرح زندوں کی ارواح آپس میں خواب میں ملاقات کرتی ہیں اسی طرح زندے اور مردے کی بھی ارواح آپس میں ملاقات کرتی ہیں جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے اللّٰہ یتوفی الانفس

۳۲۹۔ أخرجه ابو أحمد والحاکم فی الکنی (منه).

اس عورت کے جسم پر صرف صدقہ کا چیتھڑا تھا

روایت کی حاکم نے کہ نبی کریم ﷺ کی کسی بیوی کے پاس ایک عورت آئی اور کہا آپ دعا کیجئے کہ اللہ تعالیٰ میرا ہاتھ درست کر دے پوچھا کہ تیرے ہاتھ کو کیا ہو گیا ہے اس نے کہا میرا باپ مرد سخی اور مالدار تھا اور میری ماں بڑی بخیل تھی میں نے اس کو کسی غریب کو کچھ دیتے ہوئے نہیں دیکھا البتہ ایک دن ہم نے گائے ذبح کی میری ماں نے اس کی چربی ایک مسکین کو دے دی اور ایک پرانا چیتھڑا اس کو پہنا دیا پھر میرے ماں باپ مر گئے میں نے باپ کو خواب میں دیکھا کہ ایک نہر پر کھڑے ہو کر لوگوں کو پانی پلاتے ہیں میں نے پوچھا اے باپ میری ماں کو آپ نے دیکھا ہے کہا نہیں میں اس کو تلاش کرنے گئی دیکھا کہ ایک چھوٹی لنگوٹی ہے اس کے بدن پر صرف وہی چھوٹا کپڑا ہے جو مسکین کو دیا تھا اور اس کے ہاتھ میں وہی چربی ہے اس کو چاٹتی ہے اور پیاس پیاس پکارتی ہے میں نے کہا اے ماں میں تیرے لئے پانی لاتی ہوں میں اپنے باپ کے پاس گئی اور ایک برتن پانی کا بھر کر پلایا کسی نے میرے باپ کے پاس جا کر کہا کہ فلاں عورت کو کس نے پانی پلایا باپ نے جواب دیا کہ جس نے پانی پلایا اللہ تعالیٰ اس کا ہاتھ بیکار کرے جب میں خواب سے اٹھی تو اپنا ہاتھ بیکار پایا۔

حضور ﷺ کو شہادت حسین رضی اللہ عنہ کا غم

روایت ہے ترمذی سے سلمیٰ سے کہ میں ام المومنین حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے پاس گئی دیکھا کہ رو رہی ہیں میں نے پوچھا آپ کیوں روتی ہیں فرمایا کہ میں نے خواب میں رسول اللہ ﷺ کو دیکھا کہ آپ روتے ہیں اور آپ کے سر اور داڑھی پر مٹی پڑی ہے میں نے پوچھا یا رسول اللہ ﷺ کیا حال ہے آپ نے فرمایا میں میدان کربلا میں گیا تھا میرے سامنے حسین علیہ السلام کو ظالموں نے شہید کر دیا ہے۔

فلاں کو میرا ایک درہم کا قرضہ ادا کر دو

روایت ہے میمون کردی سے کہ میں نے عروہ رحمۃ اللہ علیہ کو ان کے مرنے کے بعد خواب میں دیکھا انہوں نے کہا کہ فلاں پانی پلانے والے کا میرے ذمہ ایک درہم باقی ہے وہ درہم میرے گھر میں طاق میں رکھا ہے اس کو لے جا کر اس کو دے دو صبح کو میں نے پانی پلانے والے سے ملاقات کر کے پوچھا کہ عروہ کے ذمہ تمہارا کچھ باقی ہے اس نے کہا ہاں ایک درہم باقی ہے میں عروہ کے گھر گیا اور طاق سے درہم لے کر اس کے حوالہ کیا۔ (ابن ابی الدنیا فی المنامات)

میں نے سب کچھ لا الہ الا اللہ کی کثرت سے پایا

روایت ہے کوفہ کے ایک رہنے والے سے کہ میں نے سوید بن عمرو کو مرنے کے بعد دیکھا کہ نہایت اچھی حالت میں شان و شوکت کے ساتھ ہیں میں نے پوچھا کہ اے سوید یہ درجہ آپ نے کس طرح پایا فرمایا کہ لا الہ الا اللہ بہت پڑھتا تھا تم بھی پڑھا کرو اور کہا کہ داؤد طائی اور محمد بن نضر رحمۃ اللہ علیہ نے اسی کلمہ کی بدولت پایا جو کچھ پایا۔ (ابن ابی الدنیا فی المنامات)

ہم اعمال کی فضیلت جانتے ہیں مگر نہیں کر سکتے

روایت ہے شعب الایمان[1] میں کہ مطرف بن عبداللہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ میں ایک بار ایک قبرستان میں گیا اور ایک قبر کے پاس دو رکعت نماز ہلکی طور سے پڑھ کر سو گیا اس قبر کے مردے نے کہا تم نے دو رکعت نماز پڑھی اور دل میں خیال کیا کہ بہت مختصر اور ہلکی پڑھی میں نے کہا ہاں انہوں نے کہا کہ تم لوگ عمل کرتے ہو لیکن اس کی فضیلت نہیں جانتے اور ہم لوگ فضیلت جانتے ہیں لیکن عمل نہیں کر سکتے تمہاری نماز کے مثل ہم لوگ دو رکعت پڑھ سکتے تو یہ نماز ہمارے حق میں تمام دنیا سے افضل اور بہتر ہوتی پھر میں نے پوچھا کہ اس

---

[1] اس قبرستان میں ایک [illegible] قریب پہنچتے ہیں۔ (منہ)

قبرستان میں کون لوگ ہیں کہا کل مسلمان ہیں اور سب نیک کار ہیں میں نے
پوچھا سب سے افضل کون ہے ایک قبر کی طرف اشارہ کیا میں نے اپنے دل میں
کہا یا اللہ اس مردے کو ظاہر کر دے کہ میں اس سے بات کروں ناگاہ قبر شق ہوئی
ایک نوجوان نکلا (یہ اللہ تعالیٰ کی قدرت سے کوئی بعید نہیں۔ کلام مجید میں
اصحاب کہف اور عزیر علیہ السلام کا قصہ یاد کر لیا جائے) میں نے پوچھا تم ان سب
میں افضل ہو کہا ہاں یہ لوگ ایسا ہی کہتے ہیں میں نے پوچھا کس عمل کی بدولت تم
نے ایسا درجہ پایا تمہاری عمر کم ہے یہ گمان نہیں ہوتا کہ حج اور عمرہ اور جہاد اور
دوسرے اعمال کے زیادہ کرنے سے تم کو یہ درجہ ملا ہو گا جواب دیا کہ مجھ پر
مصیبتیں بہت نازل ہوئیں اور اللہ تعالیٰ نے مجھ کو صبر کی توفیق عطا فرمائی جس
کے سبب سے مجھ کو یہ مرتبہ ملا۔

بڑھاپے سے اللہ حیا کرتے ہیں

تاریخ بغداد میں محمد بن سالم رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ قاضی یحییٰ بن اکثم کو
میں نے خواب میں دیکھا اور پوچھا کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کے ساتھ کیا معاملہ کیا کہا
کہ مجھ کو اپنے سامنے کھڑا کیا اور خطاب کیا کہ اے نالائق بڈھے اگر تیری داڑھی
سفید ہوتی تو تجھ کو آگ میں جلا دیتا میرے تمام اعضاء خوف سے تھر تھرانے
لگے اسی طرح تین بار خطاب کیا پھر جب مجھ کو افاقہ ہوا تو میں نے عرض کی اے
میرے پروردگار تیری طرف سے جس حدیث قدسی کی روایت مجھ کو ملی ہے وہ تو
اس طرح کی نہیں ہے اللہ تعالیٰ نے فرمایا میری طرف سے کون سی حدیث تجھ کو
ملی ہے حالانکہ اللہ تعالیٰ خوب جانتا ہے میں نے عرض کی کہ
حدیث بیان کی مجھ سے عبدالرزاق بن ہمام نے انہوں نے معمر بن راشد سے
انہوں نے ابن شہاب زہری سے انہوں نے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے
انہوں نے تیرے نبی ﷺ سے آپ نے جبرئیل علیہ السلام سے اور جبرئیل نے
تجھ سے روایت کی ہے بے شک تو نے فرمایا مَاشَابَ لِیْ عَبْدٌ فِی الْاِسْلَامِ شَیْبَۃً

سب سے رخصت ہوا اور قبلہ رخ ہو کر کلمہ شہادت پڑھا اور انتقال کیا۔

باب

زندوں سے مردوں کو ایذا اور تکلیف پہنچتی ہے

مردوں کی غیبت نہ کرو

جاننا چاہئے کہ جس طرح دنیا میں ایک کو دوسرے سے آرام یا تکلیف پہنچتی ہے اسی طرح زندوں سے مردوں کو آرام و تکلیف پہنچتی ہے اگر کوئی شخص کسی کی شکایت کرے یا پیٹھ پیچھے اس کی غیبت کرے تو سن کر اس کو صدمہ اور رنج ہوتا ہے اسی طرح مردوں کی برائی بیان کرنے سے ان کو تکلیف ہوتی ہے حق تعالیٰ نے فرشتے مقرر کئے ہیں کہ مردے کے حق میں جب کوئی بدگوئی کرتا ہے اور برائی بیان کرتا ہے تو فرشتے ان کو سناتے ہیں اس سے ان کو صدمہ پہنچتا ہے اسی واسطے حدیثوں میں مردہ کی برائی بیان کرنے کی بہت ممانعت آئی ہے آدمی کو لازم ہے کہ جب کوئی مر جائے تو اس کی خوبی اور بھلائی بیان کرے اور برائیوں سے درگذر کرے اس کا نام نہ لے۔

جو چیز زندگی میں اذیت دیتی ہے وہ مرنے کے بعد بھی اذیت دیتی ہے

(حدیث) عن عائشة رضي الله عنها أن النبي ﷺ قال إن الميت يؤذيه في قبره ما يؤذيه في بيته. ٣٥٣ـ

(ترجمہ) روایت ہے عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے جس چیز سے مردہ اپنے گھر میں تکلیف پاتا تھا اس سے اپنی قبر میں بھی تکلیف پاتا ہے۔

مردوں کو برا نہ کہو وہ اپنا کیا بھگت رہے ہیں

(حدیث) عن عائشة رضي الله عنها قالت قال رسول الله ﷺ

٣٥٣ـ أخرجه الديلمي (منه)

يقول لاتذكروا موتاكم إلا بخير ان يكونوا من أهل الجنة تأثموا وإن يكونوا من أهل النار فحسبهم ماهم فيه. ۳۵۷ـ

(ترجمہ) روایت ہے عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا کہ آپ فرماتے تھے کہ میت کا تذکرہ نہ کرو مگر بھلائی کے ساتھ اگر وہ جنتی ہے تو تم گنہگار ہو گے اور اگر دوزخی ہے تو وہی اس کے لئے کافی ہے۔

مسلمان کی قبر پہ پاؤں رکھنا

روایت ہے عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے کہ اگر میں کوئلہ کی آگ پر یا تیز تلوار پر چلوں یہاں تک کہ میرا پاؤں بیکار ہو جائے تو یہ مجھے پسند ہے اور مسلمان کی قبر پر قدم رکھنا پسند نہیں۔

میت کی قبر پہ نہ بیٹھو

روایت ہے عمارہ بن حزم رضی اللہ عنہ سے کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھ کو ایک قبر پر بیٹھے دیکھا تو فرمایا قبر سے اتر جا میت کو تکلیف نہ دے تا کہ وہ بھی تجھ کو تکلیف نہ دے قیامت کے دن تیرے سے جھگڑا نہ کرے۔

قبروں پہ چلنا

روایت ہے ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے کہ ان سے کسی نے پوچھا کہ قبر پر چلنا کیسا ہے فرمایا کہ جس طرح زندگی میں مومن کو تکلیف دینے کو میں برا جانتا ہوں اسی طرح مرنے کے بعد بھی اس کو تکلیف دینا برا جانتا ہوں۔

ابن ابی شیبہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ مومن کو مرنے کے بعد تکلیف دینا ایسا ہے جیسا زندگی میں تکلیف دینا۔

قبرستان میں پیشاب پاخانہ نہ کریں

روایت ہے کہ سلیم رحمۃ اللہ علیہ کسی قبرستان میں گئے اور ان کو پیشاب کرنے کی

۳۵۷ـ أخرجه ابن أبي الدنيا (منه)

تو نے دنیا میں تکلیف اٹھائی آج ہم تیرے ساتھ رہیں گے یہاں تک کہ تجھ کو جنت میں پہنچائیں گے۔

صدقہ کا ثواب مردہ کو پہنچتا ہے (صحیح حدیث)

(حدیث) عن ابن عباس رضی اللّٰہ عنہما أن سعد بن عبادة توفیت أمه و هو غائب فأتی رسول اللّٰہ ﷺ فقال یا رسول اللّٰہ إن أمی ماتت و انا غائب فهل ینفعها إن تصدقت عنها؟ قال نعم قال فإنی أشهدك أن حائطی صدقة عنها۔ ۳۵۹ ۔

(ترجمہ) روایت ہے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہ سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ کی ماں نے انتقال کیا اور سعد رضی اللہ عنہ سفر میں تھے جب مکان پر آئے تو رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور پوچھا یا رسول اللہ ﷺ میری ماں نے انتقال کیا اور میں سفر میں تھا تو اگر میں کچھ صدقہ دوں تو اس کو ثواب ملے آپ نے فرمایا ہاں ملے گا۔ سعد رضی اللہ عنہ نے کہا آپ گواہ رہیں کہ میں نے اپنا باغ ماں کے واسطے صدقہ کیا۔

ایصالِ ثواب میں بہترین صدقہ پانی پلانا ہے

(حدیث) وفی روایة قال عبادة فأی الصدقة أفضل؟ قال الماء فحفر بئرا وقال هذه لأم سعد۔ ۳۶۰ ۔

(ترجمہ) ایک روایت میں ہے کہ سعد رضی اللہ عنہ نے پوچھا یا رسول اللہ ﷺ کون سا صدقہ سب سے افضل ہے آپ نے فرمایا پانی سعد رضی اللہ عنہ نے کنواں کھدوا دیا اور کہا یا اللہ یہ کنواں سعد کی ماں کی طرف سے ہے۔

مردوں کے نزدیک ایصالِ ثواب کی قدر

روایت ہے ابو قلابہ رضی اللہ عنہ سے کہ میں ملک شام سے بصرہ میں آیا اور غسل کر

---

۳۵۹ ۔ أخرجه البخاری (منه) مشکاة المصابیح ، ۱۹۵ ۔

۳۶۰ ۔ أخرجه أحمد والأربعة . (منه)

سے رات کو ایک قبر کے قریب دو رکعت نماز پڑھی اور اس کا ثواب بخش دیا تو قبر
قبر سے کچھ نکلا اور ملامت سے شکایت کی کہ تم نے آج ہم کو تکلیف دی تم لوگ
عمل کرتے ہو اور اس کے ثواب کا حال نہیں جانتے اور ہم لوگ ثواب کا حال جانتے
ہیں لیکن عمل نہیں کر سکتے دو رکعت جو تم نے پڑھی وہ ہمارے واسطے دنیا سے جو سب
سے افضل ہے پھر میت نے کہا اللہ تعالیٰ دنیا والوں کو خوش رکھے کیونکہ ان کی دعا
سے پہاڑ کے برابر ہم کو نور حاصل ہوتا ہے ہم ان کو ہمارا سلام کہنا۔ ۳۶۱۔

پہاڑوں کے برابر نیکیاں

(حدیث) عن أبي سعيد الخدري رضي الله عنه قال قال رسول الله ﷺ يتبع الرجل يوم القيامة من الحسنات أمثال الجبال فيقول أنى هذا؟ فيقال باستغفار ولدك لك. ۳۶۲۔

(ترجمہ) روایت ہے ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے قیامت کے دن مومن کے ساتھ پہاڑ کے برابر نیکیاں ہوں گی وہ کہے گا (دنیا میں تو ہم نے اس قدر نیکیاں نہیں کی تھیں) اس قدر ثواب کہاں سے آیا آواز آوے گی ۔ تیرے لڑکے نے تیرے واسطے استغفار پڑھا تھا یہ وہی نیکیاں ہیں۔

وفات کے بعد میت کو پہنچنے والے نیک عمل

(حدیث) عن أبي هريرة رضي الله عنه قال قال رسول الله ﷺ إن مما يلحق المؤمن من حسناته بعد موته علما نشره أو ولدا صالحا تركه أو مصحفا ورثه أو مسجدا بناه أو بيتا لابن السبيل بناه أو نهرا أجراه أو صدقة أخرجها من ماله في صحته تلحقه بعد موته ۳۶۳۔

(ترجمہ) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ

۳۶۱۔ أخرجه ابن أبي الدنيا ۳۸۱ (منه)
۳۶۲۔ أخرجه الطبراني في الأوسط (منه) مجمع الزوائد للهيثمي
۳۶۳۔ أخرجه ابن ماجة وابن خزيمة (منه)

نے ارشاد فرمایا بے شک نیکی کا ثواب مومن کی موت کے بعد جاری رہتا ہے وہ علم ہے جو اس نے پھیلایا ہو نیک بیٹا جو اس نے چھوڑا پھر قرآن پاک جو اس نے وراثت میں چھوڑا ہو، مسجد ہو (بنوائی)، مسافروں کے لئے کوئی سرائے ہو، کوئی نہر جاری کروائی یا صدقہ جو اس نے اپنی صحت میں اپنے مال سے نکالا ہو تو اس کا ثواب اس کے مرنے کے بعد اس کو ملتا رہے گا۔

تعلیم علم دین کا ثواب قیامت تک پہنچتا رہے گا

(حدیث) عن أبي سعيد الخدري رضي الله عنه مرفوعا من علم آية من كتاب الله عز وجل أو بابا من علم أنمى الله أجره إلى يوم القيامة. ۔۳۶۴

(ترجمہ) روایت ہے ابو سعید رضی اللہ عنہ سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے جس نے کسی کو کچھ قرآن شریف پڑھایا یا کوئی مسئلہ بتایا تو اللہ تعالیٰ اس کے ثواب کو قیامت تک زیادہ کرتا ہے۔

نفلی عبادات کا ثواب مردوں کو بھی بخشا کرو

(حدیث) عن الحجاج بن دينار قال قال رسول الله ﷺ إن من البر بعد البر أن تصلي عليهما مع صلاتك وأن تصوم عنهما مع صيامك وأن تتصدق عنهما مع صدقتك. ۔۳۶۵

(ترجمہ) روایت ہے حجاج بن دینار سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے نیکی کے بعد نیکی یہ ہے کہ جب تم نماز پڑھو تو ان کے واسطے بھی پڑھو اور جب روزہ رکھو تو ان کے واسطے بھی رکھو اور جب صدقہ دو تو ان کے واسطے بھی دو۔ (مطلب یہ کہ

۳۶۴۔ أخرجه ابن عساكر (عنه) كنز العمال ۲۳۸۴، ۲۳۸۵، ۲۸۷۰٤، ۲۸۸۸۱، ۲۸۸۸۵، ۲۸۸۸۷۔ حلية الأولياء لأبي نعيم ۸: ۲۲٤۔ السلسلة الصحيحة للألباني ۱۳۳۵۔

۳۶۵۔ أخرجه ابن أبي شيبة (عنه) ۳: ۳۸۷۔ تاريخ واسط ۲۰۹۔ تاريخ بغداد للخطيب البغدادي ۳: ۳٦۳

تعالیٰ نے تمہاری مغفرت کی اور اسی قدر تم کو بھی ثواب دیا اور تمہارے واسطے جنت میں ایک مکان تیار کیا ہے جس کا نام منیف ہے۔

میت کی روح اپنے گھر آکر ایصال ثواب کی التجاء کرتی ہے

روایت ہے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے اپنی امت کے واسطے تحفہ بھیجو ہم نے پوچھا یا رسول اللہ ہم کیا تحفہ بھیجیں آپ نے فرمایا مومنوں کی ارواح جمعہ کی رات کو آسمان سے دنیا کی طرف آتی ہیں اور اپنے مکان کے مقابل کھڑی ہو کر ہر ایک روح غمگین آواز سے پکارتی ہے کہ اے میرے گھر والو اے میرے خاندان والو اے میرے قرابت والو مہربانی کر کے ہم کو یاد رکھو اللہ تم پر رحم کرے اور ہم کو یاد کرو اور مت بھولو ہم قید خانہ میں ہیں اور بہت غم میں مبتلا ہیں پس ہم پر رحم کرو اللہ تم پر رحم کرے اور مدد کرو ہم سے اپنی دعا اور صدقہ کو اور تسبیح کو شاید اللہ رحم کرے ہم پر قبل اس کے کہ تم بھی ہمارے مثل ہو جاؤ۔ افسوس ہائے شرمندگی اے اللہ کے بندو ہماری بات سنو اور ہم کو نہ بھولو تم جانتے ہو کہ یہ مکان جو آج تمہارے قبضہ میں ہے کل کے دن ہمارے قبضہ میں تھی اور ہم اللہ کی راہ میں خرچ نہ کرتے تھے اور اللہ کی راہ میں خرچ نہ دیتے تھے پس وہ مال ہم پر بلا ہو گیا اور دوسرے لوگ اس سے نفع لیتے ہیں اور اس کا حساب و عذاب ہم پر ہوتا ہے پھر آپ نے فرمایا ہر ایک روح آواز سے مردوں اور عورتوں کو پکارتی ہے کہ مہربانی کرو ہم پر درہم سے یا روٹی کے ٹکڑے سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا روئے نبی ﷺ اور ہم لوگ بھی روئے۔

مردوں کو ایصال ثواب کا طریقہ

روایت ہے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے میت پر پہلے دن اور پہلی رات سے بھی زیادہ سخت وقت آتا ہے تم لوگ صدقہ دے کر اپنی میت پر رحم کرو لوگوں نے عرض کی یا رسول اللہ ﷺ اگر ہم صدقہ دینے کو کچھ نہ پائیں آپ نے فرمایا دو رکعت نماز ادا کرے ہر رکعت میں الحمد کے بعد آیت

ایصال ثواب پر امت کا اتفاق ہے

(فائدہ۔ ۳) علماء کا اتفاق ہے کہ نیک کام کا ثواب اگر میت کو بخشا جائے تو اس کو ثواب پہنچتا ہے۔ رسول اللہ ﷺ ہمیشہ قبرستان میں تشریف لے جاتے اور مردوں کے واسطے دعا و استغفار کرتے تھے اور قبر کی زیارت اور استغفار کا آپ نے حکم دیا ہے اور ترغیب فرمائی ہے اس وقت سے آج تک ہر زمانہ میں مسلمانوں کا یہی طریقہ رہا اور اس پر تمام امت کا اجماع ہو گیا ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے جو شخص قبرستان میں جائے اور الحمد اور قل ہو اللہ اور الھکم التکاثر پڑھ کر ثواب قبرستان کے مومنین اور مومنات کو بخشے تو یہ لوگ اللہ تعالیٰ کے پاس اس کے واسطے سفارش کرتے ہیں۔

مدینہ منورہ میں انصار کے یہاں جب میت ہوتی تو سب لوگ اس کی قبر پر جاتے اور قرآن شریف پڑھتے تھے۔ اس بارے میں حدیثیں بہت وارد ہیں اور بعض بعض حدیثیں پہلے بیان ہو چکی ہیں وہ کافی ہیں۔

باب

وہ اعمال جو مرنے کے بعد جنت میں جلدی پہنچاتے ہیں

فرائض کے بعد آیت الکرسی پڑھنے کا ثواب

روایت ہے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے جو شخص بعد ہر نماز فرض کے آیت الکرسی پڑھتا رہے گا تو اللہ تعالیٰ اس کو شاکرین کا دل عطا فرمائے گا۔ اور صدیقین کے مثل عمل دے گا اور نبیوں کا سا ثواب دے گا اور اس پر اپنی رحمت نازل فرمائے گا اور جنت میں داخل ہونے سے موت اس کو روکتی ہے یعنی موت آنے پر فوراً جنت میں داخل ہو گا۔

فرائض کے بعد آیت الکرسی فوراً جنت میں لے جائے گی

(حدیث) عن صلصال قال رسول اللہ ﷺ من قرء آیة الکرسی فی دبر کل صلوة لم یکن بینه وبین أن یدخل الجنة إلا أن یموت فإذا مات دخل الجنة. ۳۶۷۔

(ترجمہ) روایت ہے صلصال سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے جو کوئی ہر فرض نماز کے بعد آیت الکرسی پڑھے گا تو اس کے اور جنت کے درمیان صرف موت کا پردہ ہے جب مرے گا جنت میں داخل ہو جائے گا۔

اسی طرح علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ سے بھی روایت ہے اور نسائی اور رویانی اور ابن حبان اور دارقطنی اور ابن مردویہ نے بھی رسول اللہ ﷺ سے اسی طرح روایت کی ہے یہ سب مضمون تفسیر درمنثور سے لکھا گیا ہے۔

باب
موت کا کون سا وقت اچھا ہے

کون سے اوقات کی وفات جنت میں لے جائے گی

(حدیث) عن ابن مسعود رضی اللہ عنه قال قال رسول اللہ ﷺ من وافق موته عند انقضاء رمضان دخل الجنة ومن وافق موته عند انقضاء عرفة دخل الجنة ومن وافق موته عند انقضاء صدقة دخل الجنة. ۳۶۸۔

(ترجمہ) روایت ہے ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے جو شخص رمضان شریف کے اخیر مہینہ میں انتقال کرے وہ جنتی ہوگا۔ اور جو شخص عرفہ کے روز یعنی نویں تاریخ ذی الحجہ کے آخیر دن میں مرے گا وہ جنتی ہے

۳۶۷۔ اخرجه البیهقی (منه) تاریخ اصبهان لابی نعیم ۱: ۳۵۴۔

۳۶۸۔ اخرجه ابو نعیم (منه) کنز العمال ۴۲۷۰۱۔ حلیة الاولیاء ۵: ۲۳۔

گا اور جو شخص صدقہ دے کر مرے گا وہ جنتی ہوگا۔

کون سے اعمال سے جنت ملتی ہے

(حدیث) عن حذيفة قال قال رسول الله ﷺ من قال لاإله إلا الله ابتغاء وجه الله ختم له بها دخل الجنة ومن صام يوما ابتغاء وجه الله ختم له به دخل الجنة ومن تصدق بصدقة ابتغاء وجه الله ختم له بها دخل الجنة. ۳۶۹-

(ترجمہ) روایت ہے حذیفہ رضی اللہ عنہ سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے جو شخص مرتے وقت خالص نیت سے لا إله الا الله کہے گا وہ جنتی ہوگا۔ اور جس نے اللہ کے واسطے روزہ رکھا اور اسی حال میں مر گیا وہ جنتی ہوگا اور جو سچی نیت سے صدقہ دے کر مرے گا وہ جنتی ہوگا۔

روزے کی حالت میں فوت ہونے والا جنت میں جائے گا

(حدیث) عن عائشة رضي الله عنها قالت قال رسول الله ﷺ من مات صائما أوجب الله له الصيام إلى يوم القيامة. ۳۷۰-

(ترجمہ) روایت ہے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے جس نے روزہ رکھا اور اسی حال میں مر گیا تو اللہ تعالیٰ اس کے واسطے قیامت تک کے روزہ کا ثواب عطا فرمائے گا۔

جمعہ کی موت عذاب قبر سے نجات ہے

(حدیث) عن جابر رضي الله عنه قال قال رسول الله ﷺ من مات ليلة الجمعة أو يوم الجمعة أجير من عذاب القبر وجاء يوم القيامة وعليه طابع الشهداء. ۳۷۱-

---

۳۶۹- أخرجه أحمد (منه) مسند احمد بن حنبل ۵: ۳۹۱ مجمع الزوائد للهيثمي ۷: ۲۱۵ كنز العمال ۴۳۳۷۶

۳۷۰- أخرجه الديلمي (منه) كنز العمال ۲۳۶۴۳

۳۷۱- أخرجه أبو نعيم (منه) كشف الخفاء للعجلوني ۲: ۳۱۸- مصنف عبدالرزاق ۵۵۹۵

ولولا ذلك لم يكن يسلو۔ ۳۷۴۔

(ترجمہ) روایت ہے زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اللہ تعالیٰ کہتا ہے کہ میں نے تین چیزوں سے اپنے بندوں پر آسانی کر دی ہے ایک یہ کہ غلہ پر کیڑوں کو مقرر کیا اگر ایسا نہ کرتا تو بادشاہ تمام غلہ کو پاس اپنے جمع کر لیتے جس طرح سونا چاندی کو جمع کر لیتے ہیں۔ دوسری یہ کہ موت کے بعد بدن کو میں نے سڑنے اور گل جانے کا حکم کیا اگر ایسا نہ کرتا تو کوئی دوست اپنے دوست کے مرنے کے بعد دفن نہ کرتا تیسرے یہ کہ غم زدہ کے دل سے غم دور کرتا ہوں اگر ایسا نہ کرتا تو انسان کبھی خوش نہ ہوتا۔

روح سے اچھی چیز پیدا نہیں کی گئی

روایت ہے ابو قلابہ سے کہ اللہ تعالیٰ نے روح سے اچھی اور پاکیزہ کوئی شے نہیں بنائی جب تک روح بدن میں رہتی ہے بدن تروتازہ رہتا ہے اور جب اس کو نکال لیتے ہیں تو بدن سڑ گل جاتا ہے۔

صرف ریڑھ کی ہڈی باقی رہ جاتی ہے

(حدیث) عن أبي هريرة رضي الله عنه قال قال رسول الله ﷺ ليس من الإنسان شيء إلا يبلى إلا عظما واحدا و هو عجب الذنب و منه يركب الخلق يوم القيامة۔ ۳۷۵۔

(حدیث) روایت ہے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے آدمی کا ہر عضو سڑ گل جاتا ہے مگر جو ہڈی ریڑھ کی ہوتی ہے وہ نہیں سڑتی قیامت کے روز اسی سے تمام بدن درست کیا جائے گا۔

۳۷۴۔ أخرجه ابن عساکر (منه)۔

۳۷۵۔ أخرجه مسلم (منه) صحيح البخاري ۶: ۲۰۵۔ صحيح المسلم كتاب الفتن باب ۲۸ رقم ۱۴۱۔ الترغيب و الترهيب للمنذري ۴: ۳۸۴۔ فتح الباري لابن حجر ۸: ۵۵۲۔ تفسير ابن كثير ۸: ۳۲۹۔

اور عبداللہ بن عمر انصاری شہید ہوئے اور دونوں ایک قبر میں ایک نیچی زمین میں دفن کئے گئے بارش کے زمانہ میں سیلاب آیا یہ دونوں قبریں کھل گئیں دونوں لاشیں نکالی گئیں تاکہ کسی دوسری جگہ زمین میں دفن کی جائیں دونوں لاشیں تروتازہ نکلیں اور کوئی حالت بدلی نہ تھی گویا آج ہی مرے ہیں ایک لاش کے بدن میں زخم تھا اس پر اپنا ہاتھ رکھا تھا جب اس کا ہاتھ زخم سے ہٹا کر سیدھا کیا گیا تو پھر لاش نے اپنا ہاتھ زخم پر رکھ لیا پھر دونوں لاشیں ایک دوسری اونچی زمین میں دفن کی گئیں جنگ احد سے اس وقت تک چھیالیس برس گزر چکے تھے۔

مخلص مؤذن کی لاش قبر میں محفوظ رہے گی

روایت ہے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے جو کوئی اذان کہے اللہ کے واسطے یعنی کسی سے نفع کی امید نہ رکھے بلکہ محض ثواب کی نیت ہو تو وہ مثل اس شہید کے ہے جو خون میں تڑپتا ہو مرنے کے بعد اس کا بدن محفوظ رہے گا یعنی اس کے بدن کو زمین نہ کھائے گی۔

مؤذن کا قیامت کے دن اعزاز

ایک روایت میں ہے کہ قیامت کے دن میدان محشر میں مؤذن کی گردن سب سے بلند رہے گی اور قبر میں اس کا بدن محفوظ رہے گا۔

حافظ قرآن کا جسم قبر میں محفوظ رہے گا

روایت ہے جابر رضی اللہ عنہ سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کہ جب حافظ قرآن انتقال کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ زمین کو حکم دیتا ہے کہ اس کا گوشت نہ کھائے زمین کہتی ہے اے رب میں کیونکر اس کا گوشت کھا سکتی ہوں جب کہ تیرا کلام پاک اس کے سینہ میں ہے۔

کبھی گناہ نہ کرنے والا بھی محفوظ رہے گا

روایت ہے کہ جس شخص نے کبھی گناہ نہیں کیا ہے زمین اس کا گوشت نہیں کھا سکتی۔

اللہ تعالیٰ کا ہزار ہزار شکر و احسان ہے کہ اس نے مجھ کو اس کتاب کے تالیف کرنے کی توفیق بخشی اور اختتام کو پہنچایا۔

خداوند تعالیٰ اسلام کو اس کتاب سے فائدہ دے اور اس کے پڑھنے والوں کو اور مجھ کو نیک راستے پر چلا اور گناہوں کو معاف فرما اور میرا اور ان کا خاتمہ بخیر کر۔

ربنا تقبل منا إنك أنت السميع العليم وتب علينا إنك أنت التواب الرحيم.

وصلى الله تعالى على خير خلقه سيدنا محمد و آله واصحابه

اجمعين برحمتك يا ارحم الراحمين.

المولد البرزخی

ہے اور حیات ملکوتیہ کی ابتداء اس تکمیل حالت میں ہوتا ہے چنانچہ موت کے بعد عقل وغیرہ سب کامل ہوتی ہے جیسا کہ حدیث میں آیا ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے حضور ﷺ نے پوچھا کہ اے عمر اس وقت تمہارا کیا حال ہوگا جب قبر میں تمہارے پاس دو فرشتے رجنے گرجتے آئیں گے اور تم کو ہلا ڈالیں گے اور حاکمانہ گفتگو کریں گے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ ﷺ ہماری عقل بھی درست ہوگی یا نہیں حضور ﷺ نے فرمایا نعم کھیئتکم الیوم یعنی اس وقت ایسی عقل ہوگی جو آج ہے انہوں نے کہا بس کام چلالوں گا (اخرجہ احمد و طبرانی) اور الٹی اس طرح ہے کہ اس کے لئے فنا نہیں اور حیات ناسوتیہ کے لئے فنا لازم ہے یہاں کی صبح کے لئے تو شام بھی ہے وہاں ایسی صبح ہوگی کہ جس کی شام ہی نہیں۔

اس پر شاید یہ اشکال ہو کہ ایک عاشق تو یوں فرماتے ہیں

ہرگز نمیرد آنکہ دلش زندہ شد بعشق

ثبت است بر جریدہ عالم دوام ما

ہرگز نمیرد سے معلوم ہوتا ہے کہ عشاق کی یہ زندگی فنا نہیں ہوتی تو سمجھ لیجئے کہ اس کا یہ مطلب نہیں کہ زندہ دلان عشق کو موت نہیں آتی بلکہ مطلب یہ ہے کہ اصلی حیات تو آخرت کی حیات ہے مگر یہاں کی حیات جب آخرت کی معین ہوئی اور اس کے انقطاع کے متصل ہی وہ حیات (آخرت کی) شروع ہوگئی پس گویا موت موت ہی نہیں کہ جس سے گھبراہٹ اور پریشانی ہو۔ بلکہ موت شیریں اور خوشگوار ہو جاتی ہے کیونکہ عاشق جانتا ہے کہ اس موت سے وہ موانع وصل مرتفع ہو جائیں گے جو حیات ناسوتیہ میں قرب خاص سے مانع تھے پس وہ موت کو حیات اور یہ زندگی کی فنا لوٹنا سمجھتا ہے پھر مرنے کے بعد جو حیات حاصل ہوئی وہ تو باقی ہے ہی۔ کیونکہ اس کے بعد پھر موت نہ ہوگی اگر یہ شبہ ہو کہ بعض نصوص سے تو اس حیات ملکوتیہ کا بھی منقطع ہونا معلوم ہوتا ہے چنانچہ ارشاد ہے کل شیء ھالک الا وجھہ اور کل من علیھا فان کہ نفخ صور کے وقت

ارواح بھی فنا ہو جائیں گی تو اس کا جواب یہ ہے کہ وہ فنا تھوڑی دیر کے لئے ہوگا
مختصر ہوگا بعد تحلہ قسم پوری کرنے کے لئے ہوگا جیسے قرآن شریف میں ہے
ان منکم الا واردھا کہ ہر شخص کو جہنم کا ورود ہوگا جس کی صورت یہ ہوگی کہ
جہنم کی پشت پر پل صراط نصب کیا جائے گا جس پر ہو کر سب مسلمان گزریں گے
بعض تو کٹ کر جہنم ہی میں گر جائیں گے یہ تو حقیقۃ وارد ہوں گے اور بعض
مثل برق خاطف کے گزر جائیں گے ان کو خبر بھی نہ ہوگی کہ جہنم کدھر تھا ان کا
ورود تحلہ قسم (قسم پوری کرنے) کے لئے ہوگا کہ بس جہنم کی پشت پر سے گزر
گئے اور راستہ میں جہنم پڑا تو ان کو خبر بھی نہ ہوئی جیسے کوئی جلدی سے آگ کے
اندر کو ہاتھ گزار دے اسی طرح قسم پوری کرنے کے لئے ارواح کا فنا بھی ایک
آن کے لئے ہو جائے تو یہ مانع بقاء نہ ہوگا کیونکہ امور عادیہ میں زمان لطیف کا
انقطاع منافی استمرار نہیں۔ موٹی بات ہے اگر ایک شخص پانچ گھنٹہ تک تقریر کرے
اور درمیان درمیان میں ایک ایک سیکنڈ سکوت کرے تو یہ سکوت مانع استمرار
تقریر نہیں۔ بلکہ محاورہ میں یہ کہا جاتا ہے کہ اس نے پانچ گھنٹہ تک مسلسل
تقریر کی۔ غرض یہ کہ حیات ملکوتیہ حیات ناسوتیہ سے ادوم بھی ہے اور اتم بھی
اور اقوم بھی اور افضل بھی اکمل بھی اجمل بھی ادق بھی اقوی بھی اخفی بھی الطف بھی
ازکی بھی انقی بھی ارفع بھی اسنی بھی اوسع بھی اعلی بھی اشہی بھی اور احلی بھی پس
ثابت ہوا کہ جب حیات ملکوتیہ حیات ناسوتیہ سے اعظم ہے تو ولادت ملکوتیہ یعنی
حیات ملکوتیہ کی ابتداء کہ سفر آخرت یعنی وفات ہے ولادت ناسوتیہ یعنی حیات
ناسوتیہ کی ابتداء سے جو ولادت متعارفہ ہے اہم و اعظم ہوگی۔

علماء میں اختلاف ہوا ہے کہ موت اور حیات میں افضل کون ہے بعض
نے حیات کو ترجیح دی ہے اور بعض نے موت کو۔ قائل فضیلت حیات کے یہ
بیان کرتے ہیں کہ طول حیات میں تکثیر اعمال ہے جس سے ثواب بڑھتا ہے اور
موت سے اعمال منقطع ہو جاتے ہیں لیکن حضرت والا فرماتے ہیں کہ اس سے
حیات من حیث ھی حیات کی فضیلت نہیں ثابت ہوئی بلکہ ایک عارضی

وجہ سے فضیلت ثابت ہوتی ہے اور وہ عارض بھی عند التامل راجع ہے فضیلت موت ہی کی طرف کیونکہ اعمال کا ثمرہ موت ہی کے بعد ملے گا تو اس میں خود اقرار ہے فضیلت موت کا اور فضیلت موت کی ذاتی ہے جس کی صریح دلیل نص ہے کہ حدیث میں آیا ہے تحفة المومن الموت کہ موت مومن کے لئے تحفہ ہے بخلاف حیات کے اس کو تحفہ کہیں نہیں کہا گیا۔

اب میں حیات وموت کے متعلق ایک لطیف نکتہ عرض کرتا ہوں وہ یہ کہ اب تک تو میں نے موت کو حیات ہونا ثابت کیا تھا اب حیات کو موت بتاتا ہوں تفصیل اس کی یہ ہے کہ موت کی حقیقت معنویہ ہے انتقال من عالم الی عالم آخر یعنی ایک عالم سے دوسرے عالم کی طرف منتقل ہونے کو موت کہتے ہیں پس جس طرح موت صوری میں اس وطن عارضی سے وطن اصلی کی طرف انتقال ہوتا ہے اسی طرح ولادت ناسوتیہ میں وطن اصلی سے وطن عارضی کی طرف انتقال ہوتا ہے اور ظاہر ہے کہ وطن اصلی کی طرف تو جانا مطلوب ہوتا ہے اس کو موت کہنا تو محض عرف کی بناء پر ہے اصلی موت تو یہ ہے کہ وطن اصلی کو چھوڑ کر وطن عارضی میں آجائے مگر چونکہ عام طور پر لوگ وطن اصلی سے غافل ہیں اور اس عالم ناسوت کو وطن اصلی سمجھے ہوئے ہیں اس لئے وہ حیات ناسوتیہ ہی کے انقطاع کو موت کہتے ہیں اور ولادت ناسوتیہ کو موت نہیں کہتے اور جس کی نظر وطن اصلی پر ہے وہ اس کا عکس سمجھتا ہے چنانچہ مولانا جامی اسی وطن اصلی کا پتہ دیتے ہیں اور اس سے مفارقت پر رنج ظاہر کرتے ہیں۔

دلا تا کے دریں کاخ مجازی !
کنی مانند طفلاں خاکبازی

توئی آں دست پرور مرغ گستاخ
کہ بودت آشیاں بیروں ازیں کاخ

چرا زاں آشیاں بیگانہ گشتی

چو وہاں چند ایں ویرانہ گشتی

صاحبو وہ تھا ہمارا وطن اصلی یعنی عالم ارواح جس کے سامنے یہ عالم ناسوت ویرانہ ہے اس کی جدائی پر حزن ہونا چاہئے نہ کہ یہاں سے جدا ہونے پر چنانچہ مولانا رومی بھی اسی کو یاد کر کے فرماتے ہیں۔

بشنو از نے چوں حکایت مے کند
وز جدائیہا شکایت می کند

کز نیستاں تا مرا ببریدہ اند
از نفیرم مرد وزن نالیدہ اند

اب یہاں ایک سوال ہوتا ہے وہ یہ کہ جب یہ حیات بھی موت ہی ہے اور ہم اصل میں عالم ارواح میں تھے تو پھر وہاں سے نکال کر ہم کو یہاں کیوں بھیجا گیا۔ اگر وہیں رکھا جاتا تو اچھا تھا کیونکہ وہ اصلی وطن بھی تھا اور وہاں کی حیات یہاں سے افضل بھی تھی۔ اور وہاں یہاں سے زیادہ قرب بھی تھا چنانچہ ایک عاشق مغلوب الحال کہتے ہیں

کیا ہی چین خواب عدم میں تھا نہ تھا زلف یار کا خیال
سو جگا کے شور ظہور نے مجھے کس بلا میں پھنسا دیا

(وجہ یہ کہ خیال عادۃً فراق میں ہوتا ہے نہ کہ وصال و قرب میں) اس کا جواب یہ ہے کہ اسی قرب کی تکمیل کے لئے بھیجا گیا ہے بذریعہ اعمال کے اور اسی عارض اعمال کی وجہ سے اس حیات ماضیہ پر ترجیح ہے جو ہم کو عالم ارواح میں یہاں آنے سے پہلے حاصل تھی۔ اور اس عاشق کا قول غلبہ حال پر محمول ہے۔ کیونکہ سمجھنے کی بات ہے کہ اس کو اس عالم کی تمنا کیوں ہے اسی لئے تو کہ وہاں قرب تھا اور اس قرب کی حالت یہ ہے کہ اس کی کچھ حد نہیں۔ غیر متناہی ہے چنانچہ خود رسول اللہ ﷺ کو باوجود غایت قرب کے امر قل رب زدنی علماً کا ہوا ہے اور ظاہر ہے کہ قرب طبعاً محبوب ہے تو اس کا ہر درجہ محبوب ہے خصوصاً مشتاق تو اگر جان لیں کہ قرب کے اور بھی درجات ہیں تو ان کو حالت موجودہ پہ کبھی صبر نہیں آسکتا اسی کو فرماتے ہیں۔

غرض وہاں قرب تو تھا لیکن آیات اللہ جب نہ ہونے کی وجہ سے کمال پر قدرت نہ تھی اس کے ایک حد پر تھی اس سے آگے ترقی نہیں ہو سکتی تھی۔ سو محقق کو تو عالم ارواح کے تصور سے بھی بے چینی ہوتی ہے جب معلوم ہوا کہ وہاں کیا خاک چین تھا۔ آرام و راحت تو یہاں ہے کہ راحت و چین میں جتنی ترقی چاہو اعمال کے ذریعہ سے کر سکتے ہو۔ کوئی اس کے لئے حد ہی نہیں ہوتی۔ عاشق کو بھلا اس پر کہاں چین آسکتا ہے کہ محبوب سامنے ہو اور وہ یہ کہہ دے کہ خبردار آگے نہ بڑھنا۔ مجھ سے دو گز دور رہو تو وہ تو یہی چاہے گا کہ محبوب سے چمٹ جاؤں بلکہ اس سے زیادہ یہ چاہتا ہے کہ وہ مجھ سے چمٹ جائے۔ اگر اس کا مکلف بھی کیا جائے تو تنگی وہی حالت ہوگی۔

در میان قعر دریا تختہ بندم کردہ
باز میگوئی کہ دامن تر مکن ہوشیار باش

تو صاحب عالم ارواح میں تو بس ایسا ہی قرب تھا کہ بس دور سے جھرمٹ دیکھتے رہو پاس آنے کی اجازت نہیں تو حضور وہاں کہاں چین تھا۔ اس کو سوچ کر تو وہاں کی زندگی وبال جان ہو جاتی ہے یہ خدا تعالیٰ کی عنایت ہوئی کہ یہاں بھیج کر اعمال سے زیادت قرب کا موقع دیا۔ ہاتھ پاؤں دیئے جن سے روزہ نماز ادا کر کے خدا تعالیٰ کی رضا و محبت میں جتنی چاہیں ترقی کر سکتے ہیں۔ اس کی نہ کوئی حد ہے نہ کوئی روک ٹوک۔ اگر ہمیشہ ان کاموں پر نظر رکھی جائے اور ان کی یاد سے غافل نہ ہو پھر جاتیں سے قرب کی وہ کیفیت ہوگی جس کو اردو کا ایک شاعر کہتا ہے۔

آرزو یہ ہے کہ نکلے دم تمہارے سامنے
تم ہمارے سامنے ہو ہم تمہارے سامنے

البتہ ظہور تام اس قرب کا اور اس سے کامل تمتع آخرت ہی میں ہوگا کیونکہ ہر شخص کو اس کی تمنا کے موافق انکشاف میسر ہوگا کیونکہ وہاں تمنا کے موافق تحمل عطا ہوگا۔ اور یہاں تو قوت بشریہ اس انکشاف کی متحمل ہی نہیں ہو سکتی مگر یہ ضرور ہے کہ جتنا استعداد سے زیادہ ہوگی ذکر کی راہ ہوگا تفاوت

درجات قرب میں جس کی استعداد کا جیسا مقتضی ہوگا اسی قدر قرب اس کو عطا ہو جائے گا اور اسی وجہ سے ہر شخص کو تسلی ہو جائے گی۔ یہی تعجب کی بات ہے کہ وطن غیر اصلی سے وطن اصلی کو جانا تو موت ہو اور وطن اصلی سے غیر اصلی کو آنا موت نہ ہو حالانکہ یہ معنی اس سے بڑھ کر موت ہے اگر یہ شبہ ہو کہ اگر یہ حیات موت ہے تو چاہئے کہ جب کوئی روح عالم ارواح سے دنیا میں آتی ہوگی تو شاید ارواح بھی روتی ہوں گی کہ ہائے ایک عدد کم ہو گیا جیسے یہاں سے کوئی چلا جاتا ہے (یعنی مر جاتا ہے) تو ہم لوگ روتے ہیں۔ تو سمجھئے کہ یہاں کے ادراکات اور وہاں کے ادراکات میں فرق ہے۔ اور اس کی تفصیل یہ ہے کہ مرنے کے وقت جو ہم یہاں روتے ہیں تو موت سبب رونے کا نہیں بلکہ مفارقت دائمہ کا گمان ہے کہ وہ اب اس عالم (عالم موت) میں عود نہ کرے گا۔ چنانچہ اگر ہمارا کوئی عزیز کسی قصبہ میں چلا جائے تو اس پر کوئی نہیں روتا کیونکہ جانتے ہیں کہ ایک گھنٹہ میں واپس آئے گا اسی طرح ان ارواح کو یقین ہے کہ یہ روح پھر عود کرے گی۔ مفارقت دائمہ نہیں ہوئی ہے بلکہ یہ مفارقت عارضہ ہے۔ اس لئے ان کو رنج نہیں ہوتا مگر باوجود اس کے چونکہ یہ بھی احتمال ہے کہ شاید ہمارے پاس نہ آئے اس احتمال غم کا متاثر ہوتا ہے کہ جب کوئی روح بعد موت اس عالم میں پہنچتی ہے تو ارواح بے حد مسرور ہوتی ہیں اور جو دریافت کرنے پر کسی کا مرنا محقق ہیں جو ان کے پاس نہیں پہنچا تو افسوس کرتی ہیں کہ معلوم ہوتا ہے کہ وہ دوزخ میں گیا اس سے معلوم ہو گیا کہ غمگین ہونے رونے کا ٹھکانا دوسرا ہے۔ اگر بعد مغفرت ہو کسی وجہ سے ہو جیسے مثلاً کوئی دعا کرتا جائے مغفرت سے اس کا مغفرت ہو جائے پھر علیین میں آ جائے جو ٹھکانا ہے مومنین کی ارواح کا البتہ عالم ارواح میں مفارقت کا رنج و افسوس اتنا نہیں ہوتا جتنا کہ یہاں کی موت سے ہوتا ہے جس کی وجہ یہ ہے کہ عالم ارواح میں طبیعت حاکم نہیں۔ اور یہاں طبیعت حاکم ہے۔

اس تقریر سے سب شبہات دفع ہو گئے اور یہ معلوم ہو گیا کہ یہ حیات

دنیویہ معنی موت ہے اور یہاں کی موت (یعنی موت متعارف) وہاں کی حیات ہے۔ گو یہاں کی موت پر طبعاً حزن بھی ہوتا ہے اور کاملین کو بھی ہوتا ہے لیکن وہ مقتضا طبع کا ہے جیسا کہ فرح مقتضا عقل کا ہے۔ اگرچہ وہ حضرات اپنی قوت سے مقتضیات طبع ورو ک بھی سکتے ہیں مگر اس حزن و بکا میں حکمتوں کا مشاہدہ کرتے ہیں اس لئے وہ امر طبعی کو روکتے ہیں۔ چنانچہ اس حکمت کا بیان حضور ﷺ نے اپنے صاحبزادے کے واقعہ وفات میں ارشاد بھی فرمایا ہے۔ انما ھذہ رحمة الخ یعنی بکا مقتضاء شفقت کا جو حق ہے اولاد کا۔

خلاصہ یہ کہ موت کوئی غم کی چیز نہیں۔ بلکہ ولادت سے زیادہ خوشی کی چیز ہے۔ ہاں اس حیات کو معین اس حیات اخرویہ کا مہیا ہوئے اس طرح کہ اعمال قالبیہ جو کہ جوارح سے متعلق ہیں اور اعمال قلبیہ میں جو کسب ہیں (مثلاً اصل محبت اصل خشیت۔ اصل شوق جو اعمال قلبیہ موہوب ہیں ان کو ذکر اور مراقبات اور ریاضات وغیرہ سے بڑھادے) ان میں کوشش سعی کرکے ذرا بھی کوتاہی نہ کی جائے اگر کوتاہی ہو جائے اس کی تلافی کثرت استغفار اور دعا سے توفیق سے کی جائے۔

اب اس مضمون کو ختم کرتا ہوں اللہ تعالیٰ نافع و مقبول فرمائیں اور ہم سب کو حضور اقدس رسول اللہ ﷺ کا قرب و محبت نصیب فرمادیں آمین والحمد للہ رب العالمین وصلی اللہ تعالیٰ علی خیر خلقہ سیدنا و مولانا محمد و علی آلہ واصحابہ اجمعین ابدالآبدین ودھر الداھرین کتبہ الاحقر محمد عیسیٰ عفی عنہ عشرہ اولی ذیقعدہ ۵۵۲

سوالات

(۱) مرد کے لئے ذکر ہے جنت کا عورت کے متعلق ذکر نہیں۔

(۲) مرد کو حور ملے گی عورت کو کیا ملے گا۔

(۳) کسی عورت نے چار نکاح کئے تو وہ عورت کس کے ساتھ رہے گی۔

(۴) دونوں میں سے ایک جنت میں ہے ایک دوزخ میں ہے تو کیا صورت بعد مغفرت ہے۔

جوابات

(۱) عورت چونکہ مرد کے تابع ہے اس لئے احکام میں بھی وہ مرد کے تابع ہے یعنی جیسے مرد مغفرت ہو جانے پر جنت میں جائے گا اسی طرح عورت بھی بعد مغفرت جائے گی اور اگر مغفرت نہ ہوئی تو جس طرح مرد دوزخ میں جائے گا اسی طرح عورت بھی۔ بعد مغفرت دونوں ساتھ ساتھ جنت میں رہیں گے۔

(۲) عورت کو اپنا شوہر ملے گا۔

(۳) آخری شوہر کے ساتھ رہے گی۔

(۴) اگر مرد جنت میں گیا اور عورت دوزخ میں تو بعد مغفرت اپنے شوہر کے پاس آجائے گی اور اگر عورت جنت میں گئی اور مرد دوزخ میں تو عورت سو کسی مسلم کو دی جائے گی اور شوہر کی مغفرت کے بعد اس کو دلا دی جائے گی۔

تجہیز الاموات

تلقین اس طرح کریں کہ نیک آدمی اس کے پاس بلند آواز سے کہے اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ اور اس کو پڑھنے کے لئے اصرار نہ کرے اس واسطے کہ وہ اپنی تکلیف میں مبتلا ہے اگر وہ ایک بار پڑھ لے تو کافی ہے اس کے بعد اگر وہ کوئی بات کرے تو پھر اسی طرح ایک بار تلقین کر دے اور مستحب ہے کہ اس کے پاس بیٹھ کر سورۃ یٰس پڑھے اور اچھے آدمی متقی و پرہیزگار وہاں پر آئیں جب مر جائے تو کپڑے کی پٹی سے اس کی داڑھی سر کے ساتھ باندھیں اور نرمی سے آنکھیں بند کریں اور باندھتے وقت کہیں بِسْمِ اللّٰهِ وَعَلٰی مِلَّةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ اَللّٰهُمَّ يَسِّرْ عَلَيْهِ اَمْرَهٗ وَسَهِّلْ عَلَيْهِ مَا بَعْدَهٗ وَاَسْعِدْهُ بِلِقَائِكَ وَاجْعَلْ مَا خَرَجَ اِلَيْهِ خَيْرًا مِّمَّا خَرَجَ عَنْهُ اور اس کے ہاتھ پیر سیدھے کر دیں اور مستحب ہے کہ اس کے کپڑے اتار کر ایک چادر اڑھا دیں اور چارپائی یا چوکی پر رکھیں زمین پر نہ چھوڑیں پھر اس کے دوست آشنا محلے والوں کو خبر کر دیں تاکہ اس کی نماز میں شریک ہوں اور اس کے لئے دعا کریں اور مستحب ہے کہ اس کے ذمہ جو کچھ قرض ہو اس کو ادا کریں اور تجہیز و تکفین میں جلدی کریں۔ غسل دینے سے پہلے اس کے پاس قرآن شریف پڑھنا منع ہے۔

دوسری فصل : غسل دینے کے بیان میں

میت کو غسل دینا فرض کفایہ ہے جب غسل دینے کا ارادہ کریں تو غسل کی چوکی کو خوشبو کی دھونی دیں یعنی ایک بار یا پانچ بار اس کے چاروں طرف دھونی پھیریں اور اس پر مردہ کو لٹائیں اور بہتر ہے کہ چاروں طرف پردہ کر لیں پھر کپڑے اتاریں اور ناف سے زانو تک چھپائیں اور ایک کپڑا ہاتھ میں لپیٹیں اور آگے پیچھے سے اس کا ستر پانی ڈال کر پاک کریں اور وضو کرائیں لیکن میت اگر بچہ ہو تو وضو کی حاجت نہیں۔ اس وضو کا طریقہ یہ ہے کہ پہلے منہ دھوئیں پھر دونوں ہاتھ کہنیوں سمیت دھو کر مسح کریں پھر دونوں پاؤں دھوئیں اور داہنے عضو کو پہلے

دھوئیں اور منہ اور ناک میں پانی نہ ڈالیں بعض علماء نے فرمایا ہے کہ کپڑا تر کرکے
اس کے منہ میں پھیریں اور دانت مل کر صاف کریں اور لب کی میل چھوڑائیں
اور ناک کو تر کپڑے سے اندر سے صاف کریں اور غسل کا پانی گرم کر لیں اور اگر
ہو سکے تو بیر کے پتے ڈال کر پکائیں اور چھان لیں اور اگر سر میں بڑے بال ہوں تو
خطمی کی پانی میں خوب مل کر چھان لیں اس پانی سے سر اور داڑھی دھوئیں یا صابن
سے دھوئیں پھر میت کو بائیں کروٹ لٹا کر داہنے پہلو کو سر سے پاؤں تک غسل
دیں پھر داہنی کروٹ لٹا کر غسل دیں تاکہ سب جگہ پانی پہنچ جائے پھر پیٹھ کی
طرف سہارا دے کر بٹھائیں اور شکم اوپر سے نیچے کی طرف آہستہ آہستہ ملیں اگر
کچھ نجاست نکلے تو صاف کریں اور غسل یا وضو نہ دہرائیں اور سر اور داڑھی
میں کنگھی نہ کریں نہ ناخن تراشیں نہ لب اور بغل کے بال دور کریں۔

فائدہ: جو شخص دریا میں ڈوب کر مر گیا اس کو بھی غسل دینا واجب ہے اگر
اس قدر پھول گیا ہے کہ غسل نہیں دے سکتے تو بھی اس پر پانی بہانا واجب ہے اور
جو لڑکا پیدا ہو کر مر گیا اس کا بھی غسل واجب ہے چاہئے کہ اس کا نام رکھیں[1]
اور غسل دے کر نماز پڑھیں اور جو مردہ پیدا ہو یا کچا بچہ پیدا ہوا جس کے اعضا
درست نہیں ہوئے اس کو بھی غسل دیویں اور کپڑے میں لپیٹ کر دفن کریں
اس پر نماز جنازہ نہیں ہے۔ جس میت کے مومن یا کافر ہونے کا حال معلوم نہ ہو
پس اگر اسلام کی علامت اس میں پائی جائے یا دارالاسلام میں ہو تو اس کا حکم
مسلمان کا ہے اور جو شخص سمندر کے سفر میں مرے تو غسل و کفن و نماز جنازہ
کے بعد اس کو کوئی چیز سے باندھ کر سمندر میں ڈال دیں بہتر ہے کہ غسل دینے
والا بھی باوضو ہو اور اگر جنابت والا یا حیض و نفاس والی عورت یا کافر غسل دے تو
کراہت کے ساتھ جائز ہے اور مستحب ہے کہ میت کی قرابت والا غسل دے اور

۱؎ اور نام رکھیں اگر لڑکا لڑکی کا نشان نہ معلوم ہو تو اس کا نام ایسا رکھیں جو عورت
مرد میں مل جل ہو جیسے عبداللہ، رحمت، نعمت اور حشمت وغیرہ کذا فی الصحیح ۱۲ محمد
نذیر صاحب دہلوی عفی عنہ۔

اگر اس کو غسل دینے کا طریقہ معلوم نہ ہو تو بہتر یہ ہے کہ اور کوئی غسل دے اور غسل دینے
والے کو چاہیے کہ اچھی طرح غسل دے کہ تمام بدن میں پانی پہنچ جائے اور اگر میت
میں کوئی عیب دیکھے تو اس کو بیان نہ کرے اور اگر بھلائی دیکھے مثلاً چہرہ یا اس کی صورت کی بے
رونقی یا کسی خصوصی برائی تو اس کو ظاہر نہ کرے مردوں کو مرد غسل دے
اور عورتوں کو عورت اور چھوٹے لڑکے لڑکی کے غسل میں اختیار ہے چاہے مرد
دے چاہے عورت اور ضرورت کے وقت عورت اپنے شوہر کو غسل دے سکتی ہے
لیکن شوہر اپنی بیوی کو غسل نہیں دے سکتا۔ اگر عورت مر گئی اور غسل دینے والی
عورت نہیں ہے تو اگر مرد محرم موجود ہے تو اپنے ہاتھ سے تیمم کرا دے اور اگر شوہر
ہے تو ہاتھ میں کپڑا لپیٹ کر تیمم کرائے اور اگر اجنبی ہے تو بھی کپڑا لپیٹ کر تیمم
کرائے اور بازو تک تیمم کرنے کے وقت نگاہ نیچی رکھے بوڑھی اور جوان عورت کا
ایک حکم ہے اور اگر مرد مر جائے اور غسل دینے والا مرد نہیں ہے تو عورت ذی رحم
محرم تیمم کرائے اگر بیوی ہو یا اجنبی عورت ہاتھ میں کپڑا لپیٹ کر تیمم کرائے۔ اگر لڑکا
مراہق ہو یا باپ کا قریب ہو تو اس سے غسل دلانا مناسب نہیں سمجھتے۔ مسلمان غسل
دے۔ اگر کوئی شخص سفر میں مر گیا اور پانی نہیں ملا تو تیمم کرائے نماز جنازہ پڑھے پھر
اگر پانی مل جائے تو غسل دے کر دوبارہ نماز پڑھے۔

تیسری فصل: کفن دینے کے بیان میں

میت کو کفن دینا فرض کفایہ ہے مرد کے لئے مسنون کفن تین کپڑے ہیں۔ ازار
کرتہ لفافہ اور صرف ازار لفافہ بھی کافی ہے اور مجبوری کے وقت جو مل جائے اسی
کا کفن دے۔ ازار اور لفافہ سر سے قدم تک اور کرتہ بغیر آستین اور کلی کا گردن
سے قدم تک ہو اور متاخرین فقہاء نے میت کا عمامہ باندھنا بھی مکروہ

۱۔ نیچے کی چادر۔
۲۔ اوپر کی چادر۔

کے احرام والے اور بے احرام والے برابر ہیں جس کے پاس مال نہ ہو اس کا کفن اس شخص کے ذمہ ہے جس پر اس کا نان نفقہ واجب ہے اور عورت کا کفن شوہر کے ذمہ ہے اور اگر شوہر غریب ہے تو بھی اس کا کفن عورت پر واجب نہیں بلکہ محلے والوں پر واجب ہے اگر کوئی مسافر یا غریب مر گیا اور لوگوں سے چندہ کر کے اس کا کفن خریدا اور جو کچھ روپیہ بچ گیا پس اگر معلوم ہو کہ یہ فلاں کا روپیہ ہے تو اس کو دے دینا چاہئے ورنہ دوسرے کسی غریب کے کفن میں لگا دیں اگر اس کا بھی موقع نہ ہو تو صدقہ کر دے۔

نقشہ تفصیل کفن

نام پارچہ	طول	عرض	اندازہ چاک	کیفیت
(۱) ازار	۲ گز	ا گز سے ۲ گز	سر سے پاؤں تک	۱۳ یا ۱۲ یا ۱۴ گرہ عرض کا کپڑا ہو تو ڈیڑھ پاٹ میں ہوگا۔
(۲) لفافہ	۲ گز	//	ازار سے ۴ گرہ زائد	//
(۳) کفنی	۲ گز یا ۲ گز	ا گز	گردن سے نصف ساق تک	۱۴ گرہ یا ایک گز عرض کی تیار ہوگی دو برابر حصہ کر کے اور چاک طول کر کے گلے میں ڈالتے ہیں۔
(۴) سینہ بند	۲ گز	ا گز	زیر بغل سے گھٹنوں تک	//
(۵) سر بند	ا گز	۱۲ گرہ	جہاں تک آجائے	سر کے بال دو حصے کر کے اس پر لپیٹ کر دائیں بائیں جانب سینے پر رکھے جاتے ہیں۔

متعلقات کفن: جسد بدن کی موٹائی سے ۳ گرہ زائد بڑے آدمی کے لئے۔ ۲ گز طول کافی ہے اور عرض میں ناف سے پنڈلی تک ۱۴ گرہ عرض کافی ہے یہ دو

ہونا نہیں اور صبر کرنا ہر حال میں افضل ہے اور عورتوں کو جنازہ کے ساتھ نہ جانا چاہئے اگر کوئی عورت رونے والی ساتھ ہو جائے تو اس کو منع کریں۔ بہتر ہے کہ اپنے آدمی جنازہ لے چلیں اور اجرت دے کر بھی لے جا سکتے ہیں۔

پانچویں فصل : نماز جنازہ کے بیان میں

نماز جنازہ فرض کفایہ ہے اگر ایک آدمی پڑھ دے تو بھی فرض ادا ہو جائے گا۔ ورنہ سب کے سب گنہگار ہوں گے نماز جنازہ کے واسطے شرط ہے کہ میت کو غسل دیا گیا ہو اگر کسی کو بغیر غسل کے اور بغیر نماز جنازہ کے دفن کیا یا نماز جنازہ پڑھ کر غسل دیا اور دفن کر دیا یا بغیر غسل کے نماز جنازہ پڑھا اور دفن کیا تو تین دن کے اندر قبر پر نماز جنازہ پڑھی جائے گی اور جو شخص مسلمان بادشاہ کے حکم سے پھر گیا یا ڈکیتی کرنے لگا یا ماں باپ کو قتل کیا ان سب پر نماز جنازہ نہیں پڑھی جائے گی۔ اور جس نے دشمن پر تلوار چلائی اور دھوکے سے اپنی گردن پر پڑی اور قتل ہو گیا یا کسی نے خودکشی کر لی یا قصاص میں یا سنگسار کر کے مارا گیا ان سب پر نماز جنازہ پڑھی جائے گی۔ نماز جنازہ کی امامت کا مستحق شہر کا امام ہے اس کے بعد محلہ کا امام پھر میت کا قرابت دار اور عورتوں اور نابالغوں کو امامت کا حق نہیں ہے۔ اگر میت نے وصیت کی کہ فلاں شخص میری نماز پڑھائے تو یہ وصیت باطل ہے۔ اگر میت کا کوئی رشتہ دار ولی نہیں ہے تو اگر میت عورت ہے تو اس کا شوہر ولی ہوگا ورنہ اہل محلہ جو اس کے ہمسایہ ہیں جس پر ایک بار نماز ہو چکی اس کا فرض ادا ہو گیا اب دوبارہ اس پر نماز نہیں ہے اگر مغرب کے وقت جنازہ آیا تو فرض ادا کر کے نماز جنازہ پڑھے اس کے بعد سنت۔ جو شرطیں نماز کی ہیں وہی نماز جنازہ کی بھی ہیں اور جن چیزوں سے وقتی نماز فاسد ہوتی ہے اس سے نماز جنازہ بھی فاسد ہوتی ہے۔ نیت نماز جنازہ کی یہ ہے کہ میں اللہ کے واسطے اس فرض کو ادا کرتا ہوں کعبہ شریف کی طرف متوجہ ہو کر اور مقتدی یہ بھی نیت کریں کہ

میں اس امام کے پیچھے پڑھتا ہوں اگر صرف یہ نیت کرے کہ میں نے اس امام کی اقتداء کی تو بھی صحیح ہے۔ نماز جنازہ کی صحت کے لئے یہ شرط ہے کہ میت سامنے رکھی ہو اور افضل یہ ہے کہ مقتدیوں کی تین صف کرے مثلاً اگر سات آدمی موجود ہوں تو ایک امام اور تین آدمی کی پہلی صف اور دو کی دوسری صف اور ایک کی تیسری صف کی جوے اور امام میت کے سینہ کے سامنے کھڑا ہو۔ نماز جنازہ میں چار تکبیریں ہیں اگر ایک تکبیر بھی چھوٹ جائے تو دوبارہ پڑھنی ہوگی۔ ترکیب اس کی یہ ہے کہ پہلے کانوں تک ہاتھ اٹھا کر اللّٰہ اکبر کہے اور سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ وَتَبَارَكَ اسْمُكَ وَتَعَالٰى جَدُّكَ وَجَلَّ ثَنَاؤُكَ وَلَا اِلٰهَ غَيْرُكَ پڑھے پھر اللہ اکبر کہہ کر جو درود پڑھتے ہیں پڑھے پھر اللہ اکبر کہہ کر اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِحَيِّنَا وَمَيِّتِنَا وَشَاهِدِنَا وَغَائِبِنَا وَصَغِيْرِنَا وَكَبِيْرِنَا وَذَكَرِنَا وَاُنْثَانَا اَللّٰهُمَّ مَنْ اَحْيَيْتَهُ مِنَّا فَاَحْيِهِ عَلَى الْاِسْلَامِ وَمَنْ تَوَفَّيْتَهُ مِنَّا فَتَوَفَّهُ عَلَى الْاِيْمَانِ پڑھے اور جس کو یہ دعا یاد نہ ہو تو جو دعا یاد ہو پڑھے اور اگر میت لڑکا ہے تو یہ دعا پڑھے اَللّٰهُمَّ اجْعَلْهُ لَنَا فَرَطًا وَّاجْعَلْهُ لَنَا اَجْرًا وَّذُخْرًا وَّاجْعَلْهُ لَنَا شَافِعًا وَّمُشَفَّعًا اور اگر لڑکی ہو تو اس طرح پڑھے اَللّٰهُمَّ اجْعَلْهَا لَنَا فَرَطًا وَّاجْعَلْهَا لَنَا اَجْرًا وَّذُخْرًا وَّاجْعَلْهَا لَنَا شَافِعَةً وَّمُشَفَّعَةً جس کو یہ دعا یاد نہ ہو تو جو دعا یاد ہو پڑھے۔

پھر اللہ اکبر کہہ کر دونوں طرف سلام پھیرے۔ صرف امام تکبیر بلند آواز سے کہے اور مقتدی آہستہ کہیں اور جو شخص درمیان نماز کے آئے تو کھڑا رہے جب امام تکبیر کہے تو شریک ہو جائے اور جب امام سلام پھیرے تو باقی تکبیریں پوری کر کے سلام پھیرے۔ اگر بہت سے جنازے جمع ہو گئے ہیں تو اختیار ہے چاہے ہر ایک کی نماز الگ الگ پڑھے چاہے سب کو سامنے رکھ کر ایک نماز سب کی نیت سے پڑھے۔ نماز جنازہ میدان میں عیدگاہ میں گھر میں جائز ہے البتہ جس مسجد میں جماعت ہوتی ہے اس میں مکروہ ہے لیکن بارش وغیرہ کے وقت حرج نہیں۔

چھٹی فصل : قبر اور دفن کے بیان میں

میت کو دفن کرنا فرض کفایہ ہے۔ اور قبر دو قسم کی ہوتی ہے ایک لحد یعنی بغلی اور دوسری صندوقی۔ لحد وہ ہے کہ قبر تیار کرنے کے بعد لمبائی میں پچھم کی طرف ایک گڑھا مثل طاق کے کھود کر اس میں میت کو رکھیں اور یہ طریقہ سنت رسول اللہ ﷺ کے موافق ہے۔ اور جہاں زمین نرم ہو وہاں صندوقی کھودنا جائز ہے اور صندوقی وہ ہے کہ قبر تیار کرنے کے بعد قبر کی لمبائی میں ایک گڑھا نہر کی صورت بیچ قبر کے کھودیں اور اس میں مردہ کو رکھیں اس کے اوپر تختہ رکھ کر بند کردیں اور مٹی ڈالیں۔ قبر کی گہرائی آدمی کے سینہ تک ہو اگر قد کے برابر ہو تو افضل ہے اور چوڑائی بقدر آدھے قد کے ہونی چاہئے۔ میت کو قبر میں اتارنے والے مضبوط نیک متقی اور پرہیزگار ہوں پہلے میت کو قبر کے کنارے پچھم طرف رکھ کر قبر میں اتار دیں اور لحد میں رکھتے وقت کہیں بِسْمِ اللّٰهِ وَعَلٰی مِلَّةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ میت اگر عورت ہو تو قبر میں اتارنے کے لیے اس کے قرابت دار محرم ہوں تو افضل ہے اور عورت کو اتارتے وقت قبر پر پردہ کرلیں پھر میت کو داہنی کروٹ قبلہ رخ لٹائیں اور کفن کی گرہیں کھول دیں اور کچی اینٹ یا بانس وغیرہ سے لحد بند کردیں اور مٹی گرائیں اور دوسری مٹی اس میں نہ ملائیں۔ بہتر ہے کہ سرہانے سے مٹی گرائیں اور ہر شخص کو تین بار مٹی دینا چاہئے پہلی بار مٹی ڈالتے وقت کہے مِنْهَا خَلَقْنٰكُمْ دوسری بار میں کہے وَفِيْهَا نُعِيْدُكُمْ تیسری بار میں کہے وَمِنْهَا نُخْرِجُكُمْ تَارَةً اُخْرٰى پھر قبر کو دستور کے موافق بنا دیں اور پانی چھڑکیں۔ قبر کو چبوترہ کی شکل پر بنانا قبر پر گچ کرنا منع ہے اور قبر پر مسجد یا مکان بنانا یا اس پر بیٹھنا یا سونا یا اس پر چلنا یا پاخانہ پیشاب کرنا یا پتھر وغیرہ لگا کر اس پر لکھنا مکروہ ہے اور مستحب ہے کہ بعد دفن کے قبر کے پاس دو گھنٹہ بیٹھیں اور قرآن شریف پڑھیں اور دعا کریں اس سے میت کی مغفرت ہوتی ہے اور ثواب ملتا ہے

اور عذاب میں کمی ہوتی ہے اس کے بعد قبر کی زیارت کرتے رہیں اور قبر کے پاس کھڑے ہو کر جو کچھ ہو سکے پڑھ کر اس کا ثواب میت کی روح کو بخشیں جو سفر میں مرے اس کو وہیں کے قبرستان میں دفن کرنا افضل ہے اور قبرستان کی گھاس کاٹنا اور اس کے درختوں کی تازی شاخ کا کاٹنا مکروہ ہے۔

ساتویں فصل : زیارت قبر کے بیان میں

قبر کی زیارت ہر ہفتہ میں کرنا مستحب ہے اور جمعہ و شنبہ و دو شنبہ و پنجشنبہ کا دن افضل ہے اور شب برات میں اور ذی الحجہ کے دس دنوں میں اور عیدین میں اور عشرہ محرم میں بھی قبروں کی زیارت کرنی افضل ہے۔ محمد بن واسع رحمۃ اللہ نے فرمایا ہے کہ پنجشنبہ و جمعہ کے دن زیارت کرنے والوں کو مردہ پہچانتا ہے رسول اللہ ﷺ ہر سال شہداء احد کی زیارت کو مدینہ منورہ سے جاتے تھے اور آپ کے بعد حضرت ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہما بھی جاتے تھے۔

علامہ ابن حجر عسقلانی نے لکھا ہے کہ اگر زیارت کرنے والے قبر کے پاس بدعات اور برے کام کرتے ہوں یا مردوں کے ساتھ عورتوں کا بھی ہجوم ہوتا ہو تو اس وجہ سے زیارت قبر کو ترک کرنا بڑی غلطی ہے چاہئے کہ قبر کی زیارت کرتے رہیں اور برائیوں سے روکنے اور منع کرنے کی کوشش کریں۔ اگر بوڑھی عورت موت کو یاد کرنے اور ثواب پہنچانے کی نیت سے قبر کی زیارت کو جائے تو جائز ہے جب زیارت قبر کا ارادہ کرے تو مستحب ہے کہ پہلے دو رکعت نماز پڑھے اور اس کا ثواب میت کو بخشے تو اللہ تعالیٰ اس کی قبر منور کرتا ہے اور اس کو بھی بڑا ثواب ملتا ہے اس کے بعد سیدھے قبرستان چلا جائے اور جوتا اتار دے اور قبر کے سامنے قبلہ کی طرف پیٹھ کر کے کھڑا ہو اور کہے السَّلَامُ عَلَيْكُمْ يَا اَهْلَ الْقُبُوْرِ يَغْفِرُ اللّٰهُ لَنَا وَلَكُمْ اَنْتُمْ لَنَا سَلَفٌ وَنَحْنُ بِالْاَثَرِ پھر جو کچھ ہو سکے پڑھ کر ثواب پہنچائیں۔ اگر ہو سکے تو سورۃ فاتحہ اور الم مفلحون تک اور آیت الکرسی

اور امن الرسول سے آخر سورہ تک اور سورہ یٰس اور تبارک الذی الھٰکم
التکاثر اور قل ھو اللہ گیارہ بار یا سات بار پڑھ کر کہے یا اللہ اس کا ثواب فلاں کو
پہنچا دے۔ ابو محمد بن سعید فرماتے ہیں مستحب ہے کہ قل ھو اللہ کو بار یا سات
بار پڑھ کر پہنچائے اگر میت گنہگار ہے تو اس کی مغفرت ہوتی اور اگر نیک ہے تو
پڑھنے والے کی مغفرت ہوتی ہے اور فرمایا ہے کہ جو نوافل ادا کرے چاہیے کہ
اس کا ثواب کل مومنین و مومنات کو بخشے ہر ایک کو پورا پورا ثواب ملتا ہے اور کسی
کے ثواب میں کمی نہیں ہوتی یہی مذہب اہل سنت والجماعت کا ہے رسول
اللہ ﷺ کی وفات کے بعد حضرت عمر رضی اللہ عنہ ہر سال آپ کے واسطے عمرہ
کرتے تھے اور ابن موفق نے آپ کے واسطے حج کئے اور ابن سراج نے دس
ہزار سے زیادہ آپ کے واسطے ختم قرآن کیا

فائدہ: جس کے گھر میں میت ہوئی ہو اس کے یہاں تین دن تک غمخواری کے لئے
جانا مستحب ہے اور محلے والوں اور قرابت داروں اور دوست آشنا کو غمخواری کے
واسطے جانا باعث ثواب ہے اس کے گھر کے سب چھوٹے بڑوں کو صبر کے
کلمات کہے اور تسلی دے کہ اپنے جی میں اس طرح کہنا چاہیے کہ اللہ تعالیٰ
تمہاری میت کی مغفرت کرے اس کے گناہ معاف فرمائے اس پر اپنی رحمت
نازل کرے اور تم لوگوں کو صبر کی توفیق دے۔ غمخواری کے واسطے چاہیے کہ میت
والے اپنے گھر یا مسجد میں بیٹھنے کا انتظام کریں ایک دن یا دو دن یا تین دن تک ان
کے یہاں جائیں اور صبر و تسلی کی تلقین کریں۔ بلند آواز سے رونا پیٹنا چلانا
اپنے منہ پر یا سینے پر مارنا سر پر خاک ڈالنا اور مردوں کو سیاہ لباس پہننا سب
جاہلیت کی رسمیں ہیں اس سے پرہیز کرنا چاہیے اور دل سے رونے آنسو بہنے
میں مضائقہ نہیں۔ ہمسایہ اور قرابت داروں کو میت کے گھر والوں کے واسطے دو
ایک وقت کھانا پکوا کر بھیجنا جائز ہے اور جو یہ دستور ہے کہ تیسرے یا پانچویں دن یا
اس کے بعد میت کے گھر والے کھانا پکاتے ہیں اور محلے کی اور قرابت والوں کی
دعوت کرتے ہیں۔ یہ جائز نہیں ایسے دستور کو چھوڑ دینا چاہیے بہتر طریقہ ہے۔

کہ جب چاہے کھانا پکوا کر غریبوں اور محتاجوں کو کھلا دے اور اس کا ثواب میت کو بخشے۔

آٹھویں فصل : غسل دینے کے بیان میں

(۱) اگر کوئی شخص دریا میں ڈوب کر مر گیا ہو تو وہ جس وقت نکالا جائے اس کا غسل دینا فرض ہے پانی میں ڈوبنا غسل کے لئے کافی نہ ہوگا اس لئے کہ میت کا غسل دینا زندوں پر فرض ہے اور ڈوبنے میں کوئی ان کا فعل نہیں ہوا ہاں اگر نکالتے وقت غسل کی نیت سے اس کو پانی میں حرکت دے دی جائے تو غسل ہو جائے گا۔ اسی طرح اگر میت کے اوپر پانی برس جائے یا اور کسی طرح پانی پہنچ جائے تب بھی اس کا غسل دینا فرض رہے گا۔

(۲) اگر کسی آدمی کا صرف سر کہیں دیکھا جاوے تو اس کو غسل نہیں دیا جائے گا بلکہ یونہی دفن کر دیا جائیگا۔ اور اگر کسی آدمی کا بدن نصف سے زیادہ کہیں ملے تو اس کا غسل دینا ضروری ہے خواہ سر کے ساتھ ملے یا بغیر سر کے اور اگر نصف سے زیادہ نہ ہو بلکہ نصف ہو تو اگر سر کے ساتھ ہو تو غسل دیا جائے گا ورنہ نہیں۔

(۳) اگر کوئی میت کہیں دیکھی جائے اور کسی قرینے سے یہ نہ معلوم ہو کہ یہ مسلمان تھا یا کافر تو اگر دار [illegible] جگہ جہاں مسلمان زیادہ بستے ہوں) میں یہ واقعہ ہوا تو اس کو غسل دیا جائے گا اور نماز بھی پڑھی جائے۔

(۴) اگر مسلمانوں کی نعشیں کافروں کی نعشوں میں مل جائیں اور کوئی تمیز باقی نہ رہے تو ان سب کو غسل دیا جائے گا اور اگر تمیز باقی رہے تو مسلمانوں کی نعشوں کو علیحدہ کر کے لے جائیں اور صرف انہیں کو غسل دیا جائے۔

(۵) اگر مسلمان کا کوئی عزیز کافر ہو اور وہ مر جائے تو اس کی نعش ہم مذہب کو دی جائے اگر اس کا کوئی ہم مذہب نہ ہو یا ہو مگر لینا قبول نہ کرے تو بدرجہ مجبوری وہ مسلمان اس کافر کو غسل دے مگر نہ مسنون طریقے سے یعنی اس کو وضو نہ کرائے اور سر اس کا صاف نہ کرایا جائے۔ کافور وغیرہ اس کے بدن میں نہ ملا جائے بلکہ جس طرح نجس چیز کو دھوتے ہیں اسی طرح اس کو دھوئیں اور کافر اس غسل سے پاک نہیں ہوتا۔

(۶) مرتد اگر مر جائے تو اس کو بھی غسل نہ دیا جائے اور اگر اس کے اہل مذہب اس کی نعش مانگیں تو ان کو بھی نہ دی جائے۔

(۷) اگر پانی نہ ہونے کے سبب سے کسی میت کو تیمم کرایا گیا ہو اور پھر پانی مل جائے تو اس کو غسل دے دینا چاہئے۔

نماز جنازہ:

(۸) بعد غسل میت اگر نجاست حقیقیہ اس کے بدن سے خارج ہوئی ہو اور اس سبب سے اس کا بدن بالکل نجس ہو جائے تو کچھ مضائقہ نہیں نماز درست ہے۔

(۹) اگر بے غسل یا تیمم کرائے ہوئے دفن کر چکے ہوں اور قبر پر مٹی بھی پڑ چکی ہو تو پھر اس کی نماز اس کی قبر پر اسی حالت میں پڑھنا جائز ہے۔

(۱۰) اگر کوئی مسلمان بے نماز پڑھے ہوئے دفن کر دیا گیا ہو تو اس کی نماز اس کی قبر پر پڑھی جائے گی جب تک کہ اس کی نعش کے پھٹ جانے کا اندیشہ نہ ہو اور نعش پھٹنے کی مدت ہر جگہ کے اعتبار سے مختلف ہے اس کا تعین نہیں ہو سکتا۔ یہی واضح ہے اور بعض نے تین دن اور بعض نے دس دن اور بعض نے ایک ماہ کی مدت بیان کی ہے۔

دفن:

(۱۱) بلا عذر جنازہ کو کسی جانور یا گاڑی وغیرہ پر رکھ کر لے جانا بھی مکروہ ہے اور عذر ہو تو بلا کراہت جائز ہے۔ مثلاً قبرستان بہت دور ہو۔

(۱۲) یہ بھی جائز ہے کہ اگر نعش قبر میں نہ رکھ سکے تو میت کو کسی صندوق میں رکھ کر دفن کر دیں خواہ صندوق لکڑی کا ہو یا پتھر کا یا لوہے کا مگر بہتر یہ ہے کہ اس صندوق میں مٹی بچھا دی جائے۔

(۱۳) عورت کو قبر میں رکھتے وقت پردہ کر کے رکھنا مستحب ہے اور اگر میت کے بدن کے ظاہر ہو جانے کا خوف ہو تو پھر پردہ کرنا واجب ہے۔

(۱۴) بعد دفن کر چکنے کے قبر پر کوئی عمارت مثل قبہ چبوترہ وغیرہ کے بنانا بغرض زینت حرام ہے اور مضبوطی کی نیت سے مکروہ ہے۔

(۱۵) میت کی قبر پر کوئی چیز بطور یادداشت کے لکھنا جائز نہیں۔

(۱۶) جب قبر میں مٹی پڑ چکے تو اس کے بعد میت کا قبر سے نکالنا جائز نہیں ہاں اگر کسی آدمی کی حق تلفی ہوتی ہو تو البتہ نکالنا جائز ہے۔

مثال: (۱) جس زمین میں اس کو دفن کیا ہے وہ کسی دوسرے کی ملک ہو اور وہ اس کے دفن پر راضی نہ ہو۔

(۲) کسی شخص کا مال قبر میں رہ گیا ہو۔

(۱۷) اگر کوئی عورت مر جائے اور اس کے پیٹ میں زندہ بچہ ہو تو اس کا پیٹ چاک کر کے وہ بچہ نکال لیا جائے۔

(۱۸) قبل دفن کے نعش کا ایک مقام سے دوسرے مقام میں دفن کرنے کے لئے لے جانا خلاف اولیٰ ہے جب کہ وہ دوسرا مقام ایک دو میل سے زیادہ نہ ہو اور اگر اس سے زیادہ ہو تو جائز نہیں اور بعد دفن کے نعش کھود کر لے جانا تو ہر حالت میں ناجائز ہے۔

(۱۹) تین دن کے بعد تعزیت کرنا مکروہ تنزیہی ہے لیکن اگر تعزیت کرنے والا یا میت کے عزیز سفر میں ہوں اور تین دن کے بعد آئیں تو اس صورت میں تین دن کے بعد تعزیت مکروہ نہیں۔

(۲۰) اپنے لئے کفن تیار رکھنا مکروہ نہیں۔ قبر کا تیار رکھنا البتہ مکروہ ہے۔

تفصیلی تعارفی فہرست

(۱) آنسوؤں کا سمندر: سائز 23×36×16 صفحات 272 مجلد، جدید

پانچ سو اسلامی کتابوں کے مصنف اور خطیب زمانہ امام ابن جوزی (وفات 597ھ) کے 32 مواعظ اور عبرت آموز اقوال پر مشتمل (بحر الدموع) "آنسوؤں کا سمندر" ہر مسلمان کی اصلاح اعمال اور فکر آخرت کیلئے خوبصورت کتاب اور دلچسپ مضامین کا مرقع اور مقبول عام و خواص کتاب ہے۔

(۲) اسرار کائنات: سائز 23×36×16 صفحات 300، مجلد، جدید

اللہ کی عظمت کے دلائل عرش و کرسی، حقیقت قضا و قدر، لوح و قلم، آسمان، زمین، سورج، چاند، ستارے، بادل، بارش، کہکشاں، آسمانی اور زمینی مخلوقات اور تحت الثریٰ اور اس سے نیچے کی مخلوقات، کیمیات، حیوانات، مراحل تخلیق کائنات، سمندری مخلوقات، عالم حیوانات اور عجائبات انسان، قرآن، حدیث، صحابہ، تابعین، محدثین اور مفسرین کی بیان کردہ حیرت انگیز تفصیلات، نقلی، عقلی اور سائنسی آلات سے علوم مخلوقات اسلامی سائنس اور دیگر جدید عنوانات پر مشتمل اردو زبان میں پہلی کتاب۔

(۳) اسلاف کی مقبول دعائیں: سائز 23×36×16 صفحات 80، مجلد، جدید

امام ابن ابی الدنیا کی کتاب مجابو الدعوۃ کا ترجمہ از شیخ الحدیث مولانا عبد المجید اور عنوانات و تخریج و تزئین مفتی امداد اللہ انور۔

(۴) اکابر کا مقام عبادت: سائز 23×36×16 صفحات 320، مجلد، جدید

انبیاء کرام، صحابہ عظام اور اکابر اولیاء کی بارگاہ خداوندی میں عبادت، نماز، تہجد، اذکار، دعائیں، قلبی کیفیات، روحانی توجہات، ہر ہر مسلمان مومن کی عملی زندگی کیلئے قابل تقلید، ولایت کاملہ خاصہ کے حصول کا جذبہ پیدا کرنے والی اور دل ہلا دینے والی عظیم ترین تصنیف۔

(۵) تصاویر مدینہ: سائز 23×36×16 صفحات 200 مجلد، جدید

مدینہ طیبہ کی قدیم و جدید تاریخ پر مشتمل سینکڑوں قدیم و جدید نایاب تصاویر مع تفصیلات عاشقان مدینہ کے دیدہ دل کیلئے تحفہ اور ساکنین امت کیلئے زیارات مدینہ کا اور قیمتی سرمایہ۔

(۶) تاریخ جنات و شیاطین: سائز 23×36×16 صفحات 432 مجلد، جدید

عالم اسلام کے مشہور مصنف امام جلال الدین سیوطی کی کتاب "لقط المرجان فی احکام الجان" کا اردو ترجمہ جو جنات اور شیاطین کے احوال، کرتوت، حکایات وغیرہ پر لکھی جانے والی تمام کتابوں کا نچوڑ اور قرآن و حدیث کی روشنی میں جنات اور شیاطین کا بہترین تذکرہ ہے۔

(۷) جہنم کے خوفناک مناظر: سائز 23×36×16 صفحات 352 مجلد، جدید اردو زبان میں اپنے موضوع کی پہلی مستند اور تفصیلی کتاب، امام ابن رجب حنبلی (وفات 795ھ) کی "التخویف من النار" کا اردو ترجمہ، جہنم اور دوزخیوں کے حالات کا مکمل آئینہ دار، دیدہ دل کیلئے عبرت اور نصیحت کی اصلاحی کتاب ہے۔

(۸) جنت کے حسین مناظر: سائز 23×36×16 صفحات 640 مجلد، جدید، قرآن

پاک کتب حدیث امام عبدالملک بن حبیب قرطبی، ابن ابی الدنیا، ابن جبلی، ابو نعیم اصبہانی، امام ابن کثیر، امام ابن قیم، امام جلال الدین سیوطی اور امام قرطبی کی جنت کے موضوع پر تحریر کردہ بے مثال کتابوں کا جامع شاہکار، مضمون تجلیات جنت اور حسین مناظر کا مرقع، تمام مسلمانوں کے لئے بہترین تحفہ۔

(۹) حل قال بعض الناس: سائز 16×36×23 صفحات 60 مجلد، ہدیہ

صحیح بخاری میں تقریباً پچیس مقامات پر قال بعض الناس کے تحت ائمہ احناف پر تعریض ہے جس کے علماء احناف نے بہت سے جواب قلمبند کئے ہیں ایک جواب بخاری شریف جلد ثانی کے شروع میں عربی زبان میں عام چھپا ہوا ملتا ہے جسے ایک عظیم محقق نے بحرین ہدایہ میں لکھا ہے ہمارے کرم فرما شیخ الحدیث مولانا عبدالمجید انور مد ظلہم نے سالہا سال کی تدریس بخاری شریف کے بعد اسی جواب کو زیادہ اہم سمجھ کر اساتذہ اور طلباء دورہ حدیث کیلئے اس کا ترجمہ فرمایا ہے۔

(۱۰) رحمت کے خزانے: سائز 16×36×23 صفحات 624 مجلد، ہدیہ

امام ابن کثیر کے استاذ محدث عظیم شرف الدین دمیاطی کی تالیف المتجر الرابح فی ثواب العمل الصالح کا اردو ترجمہ مع تشریحات اسلاف محدثین نے ہر قسم کے نیک اعمال کے ثواب و فضائل کے متعلق جو کتب تصنیف فرمائی ہیں تقریباً ان سب کو اس کتاب میں انتہائی شاندار طریقہ سے مرتب کیا گیا ہے، ہر حدیث کے مطالعہ سے گناہگار مسلمانوں کی تسلی کے اسباب اور نیک اعمال کے بدلہ میں خدا کی رحمت کے لٹائے جانے والے خزانوں کی بیش بہا تفصیلات اور شوق عمل صالح اس کتاب کا سرمایہ ہیں۔

(۱۱) ساٹھ علوم: سائز 16×36×23 صفحات 316 مجلد، ہدیہ

امام رازی کی کتاب حدائق الانوار فی حقائق الاسرار کا ترجمہ، تفسیر، حدیث، فقہ، مناظرہ، قراءت، شعر، منطق، طب، تعبیر خواب، تشریح الاعضاء، فراست، طبیعیات، مغازی، ہندسہ، الٰہیات، تعویذات، علم کلام، آلات حرب، اسرار شریعت، ادویہ، دعائیں، اسماء الرجال، صرف، نحو، وراثت، عقائد، تاریخ سمیت ساٹھ علوم کا دلچسپ اور عجیب و غریب خزانہ۔

(۱۲) صحابہ کرامؓ کے جنگی معرکے: سائز 16×36×23 صفحات 500 خوبصورت جلد، ہدیہ روپے مؤرخ اسلام علامہ واقدی (وفات 207ھ) کی مشہور زمانہ تاریخی کتاب فتوح الشام عربی کا نہایت عالیشان ترجمہ از مولانا حکیم شبیر احمد سہارنپوری اور انتخاب، تسہیل اور عنوانات وغیرہ۔ متعلق مجاہدین اللہ اور صحابہ کرامؓ کی دنیاوی طاقتوں سے ٹکر کے لازوال کارنامے، صحابہ کرامؓ کی زور آوری، سپہ سالاری، فتح مندی، شجاعت و استقلال کی پرعزم معرکہ آرائی جنگوں کے تفصیلی مناظر، نہایت دلچسپ، حیرت انگیز، ولولہ انگیز واقعات، عظمت صحابہ کی بھرپور ترجمانی، جہاد فی سبیل اللہ کے احیاء کی شاندار کوشش، ہر مسلمان کے مطالعہ کی زینت، افواج اسلام کیلئے صحابہ کرام کے معرکوں کا زریں تحفہ۔

(۱۳) عشق مجازی کی تباہ کاریاں: سائز 16×36×23 صفحات 280 مجلد، ہدیہ

چھٹی صدی ہجری کے عظیم خطیب، محقق، مصنف، محدث امام ابن جوزیؒ (وفات 597ھ) کی مایہ ناز عربی تصنیف "ذم الہوی" کا اردو ترجمہ، شہوات اور عشق مجازی کی خرابیاں، عورتوں اور لڑکوں

کے ساتھ جدید نظریہ زنا اور لواطت کی حرمت اور سزا کیں، عشق مجازی اور جدید نظریہ کے علاج شادی اور نکاح کی ترغیب، عاشقوں پر عشق کی دنیاوی آفات، لیلیٰ اور مجنوں کے واقعات عشق، عاشقوں اور معشوقوں کے خطرناک واقعات اور حالات پر مشتمل چھٹی صدی اسلامی کے سب سے بڑے مصنف کا عجیب و غریب دلچسپ مرقع، بار بار پڑھنے والی کتاب انداز بیان نہایت آسان اور سلیس ہے۔

(۱۴) غیر مقلدین کی غیر مستند نماز: سائز 16×36×23 صفحات 64 جدید

تصنیف مناظر اسلام مولانا محمد امین اوکاڑوی جدید ترتیب و اضافات متعلق امداد اللہ انور غیر مقلدین کی خلاف حدیث نماز اور احادیث کے نام پر دھوکہ دہی کے حوالہ سے بہترین کتاب غیر مقلدین سے مناظرہ کرنے میں بہت مفید۔

(۱۵) فرشتوں کے عجیب حالات: سائز 16×36×23 صفحات 472 خوبصورت جلد، جدید

روپے محدث عظیم امام جلال الدین سیوطی کی کتاب "الحبائك في اخبار الملائك" کا سلیس اردو ترجمہ جس میں مشہور اور غیر مشہور فرشتوں کے احوال اور اللہ کی قدرت و عظمت کی تقریباً 404 احادیث مبارکہ اور 395 ارشادات صحابہ و تابعین وغیرہ کو بڑی عرق ریزی سے یکجا کیا گیا ہے، آخر میں فرشتوں کے متعلق عقائد و احکام کو بھی جامع شکل میں مزین فرمایا ہے۔ مترجم نے احادیث کے حوالہ جات کے ساتھ دوسری بہت سی خوبیاں ترجمہ میں جمع کر دی ہیں انتہائی قابل دید کتاب ہے۔

(۱۶) فضائل حفاظ القرآن: سائز 16×36×23 صفحات 208 جلد، جدید فضائل حفاظ، فضائل اساتذہ حفظ اور حفاظ کے والدین اور تلاوت کے فضائل کو مدلل طریقے سے سینکڑوں کتب حدیث کے حوالے سے مستند کر کے جمع کیا ہے اس کتاب کی خوبیاں اس کتاب کے ملاحظہ کرنے کے بعد ہی معلوم ہو سکتی ہیں۔

(۱۷) قبر کے عبرتناک مناظر: سائز 16×36×23 صفحات 256 جدید

علامہ سیوطی کی شرح الصدور بشرح حال الموتی والقبور کا اردو ترجمہ مع نور الصدور از حضرت مولانا محمد عیسیٰ صاحب، موت، شدت موت، عالم ارواح، احوال اموات، ارواح کی باہمی ملاقات، قبر کی گفتگو، قبر میں سوال جواب، عذاب قبر، قبر میں مؤمن کے انعامات، قبر اور مردوں کے متعلق مستند عبرتناک حکایات۔

(۱۸) قیامت کے ہولناک مناظر: سائز 16×36×23 صفحات 448 جدید

علامہ جلال الدین سیوطی کی احوال قیامت کے متعلق جامع تصنیف البدور السافرہ فی امور الآخرۃ کا اردو ترجمہ، دنیا کی تباہی، میدان محشر، اعمال کی تختیں، وزن اعمال شفاعت، حوض، پل صراط، نیک مسلمان گناہگاروں اور کافروں منافقوں کے تفصیلی حالات، قیامت کی ہولناکیاں، قیامت کے انعامات، حساب، بخشش، رحمت، عذاب، انتقام وغیرہ کی تفصیل پر سب سے زیادہ مستند مجموعہ احادیث۔

(۱۹) کامیاب خانہ داری: سائز 16×36×23 صفحات 464 جلد، جدید

اپنے موضوع پر کامیاب ترین کتاب عالم عرب کی مشہور و معروف جدید کتاب کیف تکون

ازواجها اجمعین فی ضوء الاسلام کا منتخب ترجمہ از شیخ الحدیث مولانا عبدالمجید انور تزئین و تحسین وغیرہ از مفتی امداد اللہ انور۔

(۲۰) کرامات اولیاء: سائز 16×36×23 صفحات 304 مجلد ہدیہ روپے۔ امام غزالی، امام ابن جوزی، شیخ شہاب الدین سہروردی، ابو اللیث سمرقندی، استاذ قشیری اور دیگر ائمہ تصوف کی کتب میں منتشر کرامات اولیاء کو قطب مکہ حضرت امام محمد بن عبداللہ یافعی یمنی نے "روض الریاحین" میں جمع کیا۔ یہ کتاب کرامات اولیاء اسی کا انتخاب ہے اس کے مطالعہ سے انسان کو اللہ تعالیٰ کی محبت اور نیک اعمال کی توفیق نصیب ہوتی ہے اور اولیاء کے مقامات محبت الٰہی کے مطالعہ کا نفیس تحفہ ہے۔

(۲۱) لذت مناجات: سائز 16×36×23 صفحات 256 مجلد ہدیہ

محدثین اور اولیاء عظام کی قدیم کتب سے ماخوذ اکابر اولیاء کی اللہ کی بارگاہ میں والہانہ دعاؤں کا سب سے بڑا نایاب مجموعہ قلب و روح کو تڑپا دینے والی خاص دعائیں۔

(۲۲) محبوب کا حسن و جمال: سائز 16×36×23 صفحات 256 مجلد ہدیہ

محبوب کائنات حضرت محمد ﷺ کی صورت و سیرت کے وہ تمام پہلو جن کے مطالعہ سے آپ ﷺ کی شکل و شباہت کا عمدہ طریقے سے اندازہ لگایا جا سکتا ہے اور سیرت کو سمجھا جا سکتا ہے۔ بیسیوں عنوانات پر خصائل و شمائل پر مشتمل کتب سے محبت رسول ﷺ کا بہترین مجموعہ مفتی محمد سلیمان کے قلم اور مفتی امداد اللہ انور صاحب کی نظر ثانی اور پیش لفظ کے ساتھ۔

(۲۳) منتخب حکایات: سائز 16×36×23 صفحات 304 مجلد ہدیہ

امام غزالی اور امام یافعی کی کتب سے منتخب ایسی حکایات جن میں اکابر اولیاء کے مقامات، کرامات، مکاشفات، عبادات اور تعلق مع اللہ کو ذکر کیا گیا ہے اللہ کی طرف کھینچنے والی شاندار کتاب۔

(۲۴) نفیس پھول: سائز 16×36×23 صفحات تقریباً 448 خوبصورت جلد ہدیہ روپے۔ امام ابن جوزی کی کتاب "صید الخاطر" کا سلیس اردو ترجمہ، سینکڑوں علمی مضامین کے گرد گھومتی ہوئی ایک اچھوتی تحریر، قرآن، حدیث، فقہ، عقائد، تصوف، تاریخ، خلاصہ، مواعظ، اخلاقیات، ترغیب و ترہیب، دنیا اور آخرت جیسے عظیم اسلامی مضامین کا تخلیقی شہ پارہ جس کو امام ابن جوزی اپنی نوے سالہ علمی اور تجرباتی فکر و نظر کے ساتھ دوران تصنیف و تالیف جمع فرماتے رہے اس کتاب کا حضرت شیخ الحدیث مولانا عبدالمجید انور نے ترجمہ کیا ہے اور نظر ثانی اور تسہیل حضرت مولانا مفتی محمد امداد اللہ انور دامت برکاتہم نے کی ہے۔